اصلی مکمل
خفیہ۔ شہنشاہی۔ کشمیری
کوک شاستر
باتصویر
شریمان پنڈت کوکا رام سابق وزیر اعظم کشمیر
(کوکا پنڈت)
جے ایس سنت سنگھ اینڈ سنز
تاجران کتب

اُردو بھاشا

فہرست مضامین

دیہاتی عورت
ग्रामी स्त्री
ਗ੍ਰਾਮੀ ਇਸਤ੍ਰੀ
جاپانی عورت
ਜਾਪਾਨੀ ਇਸਤ੍ਰੀ
जापानी स्त्री
کشمیری عورت
ਕਾਸ਼ਮੀਰੀ ਇਸਤ੍ਰੀ
काश्मीरी स्त्री
यहूदी स्त्री
یہودی عورت
ਯਹੂਦੀ ਇਸਤ੍ਰੀ

ستار بجانے اور گانے والی شوقین عورت
सतार बजाने वाली स्त्री
ਸਤਾਰ ਵਜਾਣੇ ਵਾਲੀ ਇਸਤ੍ਰੀ
جنٹلمین وش والی عورت
जंटलमैन प्रकार भार्ती स्त्री
ਜੰਟਲ ਮੈਨ ਪ੍ਰਕਾਰ ਦੀ ਭਾਰਤੀ ਇਸਤ੍ਰੀ

घूमी मत की वीर योधा
आक्रमी स्त्री
इस्त्री
पापी मत की लम्बे
नाक वाली श्याम रंग की स्त्री
इस्त्री

युनान प्रांत और रूम की स्त्री
तुर्कमानी स्त्री
ਤੁਰਕਮਾਨੀ ਇਸਤ੍ਰੀ
ترکمانی عورت
مراکو کی عورت
انگلستان کی عورت
मराकू द्वीप की स्त्री
इंगलिस्तान की स्त्री

सिंधी
स्त्री
سندھی استری
ਸਿੰਧੀ
ਇਸਤ੍ਰੀ
نیپالی استری
नैपाली
स्त्री
ਨੈਪਾਲੀ
ਇਸਤ੍ਰੀ
صوبہ اودھ کی
عورت
अवध
प्रांत की
स्त्री
ਅਵਧ
ਪ੍ਰਾਤ ਦੀ
ਇਸਤ੍ਰੀ
بمبئی شہر میں رہنے والی عورت
बम्बई
शहर
की
रहने
वाली
स्त्री
ਵਾਲੀ
ਇਸਤ੍ਰੀ

ناچ کرنے والی عورت
(डांस)
नृतकरने वाली स्त्री
ਡਾਂਸ(ਨਾਚ ਕਰਨੇ ਵਾਲੀ ਇਸਤ੍ਰੀ
خدا پرست عورت
ईश्वर की भक्त स्त्री
ਈਸ਼ਵਰ ਦੀ ਭਗਤ ਇਸਤ੍ਰੀ
جوگن
जोगन
ਜੋਗਨ
مالن عورت
मालन
ਮਾਲਨ

پہاڑی ڈوگری عورت
مسلمان عورت
برہمن عورت
ساڑھی لباس والی عورت

مصر کی عورت
بنگالی عورت
ہندستانی استری
ہندو استری

ہندستانی رنڈی ناچنے والی
हिंदुस्तानी वेश्या का नाच
پوربی استری
पूर्बी स्त्री
ਪੂਰਬੀ ਇਸਤ੍ਰੀ
پارسی استری
पारसी स्त्री
ਪਾਰਸੀ ਇਸਤ੍ਰੀ
تھیٹر میں گانے والی عورت
थियेटर में गाने वाली स्त्री,

مصر کی عورت
ملک اٹلی کی عورت
مالاگاسی فدائے حسن عورت
نیوزیلینڈ کی عورت

ملک روس کی عورت
रूस देश की स्त्री
ਰੂਸ ਦੇਸ਼ ਦੀ ਇਸਤ੍ਰੀ
ملک سیام کی عورت
स्याम देश की स्त्री
ਸਿਆਮ ਦੇਸ਼ ਦੀ ਇਸਤ੍ਰੀ
جزیرہ برازیل کی عورت
जज़ीरा (टापू) ब्राज़ील की स्त्री
ਜਜ਼ੀਰਾ (ਟਾਪੂ) ਬ੍ਰਾਜ਼ੀਲ ਦੀ ਇਸਤ੍ਰੀ
جرمنی عورت
जर्मन देश की स्त्री
ਜਰਮਨ ਦੇਸ਼ ਦੀ ਇਸਤ੍ਰੀ

१ आतशक का मरीज़ ४ ਆਤਸ਼ਕ ਦਾ ਰੋਗੀ ४ آتشک کا مریض
हकीम
ਹਕੀਮ
रोगी
ਰੋਗੀ
مریض
सुज़ाक के रोगी का दृश्य ४ ਸੁਜ਼ਾਕ ਦਾ ਰੋਗੀ ਦੇਖੋ مریض سوزاک
हकीम
ਹਕੀਮ
रोगी
ਰੋਗੀ
مریض

جزیرہ نیوزلینڈ کی
شکاری عورت
ملک افریقہ میں قوم بشمین کی عورت
टापू न्यूज़ीलैंड की शिकारी स्त्री
अफ्रीका प्रदेश की बशमीन कौम की स्त्री
ملک عرب کی نقاب
پوش عورت
آسٹریلین کی سیاہ
بالوں والی
عورت
अरब देश की निकाब दार स्त्री
आस्ट्रेलिया की काले बालों वाली स्त्री।

بلغاریہ عورت
حبشہ عورت
ملک چین کی عورت
ایرانی عورت

प्रादि प्रेम न० १ ਮੁੱਢ ਦਾ ਪ੍ਰੇਮ ੧
ابتدائی محبت نمبر ۱
प्रेम० न० ३
ਪ੍ਰੇਮ ਨੰ० ੩
محبت نمبر ۳
प्रेम न० २
ਪ੍ਰੇਮ ਨੰ: ੨
محبت نمبر ۲

ब्रह्मचारी गृहस्थी का परिवार
ਬ੍ਰਹਮਚਾਰੀ ਗ੍ਰਹਸਥੀ ਦਾ ਪਰੀਵਾਰ
برہمچاری گرہستی کا پری وار

धनवान स्त्री
ਧਨਵਾਨ ਇਸਤ੍ਰੀ
دولت مند عورت
زیورات کی دلدادہ استری
شوقین عورت

مچھلی پکڑنے والی
عورت
मछली
पकड़ने
वाली स्त्री
ਮਛਲੀ
ਫੜਨ
ਵਾਲੀ
ਇਸਤ੍ਰੀ
عاشق جانباز
بیوی
فدائی شوہر عورت
पति भक्तनी
ਪਤਿ ਭਗਤਨੀ
میدانِ جنگ
میں اپنی معشوقہ کو خط لکھ
ملاقات
मिलाप
ਮਿਲਾਪ
युद्ध क्षेत्र में अपनी
प्रेमनी को पत्र
लिख रहा है।
ਲੜਾਈ ਦੇ ਮੈਦਾਨ
ਵਿਚੋਂ ਅਪਣੀ
ਪ੍ਰੇਮਣੀ ਨੂੰ ਖਤ
ਲਿਖ
ਰਿਹਾ
ਹੈ

चंडाल चौकड़ी अपने बजुर्गों की दौलत बरबाद कर रहे है

ਚੰਡਾਲ ਚੌਕੜੀ ਅਪਨੇ ਬਜ਼ੁਰਗਾਂ ਦੀ ਜਾਇਦਾਦ ਬਰਬਾਦ ਕਰ ਰਹੇ ਹਨ ॥

چنڈال چوکڑی اپنے بزرگوں کی جائداد برباد کر رہے ہیں

خود پسند عورت
شیشہ دیکھ
رہی ہے
शीशा
देख
रही
आँख मिचौली
آنکھ مچولی
ਆਂਖ ਮਿਚੌਲੀ
سوراجیہ حاصل کرنے والی عورت
स्वराज्य प्राप्त
करने वाली
स्त्री
ਸੁਰਾਜ ਹਾਸਲ ਕਰਨ ਵਾਲੀ
ਇਸਤਰੀ

पतिव्रत धर्म्म का चित्र ४
ਪਤਿਬ੍ਰਤ ਧਰਮ ਦਾ ਚਿਤ੍ਰ ॥
شوہر پرستی کا سچا نمونہ
दो जोरू करने का फ़ल ॥
ਦੋ ਜੋਰੂ ਕਰਨੇ ਦਾ ਫਲ
دو جورو کرنیکا

बाजारी माल को देखना
नेक पुरुष
क्या देखता

ਪ੍ਰੇਮ ਨੰ० ੮
प्रेम नं० ८
محبت نمبر ۸
प्रेम नं० ७
ਪ੍ਰੇਮ ਨੰ० ੭
محبت نمبر ۷
محبت نمبر ۹
दोस्तायी का प्रेम
छिप कर देख रहा है

नृत्यकार स्त्री
ناچنے والی عورت
ਨਾਚਨੇ ਵਾਲੀ ਇਸਤ੍ਰੀ
جنٹلمین لیڈی
जैंटलमैन लेडी
ਜੈਂਟਲਮੈਨ ਲੇਡੀ
बुद्धिमान स्त्री
دانا عورت
ਬੁੱਧੀ ਵਾਨ ਇਸਤ੍ਰੀ
شوقین عورت
शौकीन स्त्री
ਸ਼ੌਕੀਨ ਇਸਤ੍ਰੀ

प्रेम नं० ११
محبت نمبر ۱۱
محبت نمبر ۱۰
प्रेम नं० १०
ਪ੍ਰੇਮ ਨੰ੦ ੧੦
ਪ੍ਰੇਮ ਨੰ੦ ੧੧
प्रेम० नं० १२
अपनी प्रेमनी को नदी की
सैर करा रहा है॥
ਆਪਣੀ ਪ੍ਰੇਮਣੀ ਨੂੰ ਸੈਰ
ਕਰਾ
محبت نمبر ۱۲
ਪ੍ਰੇਮ•ਨੰ• ੧੨

पति के भोजन समय स्त्री पंखा झुला रही है। ਪਤਿ ਨੂੰ ਪੱਖਾ ਝੁਲਾ ਰਹੀ ਹੈ
ਭੋਜਨ ਦੇ ਸਮਯ
نیک عورت پنکھا جھول رہی ہے
दुष्ट स्त्री को पति जल लाने को कहता है वह नहीं मानती
ਦੁਸ਼ਟ ਔਰਤ ਨੂੰ ਪਤਿ ਪਾਨੀ ਲਾਨੇ ਕੋ ਕਹਤਾ ਹੈ ਵਹ ਨਹੀ ਮਾਨਤੀ
ایک شخص
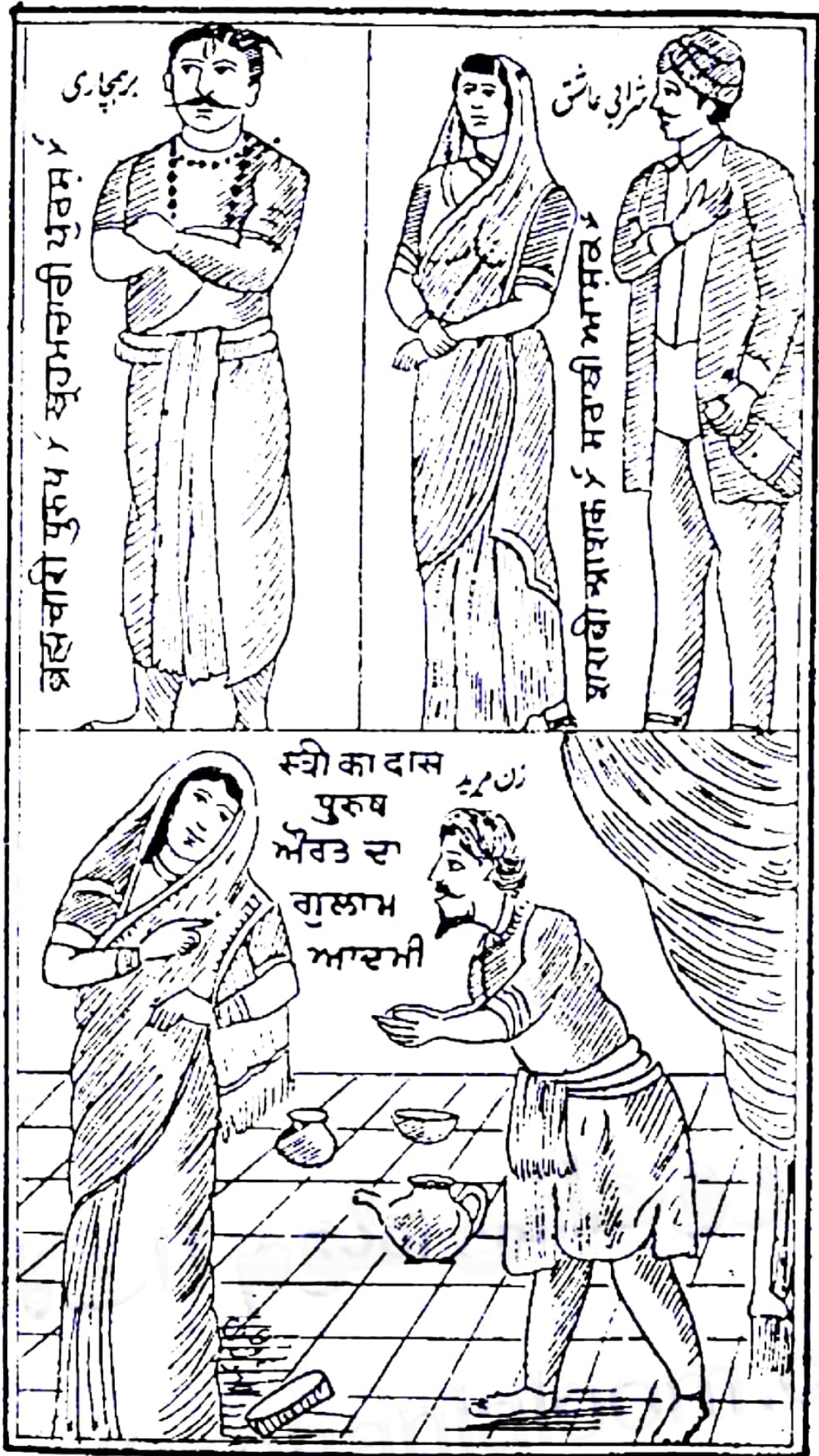
برہمچاری
شرابی عاشق
زن مرید
स्त्री का दास पुरुष
ਔਰਤ ਦਾ ਗੁਲਾਮ ਆਦਮੀ

वेश्या का मित्र विवाह के वास्ते
वह उस की सम्पति
पूछ रही है ॥
कहता है यह
पत्नी के मना करने पर भी पति १०) रु० का नोट वैश्य
को देता है
स्त्री का पति को
नाच देखने से
मना करना

ਪ੍ਰੇਮ ਨੰ० ४
ਪ੍ਰੇਮ ਨੰ० ४
محبت نمبر ۴
ਪ੍ਰੇਮ ਨੰ० ५
ਪ੍ਰੇਮ ਨੰ० ५
محبت نمبر ۵
ਪ੍ਰੇਮ ਨੰ० ६
ਪ੍ਰੇਮ ਨੰ० ६
محبت نمبر ۶
मसखरी
आशक
ਮਸਖਰੀ
ਆਸ਼ਕ

اوّم
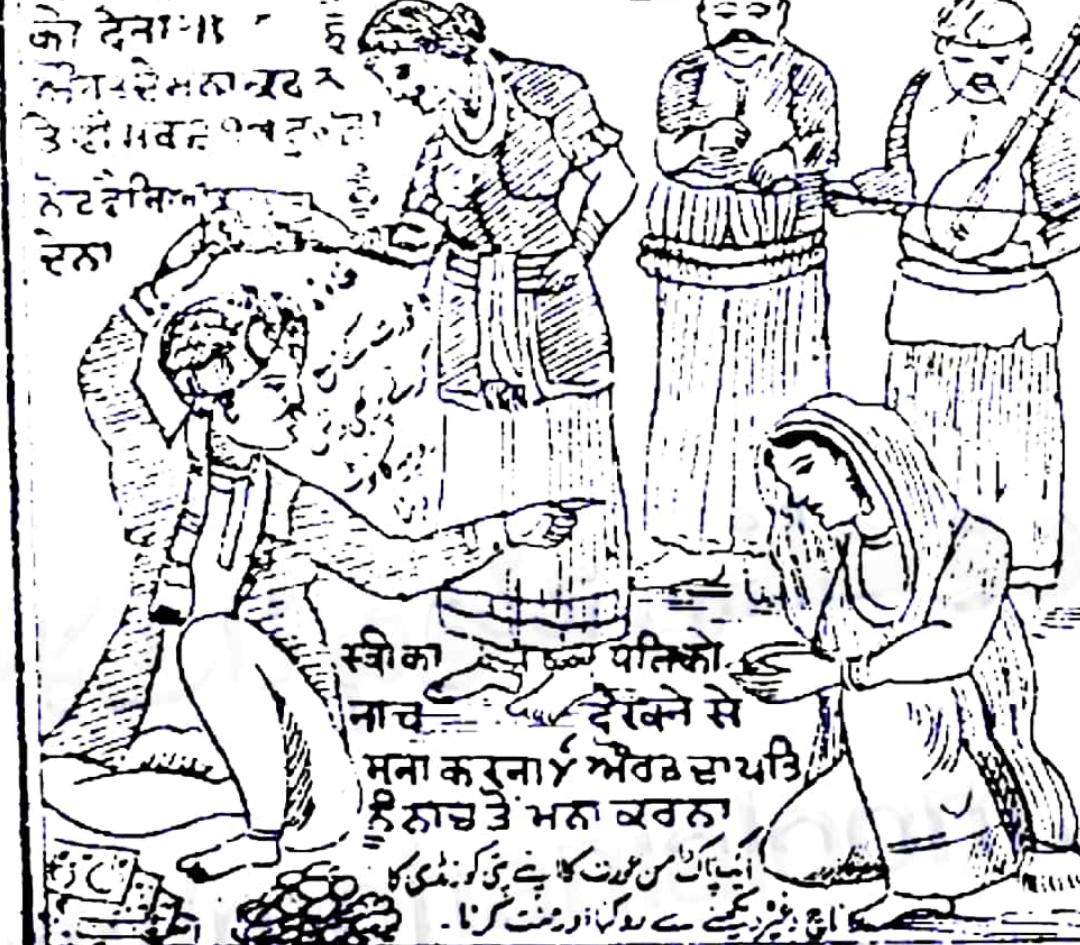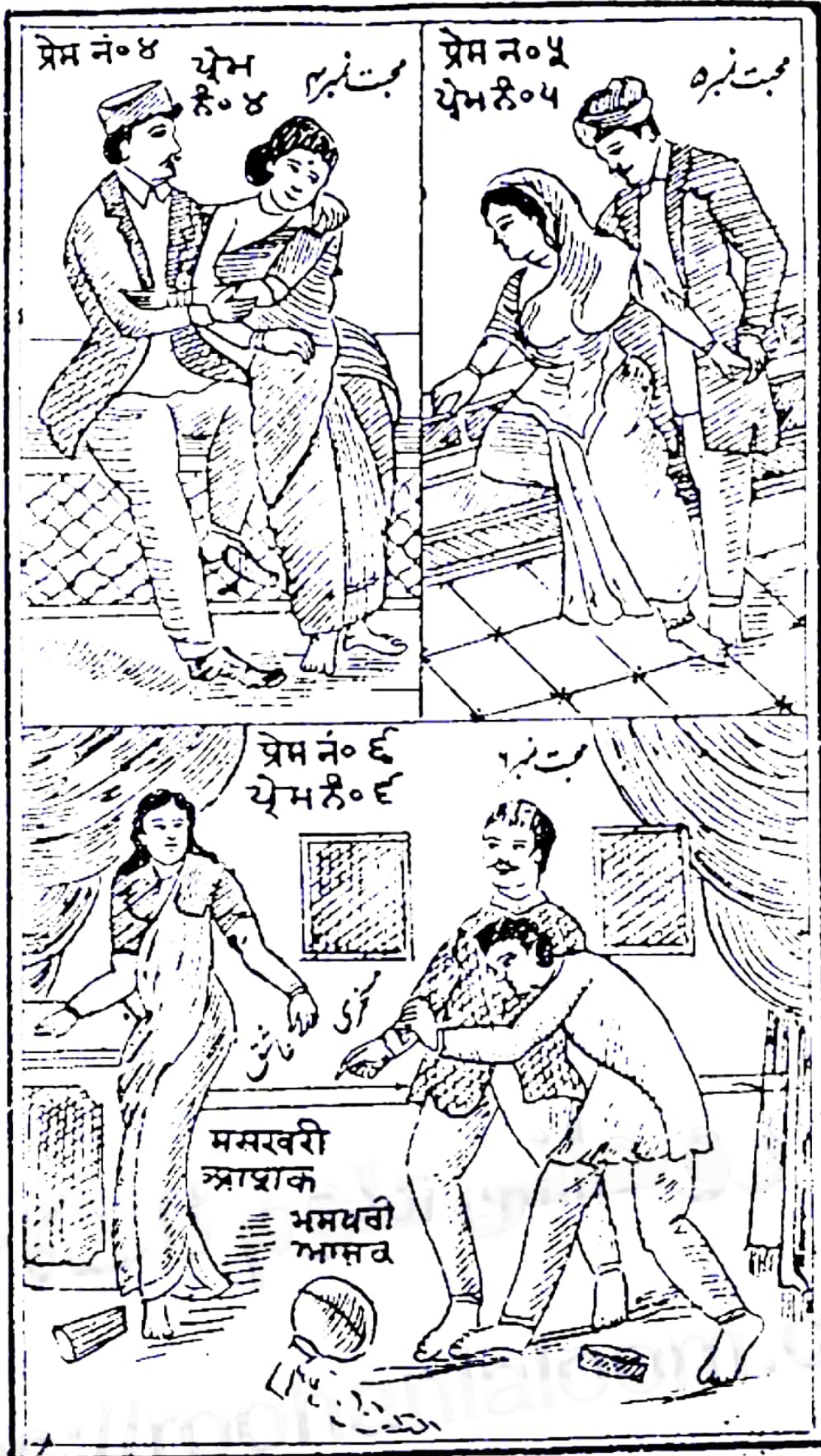
کوک شاستر کی حقیقت

عام طور پر یہ مشہور ہے۔ کہ کسی گذشتہ زمانہ میں ایک کوک نامی پنڈت ہوئے ہیں۔ جنہوں نے کوک شاستر بنایا ہے۔ لوگوں کے خیال کے مطابق وہ ایک عیاشی کی کتاب مانی جاتی ہے۔ اسی واسطے لوگ اُس کتاب کی جستجو میں حیران و پریشان ہوئے پھرتے ہیں۔ جونہی کسی نے کہہ دیا۔ کہ میں کوک شاستر جانتا ہوں بس پھر کیا ہے۔ نادان لوگ اس پر لٹو ہونے کو تیار ہیں۔ کہ یار اس راز کو مجھے بھی بتائیے۔ اور وہ صاحب اُن عقل کے اندھوں کا منہ کے پورا سا کر باتوں ہی باتوں میں اپنا گرویدہ بنا کر اپنا اُلو سیدھا کرنے کی خاطر اور بھی نمک مرچ ملا کر کہہ دیتا ہے کہ میرے پاس کوک شاستر کے ایسے خفیہ راز ہیں۔ جو تم کو ایک بھی بتا دوں تو پھر کیا مجال کہ جو عورت ایک بار تم سے ملاقات کرلے پھر دوسرے کا نام بھی لے جائے۔ گویا کہ آجکل کے زمانہ میں کوک شاستر کا جاننے والا اور اُس سے سبق حاصل کرنے والا دونوں ہی بدمعاشی کے زمرہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ دراصل بات بھی درست ہے۔ کیونکہ جو آج کل اس علم کے عالم ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ وہ راستی سے کوسوں دُور ہیں۔ اور حصول علم کے مبتدی عیش پسند ہیں۔

اسی طرح کوک شاستر کے اشتہار دہندگان کا بھی یہی مدعا ہے کہ ہم اپنی کتاب کی تعریف میں وہ الفاظ شامل کریں۔ جن سے کہ پڑھنے والوں کے دل میں خواہ مخواہ امنگ پیدا ہو کہ ضرور یہ کتاب کسی حد تک ہماری عیش پسندی کی رہنمائی کرے گی۔ لیکن جب کتاب کے مضمون کا مطالعہ کیا جاتا ہے

تو تصویر کا رُخ پلٹا ہوا نظر آتا ہے۔ گویا اسی طرح سے کوک شاستر کا پاک نام بدنام ہو رہا ہے۔

ان تمام باتوں کو مدنظر رکھ کر جو لوگ کوک شاستر کے متلاشی ہیں۔ اور حقیقی عیش کے خواہاں ہیں۔ ان کے دلوں سے خیال خام کو دُور کر کے واقعی سچی خوشی کا راستہ بتانے کے لئے سب سے پہلے یہی ضروری سمجھا ہے کہ کوک شاستر کی حقیقت سے لوگوں کو آگاہ کیا جاوے۔ جس سے واقفیت حاصل کر کے تمام زندگی عیش و آرام میں بسر کر سکیں۔

کوک شاستر علم طب کی ایک شاخ ہے جس کو کام شاستر یا رتی شاستر بھی کہا جاتا ہے۔ بعض علم بقار نسل انسان بھی کہتے ہیں۔ اسی طرح دیگر ممالک کے لوگوں نے اپنی اپنی زبان میں اس علم کے مختلف نام رکھے ہوئے ہیں گویا کوک شاستر وہ علم ہے۔ جس کو حاصل کر کے انسان اچھی اولاد پیدا کر کے انسانی نسل کو قائم رکھ سکتا ہے۔ اور خود بھی اپنی زندگی با آرام بسر کر سکتا ہے۔

تاریخ کوک شاستر

کوک شاستر کی تاریخ جاننے کے لئے بھی ہر ایک صاحب کا دل اُچھلتا ہے۔ اور دل میں خواہش ہوتی ہے۔ کہ کوک شاستر کس زمانہ میں بنا عام طور پر تو یہی مشہور ہے کہ کوک پنڈت نے ایک گرنتھ رچا جس کا نام کوک شاستر ہے مگر یہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ علم کوک شاستر آدِ سرشٹی سے ہی چلا آتا ہے جس کا مدعا صرف اولاد پیدا کرنا اور خود تندرست رہنا ہے۔ اس کوک شاستر کو کام شاستر یا رتی شاستر بھی کہا جاتا ہے۔ سب سے پہلے برہما جی نے کام شاستر بنایا اور شوجی مہاراج نے رتی شاستر کی صورت میں پاربتی جی کو سنایا۔ شوجی مہاراج کے پاربتی کو سنانے کا مطلب

یہ ہے کہ پُرش اور پرکرتی دونو کے ملاپ سے سرشٹی کی پیدائش ہے۔ جب تک یہ دونوں آپس میں نہ ملیں آئندہ سنسار کا سلسلہ جاری نہیں ہوتا اسی طرح نندی رشی نے کام شاستر بنا کر اُپکار کیا۔ سِدھ ناگ ارجن نے اسی علم پر ایک بدھی ہنود نامی گرنتھ لکھا۔

یہ تو سب دُور کی باتیں ہیں۔ لیکن ہمارے تواریخ دان یا اتہاسوں کا مطالعہ کرنے والے راجہ جنمیجا کے نام نامی سے تو اچھی طرح واقف ہی ہیں ان کے عہد حکومت میں گرگ رشی ہوئے ہیں۔ جنہوں نے اس علم پر ایک نہایت مفید گرنتھ لکھا۔ اور راجہ کو اُس کی تعلیم دی۔ گو ان سب کی تصانیف کے نام علیحدہ علیحدہ ہیں۔ مگر مقصد سب کا ایک ہی ہے۔ جس سے ہر انسان اعضائے مخصوص اور رحم زناں سے واقفیت حاصل کر کے بے قاعدگیوں سے بچکر باقاعدہ طور پر ہر ایک فعل کو انجام دیتا ہوا اچھی اولاد پیدا کر سکے ان گرنتھوں میں تحریر کردہ باتوں کو خواہ کوئی اپنی نادانی سے فحش سمجھ لے مگر حقیقت میں وہ فحش نہیں ہیں۔ اور بھی کئی کتب مثلاً کام پرکاش۔ اننگ رس کوک سار اننگ رنگ وغیرہ چھپی ہوئی ہیں۔ مسلمانوں کے وقت میں بعض مصنفوں نے ان کتب کے ترجمے زبان فارسی میں کئے اور کئی ہندی کے مصنفوں نے ہندی میں ترجمے کئے اور پھر یہ زمانہ آیا کہ اُردو۔ ہندی۔ گورمکھی میں کئی کتب چھپ گئیں۔ عالی دماغ مصنف جناب کوک پنڈت کی اصل تصنیف کا نام رتی رہسیہ ہے۔ لیکن عام لوگوں نے اس علم کی ایسی کتب کو کوک شاستر کے نام سے موسوم کیا۔ کیونکہ کوک پنڈت ایک بڑے ماہر ودوان تھے اور ان کی تصنیف ایک لاثانی بیانہ کی ہے۔ اس واسطے انہی کے نام سے یہ ساری کتب مقبول عام ہو جائیں گی۔

لیکن ہم کوک شاستر کو آدمی مانتے ہیں۔ جس میں کوکشی کے حالات کا بیان ہو۔ جس سے مراد یہ ہے کہ کوکشی کے پاس گربھاشا جسے رحم کہتے ہیں

واقع ہوتا ہے۔ عام طور پر یہ مشہور ہے کہ جب کبھی کوئی عورت حمل سے ہوتی ہے تو اُسے کہا جاتا ہے کہ اس کی کوکھ بھاری ہے۔ ہم پہلے کہہ گئے ہیں کہ پرکرتی پُرش کے ملاپ بغیر سلسلہ قائم نہیں رہتا۔ جب ہمیں رحم کے جاننے کی ضرورت ہے تو ساتھ ہی اعضائے تناسل کی اصلیت سے آگاہ ہونا بھی ہمارا فرض ہے۔

کوک شاستر اور اس کی ضرورت

دنیا میں کوئی بھی کام ہو جب تک بااصول نہ کیا جائے انجام نہیں پاتا ہر ایک کام کو باطریقہ کرنے کے واسطے علم ہونا چاہئے۔ علم یا ودیا کے معنے ہی کسی چیز کا جاننا ہے۔ معمولی سے معمولی کام بھی سرانجام نہیں پا سکتا جب تک کہ اسکے متعلق کسی کامل اُستاد سے علم حاصل نہ کیا جائے۔ جب ہم کو اپنی بود و باش کے واسطے رہائشی مکان کی ضرورت پڑتی ہے۔ تو اس کے لیئے مصالحہ اینٹ چونہ وغیرہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ وہی اینٹیں جو خام مٹی سے بنی ہوئی ہوتی ہیں۔ جب ایک ماہر کاریگر مقررہ طریقہ سے سانچہ میں بھر کر اینٹ بناتا اور بھٹی میں پختہ کر لیتا ہے تو پھر کیا مجال جو خام مٹی کی طرح ذراسی چوٹ سے بکھر جائے۔ یا آب باراں سے گل جائے۔ ہوا میں دھول ہو کر اُڑ جائے بلکہ اس سے جس قدر بلند عمارت چاہو بن سکتی ہے اور پشتوں اس کے بیچ آرام سے زندگی بسر ہو سکتی ہے۔

عمارت کے بنانے والے کاریگر اگر اس اصول کو چھوڑ دیں۔ ایک جیسی چنائی نہ کریں۔ مناسب مصالحہ نہ لگائیں۔ تو باوجود اینٹ پختہ ہونے کے عمارت قائم نہیں رہ سکتی۔

وہی لکڑی جو آپ بلند بلند درختوں کی شکل میں کھڑی ہوئی دیکھتے ہیں جب کسی بڑھئی کے زیر استعمال آ جاتی ہے تو اس کی وہ وہ بیش قیمت اشیاء تیار

ہو جاتی ہیں۔ جو ہماری زندگی کی ضروریات میں شامل ہو کر ہم کو خاص امداد پہنچاتی ہیں۔ ورنہ ایک تناور درخت کو صرف اکھاڑ کر ہی ہم کس طرح مکان کے واسطے شہتیر۔ ستون و چھت۔ دروازہ کی دہلیزیں و کواڑ بنا سکیں دیگر کارآمد سامان کس طرح مکمل کر سکیں۔

لوہا ایک ایسی دھات ہے۔ جو اگر زمین پر ویسے ہی پڑا ہوا ہو تو دیکھنے والا اسے بیکار چیز تصور کرے گا۔ مگر جب وہی لوہا کسی لوہار کے ہاتھ آ جائے تو اپنے اصول کے مطابق اس سے وہ وہ کام لے گا۔ جس کو دیکھنے والے دیکھ کر دنگ رہ جائینگے۔ یہ کوئی پوشیدہ بات نہیں کہ آج کل جس قدر لوہے کی مشینری تیار ہو کر ملک میں کام آ رہی ہے۔ اس سے ملک کو کس قدر فائدہ پہنچ رہا ہے۔ آج اسی لوہے کی برکت سے پریسوں کے ذریعہ بیشمار تعداد میں کتب چھپ کر پبلک کی رہنمائی و دلجوئی کر رہی ہیں۔ لوہے کی بنی ہوئی ریل گاڑی کروڑوں منوں کا بوجھ ادھر سے اُدھر لے جاتی ہے اسی گاڑی میں سوار ہو کر مسافر مہینوں کی راہ گھنٹوں میں با آرام طے کر کے منزل مقصود پر پہنچ جاتے ہیں۔ دیگر کل کانٹے ایسے ایسے عجیب تیار ہو گئے ہیں۔ کہ جو کام کئی آدمی ملکر مدت میں کر سکیں وہ گھنٹوں میں ہو جاتا ہے۔ مگر یہ باتیں کیونکر ظہور میں آئیں اصول سے طریقہ سے ورنہ لوہے کا لوہا ہی پڑا رہے۔ تو وہ کسی کام کا نہیں یا اگر بے اصولا کاریگر اگر چاہے کہ میں بغیر اصول کے کوئی اعلیٰ چیز تیار کر سکوں تو ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتا۔

زرگر سونے چاندی کے زیورات تیار کرتے وقت ایسے اصولوں کا کاربند ہوتا ہے کہ اس کے ہاتھ سے بنا ہوا زیور اپنے منہ سے بولنے لگ جاتا ہے گویا کہ سونے کا ایک ٹکڑا جو دیکھنے میں ایک جمادات ٹکڑا ہے۔ جب زرگر خاص طریقہ سے اس کا زیور تیار کرتا ہے۔ تو پہننے والے کا حسن دوبالا ہو جاتا ہے۔

سنکھیا سٹھا تیلیا و دیگر سمیات اگر انسان کھا جاوے تو مرجاتا ہے لیکن جب کامل وید یا حکیم کامل طریقہ سے اس کا کشتہ تیار کرکے کسی مریض کو دیتا ہے۔ تو وہی امرت کا کام کرتا ہے۔ یہاں تک کہ پرانے پرانے امراض جو مریض کا پیچھا چھوڑنے کا نام ہی نہیں لیتے۔ اُن کے استعمال سے اس طرح بھاگ جاتے ہیں کہ جیسے کبھی ہوئے ہی نہیں۔ اب سوچیئے ان کی برائی کہاں گئی کہاں وہ ہلاک کرنے کی طاقت اور کہاں یہ نجات دلانے کا وصف۔ کیا اب بھی ماننے سے انکار ہو سکتا ہے۔ کہ طریقہ واصول ایک ایسی چیز ہے۔ جو کچھ کا کچھ بنا سکتا ہے۔

کپڑا جو بدن ڈھانپنے کے لئے روزانہ کام میں آتا ہے یہ اصول کا ہی نتیجہ ہے کہ پہلے کپاس کو جھمنی سے پھٹکارا جاتا ہے بیلنی میں بیلا جاتا ہے دُھنیا دُھنتا ہے پھر چرخہ پر کاتا جاتا ہے۔ جو سُوت کی صورت اختیار کرتا ہے ایٹرن سے ایٹرا جاتا ہے۔ پھر جولاہے کے حوالے کیا جاتا ہے۔ اب جولاہا جسے لوگ کمینہ ذات خیال کرتے ہیں وہ اصول سے کام لیتا ہے جنہوں نے جولاہو کو کپڑا تیار کرتے دیکھا ہے۔ وہ خود بخود ہی سمجھ سکتے ہیں کہ جولاہا کس طرح اصول کا پابند رہتا ہے۔ اور کپڑے کی تیاری میں کیسی احتیاطیں اختیار کرتا ہے جب تانا بانا تیار کرکے کرگہے میں بھر کر کھڈی پر چڑھاتا ہے تو اُسے تار تار کا خیال رہتا ہے ایسا نہ ہو کہ کہیں تار ٹوٹ جائے اور کپڑا ردی ہو جائے۔

کپڑے کی تیاری پر اگر اُسے ویسے ہی بدن پر لپیٹ لیا جاوے تو کوئی بھی دانا شخص یہ کہنے کا مجاز نہ ہوگا۔ کہ بس اتنا ہی کافی ہے۔ بلکہ وہی کپڑا اگر درزی سے سلا کر پہنا جاوے تو اُس کی خوبصورتی اور فوائد ایسے ہیں جو کسی تعریف کے محتاج نہیں۔ گویا اصول ہی ایک ایسی چیز ہے جو ادنےٰ حالت سے اعلےٰ تک پہنچا دیتی ہے۔

ہماری زندگی کا سب سے بھاری جزو خوراک ہے۔ اب ذرا آپ

اس خوراک کی پیدائش پر ایک نظر ڈالئے۔ کسان کھیت میں ہل جوتتا اور بیج بوتا ہے پھر کھیت کو سینچتا ہے۔ جب تک پک کر تیار نہ ہو جائے شب و روز اس کی حفاظت کرتا ہے سکنے پر کاٹتا اور پھر اناج حاصل کرتا ہے۔ اگر وہ باقاعدہ ہل نہ جوتے تو وہ زمین بیج بونے کے قابل ہی نہیں رہتی۔ اور اگر بیج موسم کے خلاف بویا جائے۔ تو پیدا نہیں ہوتا۔ اور اگر باقاعدہ ہل جوتنے پر بیج پیدا بھی ہو جائے۔ مگر اس کی حفاظت نہ کی جائے۔ تو پیدا شدہ فصل ہی خراب یا ضائع ہو جاتی ہے۔ گویا بونے سے کاٹنے تک ہر جائز اصول کو اختیار کرنا پڑتا اور محتاط رہنا پڑتا ہے۔

خواہ اناج پک کر تیار ہو جائے۔ مگر جب تک باصول طریقہ سے اس کا کھانا تیار نہ کیا جائے وہ کھانے کے لائق نہیں بنتا۔ اگر کچی گندم کھالی جاوے تو وہ بجائے بھوک مٹانے اور بدن میں خون پیدا کرکے اسکی پرورش کرنے کے پیٹ درد اور دیگر تکالیف کا باعث ہو جاتی ہے۔ لیکن جب اسی گندم کو چکی میں پیس کر آٹا بنالیا جائے۔ گوندھ کر چولھے پر روٹی تیار کی جائے تو کون ہے جو انکار کر سکے کہ وہ روٹی ہماری بھوک کو مٹاتی اور زندگی کا سہارا بن جاتی ہے۔

کیا اب بھی آپ نہیں سمجھے۔ کہ جب معمولی سے معمولی اور اعلٰے سے اعلٰے کاموں کے لئے اصول کی ضرورت ہے تو اس اولاد پیدا کرنے جیسے کام کے لئے جو ایک اعلٰے ترین کام ہے۔ ہمیں کسی اصول کی ضرورت نہیں؟ ہاں اب آپ سمجھ گئے ہیں کہ اس کیلئے بھی ضرور کوئی نہ کوئی اصول ہونا چاہیئے بس اسکے واسطے کوک شاستر ہی ایک ایسی کتاب ہے جو آپ کو بتا سکتی ہے کہ کس طریقہ سے نیک اولاد اچھی طرح پیدا کی جا سکتی ہے اور اپنی اور اپنی عورت کی جسمانی صحت بحال رکھی جا سکتی ہے۔ اور ساتھ ہی بد اعتدالیوں سے ہونے والی نامراد امراض سے محفوظ رہ کر یا اُن سے جان بچا کر زندگی کے دن عیش

و آرام سے گذارے جا سکتے ہیں۔ کسی کوی (شاعر) نے کیا خوب کہا ہے

پنگل بن چھند ارچے اور گیتا بن گیان
کوک ہین جو رتی کرے سو نر پشو سمان

جو پنگل تو جانتا نہیں۔ مگر کبت ردو ہے چھند وغیرہ کی کوتا کرتا ہے۔ ارتھات بناتا ہے۔ اور جس نے گیتا تو پڑھی نہیں مگر دوسروں کو زبانی گیان سناتا ہے جس نے کوک پڑھا نہیں اولاد پیدا کرنے کے اصولوں سے واقفیت حاصل نہیں کی۔ اور وہ اولاد پیدا کرتا ہے۔ ایسے تینوں شخص ہی حیوان کی مانند ہیں پس اولاد پیدا کرنے کے واسطے کوک شاستر جاننا ضروری ہے۔

کوک شاستر اور اس کی تعلیم

بن ست گورکے گت نہیں شاہ بن ناہیں پت
سو مورکھ اتی جانیئے بن بوجھے کرتے رت

سچے ست گورو یا کامل مرشد کے بغیر مکتی یعنی نجات حاصل نہیں ہوتی اور شاہ بغیر پت (عزت) کا قائم رہنا مشکل ہوتا ہے۔ نہ معلوم کب ضرورت پڑ جائے۔ اسی طرح جو لوگ اصولوں سے ناواقف رہ کر اولاد پیدا کرنے کی خواہش کرتے ہیں۔ وہ مورکھوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔

اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اولاد پیدا کرنے کے کیا اصول ہیں یہ تو کام ہی ایسا ہے جس کے واسطے نہ کوئی درسگاہ ہے۔ اور نہ معلم اور نہ والدین ہی اس کے متعلق کچھ سمجھاتے نہ یا ردوست ہی بتاتے ہیں بلکہ ضرورت کے وقت انسان خود بخود ہی سیکھ لیتا ہے۔

بیشک یہ سوال بجا ہے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ عام طور سے لوگوں کے دلوں میں یہ غلط خبط سمایا ہوا ہے کہ یہ اعضاء ہی ایسا ہے جس کا ذکر کرنا ہی گناہ ہے۔ حالانکہ اس کی عدم واقفیت ولا پرداہی سے اسقدر امراض

پیدا ہوتے اور خرابیاں ظہور پذیر ہوتی ہیں کہ دیگر کسی بھی بداعتدالی سے نہیں ہوسکتی ہیں۔ جو والدین اپنی اولاد کو اس کے متعلق کچھ تعلیم دینا باعث عیوب خیال کرتے ہیں وہ اسوقت پچھتاتے اور ہاتھ ملتے رہ جاتے ہیں۔ جبکہ وہ اپنے پیارے بیٹے کو نوجوان سمجھ کر اسکی شادی کر دیتے اور قانون قدرت کی تابعداری کرتے ہوئے اپنی بہو و بیٹے کو آئندہ نسل قائم رکھنے کے لئے گوہر مقصود حاصل کرنے کی اجازت دے دیتے ہیں۔ مگر وہاں قبل از وقت بے ضابطگیوں کی بھرمار سے وہ بیش بہا خزانہ جو انسانی زندگی کا سہارا ہوتا ہے خالی نظر آتا ہے۔ اس اعضاء اعلیٰ کی حالت اس کی خود کردہ غلط کاریوں سے اسقدر ناگفتہ بہ ہوتی ہے کہ وہ بیچارہ اپنی امید سے ناامید ہو کر شرمندگی سے شرمسار ہو کر زندگی سے بیزار ہو کر بزدلوں کی طرح صرف اپنے منہ کو ہی نہیں چھپاتا بلکہ خودکشی کرنے تک کو تیار ہو جاتا ہے جو کہ ایک ایسا ناجائز فعل ہے جو ہر مذہب کے ایمان اور قانون حکومت کے خلاف ہے ممکن ہے کہ خوش قسمتی سے یہاں تک نوبت نہ پہنچے۔ مگر یہ تو ضرور ہو گا کہ وہ پیارا بیٹا شب و روز اپنی ندامت کو قبول کرتا ہوا اسی وہم و خیال میں غلطاں ہو کر اپنی صحت جسمانی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ اور گھر کی تمام پونجی خفیہ طور پر اپنے علاج معالجہ میں ہی صرف کرنے پر مجبور ہو جائے۔ یا اگر قبل از وقت اس میں یہ نقائص جو اوپر بیان کئے ہیں۔ پیدا نہیں ہوئے تو وہ آئندہ بے اصولے طور پر کاربرداری کو انجام دینے میں مصروف ہو جائیگا جس سے تھوڑے ہی دنوں میں وہ بیش بہا نعمت جس کی حفاظت کے لئے بزرگان قدیم نے ہدایات کی ہیں۔ ہاتھ سے جاتی رہے گی۔ طرح طرح کی امراض لاحق ہو جائیں گی۔ نہ دن کو چین نہ رات کو آرام۔ کھانا ہضم نہیں ہوتا کام کاج کرنے کو دل نہیں چاہتا زندگی ہو کہ وبال جان۔ مگر یہاں اس مصداق کو دہرانا پڑیگا کہ ؎

اب پچھتائے ہوت کیا جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

خوش قسمتی سے اگر اولاد بھی ہوگئی تو وہ بھی ایسی کمزور اور مریض ہوگی ۔
جسکو دیکھ کر ایک دانا شخص کبھی خوش نہیں ہوگا ۔ ایک تو ۹ ماہ تک بچہ کی ماں کو
تکلیف رہی لیکن اب بچہ ہوا تو ساتھ ہی باپ بھی مصیبت میں پھنس گیا کوئی دن خالی
نہیں جاتا ۔ جب آپ صبح سویرے اُٹھتے ہی بچہ کو گود میں اُٹھا کر ڈاکٹر حکیم یا وید
کی تلاش میں نہ پھرتے ہوں ایک وقت ضائع ۔ دوسرا دولت کا خرچ ۔
تیسرے شب و روز بچہ کی ممتا کا فکر ۔ یہ ایسی تکلیفیں ہیں جنکو برداشت
کرتے ہوئے والدین اپنی صحت کو بھی کھو بیٹھتے ہیں ۔

یہ سب نتائج اسی وجہ سے ظہور میں آتے ہیں کہ پہلے بچوں کے والدین کو
ہی ان کے متعلق پوری واقفیت نہیں ہوتی ۔ بعد ازاں جب بچے اس حیثیت
میں پہنچتے ہیں تو وہ بھی اندھا دھندی سے کام لیتے ہیں ۔ انکو بھی کسی قاعدہ
طریق سے واقفیت نہیں ہوتی ۔ بھلا پھر انکو کامیابی کس طرح ہو سکتی ہے ۔
ایک لوہار کا بیٹا جب تک پہلے اُستاد سے تعلیم حاصل نہ کرلے ۔ وہ کیسے
بڑے بڑے انجنوں کے پرزے و دیگر سامان تیار کر سکتا ہے ۔ کوئی حکیم و
ڈاکٹر یا وید بلا تعلیم حاصل کئے اس لائق نہیں ہو سکتا کہ وہ دوسرے کے
مرضوں کی تشخیص کر کے اُن کو رفع کر سکے ۔ کوئی پیشہ ور کسی پیشہ میں کامیابی
حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ کسی اُستاد سے اُس کا گُر دریافت نہ کرے ۔
کسان کا بیٹا کبھی کھیتی کا کام نہیں کر سکتا جب تک کہ اسکو یہ نہ بتایا جائے کہ
کاشت اس طرح کی جاتی ہے ۔ فلاں موسم میں فلاں بیج بویا جاتا ہے ۔ جو
فلاں وقت تک پک کر تیار ہو جاتا ہے ۔ گویا کہ ہر ایک کام کیواسطے اُستاد
کی ضرورت ہے ۔ جو رہبری کر سکے اور کام میں کامیاب بنا دے ۔

ہر ایک کام جب تک اس کے متعلق تعلیم حاصل نہ کیجاوے تکمیل کو نہیں
پہنچتا ۔ تو پھر یہ کب ممکن ہے کہ اولاد پیدا کرنا ایک ذیشان اہم کام ایسے
ہی عدم واقفیت اور لاپروائی سے ہو سکتا ہے ۔

پھر کیا کیا جائے ؟ کرنا کیا ہے ۔ اس کے واسطے کم ازکم یہ ضرور کرنا چاہیئے کہ ہر ایک انسان اپنا فرض سمجھے کہ اولاد پیدا کرنے کیلئے ان اصولوں سے واقفیت حاصل کرنا میرا دھرم ہے اور آیندہ ان اصولوں کو مناسب طریقہ سے دوسروں تک پہنچائے جس سے کہ وہ کھاٹی یا خندق میں گرنے سے بچ سکیں ان اصولوں کو جاننے کیلئے ہی ہم نے یہ کتاب لکھی ہے تاکہ عوام اس کے مطالعہ سے فائدہ اٹھا سکیں ۔ کیونکہ اسکے متعلق اس کتاب سے بہت کچھ تعلیم مل سکتی ہے ۔

شریمان کوک پنڈت کی سوانحعمری

میں نے اس کتاب کے لکھنے سے پہلے بہت کوشش کی ۔ کہ کسی طرح شریمان کوک پنڈت جی کے حالات زندگی سے واقفیت حاصل ہو تاکہ وہ لوگ جو اس قسم کی تصانیف کو محض خیال کرتے ہیں ان پر روشن کر دیا جائے کہ پنڈت صاحب موصوف کس پایہ کے آدمی تھے ۔ اس کے متعلق بہت سی کتب کا مطالعہ کرنے پر بھی کامیابی نہ ہوئی ۔ آجکل بعض کوک شاستروں میں یہ درج ہے شریمان جو راجہ بھیم سنگھ کے دربار میں ایک روز ایک نوجوان حسین عورت بالکل برہنہ جسم آ داخل ہوئی ۔ جسکو دیکھ کر معہ درباریوں کے مہاراجہ صاحب نے شرمسار ہو کر منہ پھیر لیا ۔ اور اس عورت کو بے پردگی پر لعن طعن کرکے جسم کو ڈھانپنے کا حکم دیا ۔ جس پر عورت نے جو جوش شہوت سے اندھی ہوئی جاتی تھی کہا کہ میں پردہ کس سے کروں مجھے کوئی ایسا مرد صفت انسان نظر نہیں آتا ۔ جو مجھے اس حرکت سے باز رہنے پر مجبور کرے ۔ مہاراجہ صاحب نے تمام حاضرین اور درباریوں سے فرمایا کہ کوئی ہے جو اسکو خوش کر سکے ۔ اور مجھ سے انعام حاصل کر سکے ۔ جواب سوائے خاموشی کے کچھ نہ ملا ۔ مہاراجہ صاحب مایوس

ہو کر کہنے لگے۔ کیا میری راجدھانی میں کوئی بھی مرد نہیں؟ کیا اس عورت کا کہنا واقعی سچ ہے۔

اس کے آگے اس طرح بیان ہے کہ کوک پنڈت نے کہا کہ مجھے حکم ہو تو میں اسے اپنے عقد میں لے آؤں۔ پھر آپ دیکھیں گے کہ اس کی تیزی کس طرح ہرن ہو جاتی ہے۔ مہاراجہ صاحب نے یہ بھی کہا۔ کہ میں نے سنا ہے کہ بعض لوگ احساس سے ہی عورت کی کام اگنی کو شانت کر سکتے ہیں۔ اسپر کوک پنڈت نے تسلیم کرتے ہوئے اٹھ کر اس عورت کو کلائی سے پکڑ کر اپنے ساتھ لے جانے کیلئے ارادہ کیا اور اقرار کیا۔ کہ میں تمکو اپنی استری بناتا ہوں وہ اچھا کہہ کر کھڑی ہو گئی۔ پنڈت جی نے اسوقت اس کے داہنے بازو پر ہاتھ رکھا جس سے اس کا جوش شہوت ٹھنڈا پڑ گیا۔ آخر اسکو اپنے گھر لے آئے اور چند یوم تک مختلف جگہ کے مساس سے ہی اسکو ملذذ کرتے رہے۔ جس پر اس عورت نے مان لیا۔ کہ آپ مرد کامل ہیں۔ اور ان کی اس کمالیت کا اظہار بذریعہ قاصد مہاراجہ صاحب سے بھی کیا وغیرہ وغیرہ۔

ناظرین! یہ چند سطور جو اصل مضمون کا لب لباب ہیں بطور نمونہ یہاں اسواسطے درج کر دی ہیں۔ کہ آپ کو اصلیت سے واقفیت ہونے میں دقت نہ ہو۔ کیونکہ ایسے ایسے اتہام جو اُن کی عدم موجودگی میں ان پر لگائے گئے ہیں اُن کا بازپرس کون ہے؟ صرف وہ لوگ جو راستی پسند ہیں۔ انصاف پسند ہیں۔ ورنہ بعض لوگ تو اس سے بدتر محض بناوٹی فضول کہانیوں کو دلچسپ اور عمدہ مانتے ہیں۔

چانک نیتی میں ایک شلوک ہے جس کا ترجمہ اس طرح پر ہے کہ عورتیں بہ نسبت مردوں کے دگنا کھاتی ہیں۔ شرم و حیا مردوں سے چار گنا زیادہ ہوتی ہے۔ حوصلہ چھ گنا زیادہ اور کام شکتی آٹھ گنا زیادہ ہوتی ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ قدرتی طور پر عورت میں بہ نسبت مرد کے شہوت

زیادہ ہے۔ مگر سانند بی شرم وحیا چھوڑ گئی ہے۔ اور ایک دیسی کہاوت ہے
کہ عورت کے منہ پر قدرتی تالا لگا ہوتا ہے جسے ایک نیک خصلت عورت
کبھی نہیں توڑتی۔ مراد یہ ہے کہ باوجود اس قدر کام (شہوت) ہونے کے بھی
وہ خود مرد کو اپنی زبان سے اس کام کے لئے نہیں کہتی مرد کی خواہش
ہونے پر یا گربھا دان کے وقت وہ مرد سے ہم بستر ہونے سے انکار بھی
نہیں کرتی۔ خلاف اس کے جو عورت برہنہ جسم ہو کر بھرے دربار میں آ جاوے
اور اپنی خواہش پر زور الفاظ میں بیان کرے اسے دانا لوگ نیک عورت
کہہ سکتے ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں۔ وہ ایک بے شرم فاحشہ عورت ہے۔

کوئی بھی راجہ ہو۔ اس کا دھرم (فرض نیتی (قانون) کے مطابق ہوتا ہے
مہاراجہ شمبو سنگھ ایک نہائت عقلمند و نیک راجہ ہو گذرے ہیں۔ بھلا کب
ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ اُن کے دربار میں ایک فاحشہ عورت گھس آئے۔ اور
اس طرح گستاخی کرے۔ کیا وہ اخلاق سے گرے ہوئے تھے۔ تہذیب سے
خالی تھے۔ جو بجائے اس کے کہ وہ اسی وقت حکم دیدیتے کہ اس عورت
کو گرفتار کر لو (جو کہ برہنہ جسم آ داخل ہوئی تھی) اور مناسب سزا دو جس سے
کہ کسی دوسری عورت کے پراگندہ خیالات نہ ہوں۔ یا دیکھنے والوں میں اخلاقی
گراوٹ نہ آ جائے۔ یہ حکم دیا کہ میرے دربار میں کوئی شخص ہے جو اس کی
خواہش پوری کرے۔ اس حکم سے تو صاف طور پر اسکی اخلاقی گراوٹ بدتہذیبی
اور کم عقلی پائی جاتی ہے۔

حاضرین دربار میں سے جو کسی نے بھی اس کام پر آمادگی ظاہر نہ کی تو
اس سے ظاہر نہیں ہوتا کہ وہ لوگ بہ نسبت راجہ کے عقلمند و دھرم ماتما تھے
گویا ایسا کہنے سے راجہ کی اور بھی مذمت ہے۔

سب درباریوں سے متاز خربیان کوک پنڈت نے یہ دعوے کیا کہ میں
اسکو اپنی زوجیت میں قبول کرتا ہوں۔ اور اسکی خواہش پوری کرتا ہوں۔

ایسا تحریر کرنیوالے پنڈت صاحب موصوف کی اس سے بڑھ کر اور کیا
بدنامی و ہتک کر سکتے ہیں ۔ ایک عالم فاضل پنڈت جو کرمیتی و دھرم شاستر
سے بخوبی واقف ہو وہ اپنی زبان پر یہ فقرہ کب لا سکتا ہے کہ میں ایک فاحشہ عورت
کو اپنی زوجیت میں لیتا ہوں ۔ دوسری عورت کو چھونا تو درکنار اسکی طرف نظر
غیر سے دیکھنا ہی گناہ عظیم ہے ۔ اسطرح کی اٹکل پچو اور ڈھکوسلہ آمیز اور بھی بہت
سی باتیں مصنفوں نے اپنی کتابوں میں درج کر کے عوام کو بجائے فائدہ کے نقصان
پہنچایا ہے ۔ وہ ایک پوتر ہستی کو بدنام کر کے عظیم گناہ کا بوجھ اپنے سر پر
اٹھایا ہے ۔ کیونکہ پراستری یا نری دن و دوسرے کی عورت ماں کے برابر ہوتی
ہے ۔ وہ اس بات کو بھول گئے ہیں ۔ زنِ بیوہ مکن گرچہ حور است

؎ راہ راست برو گرچہ دور است ۔

ایک عالم شاعر (شیخ سعدی) کا یہ شعر تو یہانتک ہدایت کرتا ہے کہ بیوہ
عورت سے بھی خواہ وہ بہشت کی حور ہے شادی نہیں کرنی چاہیئے گو زمانہ
حال کے دانشمندوں نے بیواؤں کی خرابیوں کو دیکھ کر یہ کوشش کی ہے ۔
کہ بیوہ عورتوں کی شادی کرنے سے بہت سی خرابیاں دور ہو سکتی ہیں تاہم
حتی الوسع کوشش کرنی چاہیئے ۔ اگر بیوہ عورتوں کی پرورش کا کوئی اور انتظام
ہو سکے ۔ اور خرابیوں سے بچایا جا سکے تو بیوہ عورت سے بھی شادی نہیں کرنی چاہیئے
چونکہ اہل اسلام میں شرعاً بیوہ عورت سے شادی کرنا جائز ہی ممکن ہے وہ اس
بزرگ کے قول کے پابند نہ ہوں لیکن کون انکار کر سکتا ہے کہ ایک نیک خصلت کنواری
عورت سے شادی کرنا ہر مذہب و ملت میں اعلیٰ درجہ رکھتا ہے بعض صورتوں
میں اس شعر کے دوسرے مصرع کو یوں بھی پڑھا جا سکتا ہے ۔ ؎

زنِ فاحشہ مکن گرچہ حور است

اس سے تو اہل اسلام اور اہل ہنود دونوں کا ہی اتفاق ہو سکتا ہے پس

سمجھ لیجئے۔ کہ کوک پنڈت پر یہ الزام لگانا سراسر غلطی ہے۔

گو پنڈت صاحب موصوف کی سوانعمری جاننے کیلئے: تو نہ پیدائش اور نہ ہی ولدیت کا پتہ چلتا ہے مگر تحقیق سے صرف اتنا معلوم ہو سکا کہ یہ درخشاں ستارہ ملک کشمیر کے ایک برہمن خاندان میں تاباں ہوا تھا۔ جس کا والد اُس وقت کے حکمران مہاراجہ شانتی دیو کا وزیر اعظم تھا۔ کوک پنڈت کے والد نے بچپن سے ہی وید شاستر انوسار ہر ایک سنسکار ویدک ریتی سے ہی انجام دیا۔ پھر کب ہو سکتا ہے۔ کہ اس میں وہ تمام گُن (اعلیٰ اوصاف) نہ ہوں۔ جو ایک اعلیٰ انسان میں ہونے چاہئیں۔ یگیوپویت سنسکار کے بعد ان کی تعلیم شروع کر دی گئی۔ وہ قدرتی طور پر ذہین تھے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں سنسکرت و ویدک کے بڑے بڑے گرنتھ یعنی پچھے دیا کرن کی اشٹا دھیائی مہا بھاشیہ وغیرہ کو پڑھ لیا۔ جس کے بعد انہوں نے کھٹ شاستروں اور دھرم شاستروں کا مطالعہ کیا۔ چونکہ آن کے والد ماجد مہاراجہ صاحب کے وزیر تھے۔ اور حکمران مہاراجہ صاحب کا فرزند شمبو سنگھ کوک پنڈت کا ہم عمر تھا۔ پڑھائی کے بعد اکٹھے کھیلا کودا کرتے تھے۔ دیگر کھلاڑی لڑکوں سے کھیلنا پسند نہ کرتے تھے اُنکے ہی ہمراہ فن شہسواری و تیر اندازی و سپاہ گری میں خوب کمالیت حاصل کی۔ غرضیکہ علم سنسکرت کے ایک عالم فاضل پنڈت بن گئے۔

انہوں نے صرف اسی پر اکتفا نہ کی۔ بلکہ دیگر ممالک کی سیر و سیاحت کر کے اپنے علم کے آفتاب کو اور بھی چمکایا۔ ان ایام میں جب کبھی کسی عالم سے شاستر ارتھ کا موقعہ ہوا تو فتحیاب ہوتے رہے جب وہ غیر ممالک کی سیاحت سے واپس اپنے ملک میں آئے۔ تو انہی ایام میں مہاراجہ شانتی دیو اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ اور اُنکے بعد تاج و تخت مہاراجہ شمبو سنگھ کے سپرد ہوا۔ کوک پنڈت کے والد بھی ایک عالم فاضل پنڈت تھے۔ گھر کا بوجھ کوک پنڈت پر ڈال کر ایشور اپاسنا میں مگن ہو گئے۔ کوک پنڈت مہاراجہ شمبو سنگھ کے

طفولیت سے ہی درست تھے۔ مہاراجہ صاحب انکے علم اور لیاقت فضیلت
سے بھی اچھی طرح واقف تھے۔ پس انہوں نے بڑی خوشی سے ان کو عہدہ
وزارت پر تعینات کردیا۔ اور پنڈت صاحب نے راج نیتی کے مطابق حکومت کے
کاموں کو اسطرح انجام دیا کہ راجہ اور رعایا دونوں ہی خوشحالی کی زندگی بسر کرنے
لگے۔ انہی ایام میں انہوں نے ایک کتاب تصنیف کی جس کے ذریعے مردوں وعورتوں
کی کل امراض کا مکمل علاج ہوسکے۔ اور نطفہ انسانی اور خون حیض عورت
جو قدرتی طور پر صرف نسل بڑھانے کیلئے بنایا گیا ہے۔ رائگاں نہ جاسکے
اس تصنیف کا نام رتی رہسیہ ہے (جو آجکل نایاب ہے) جو بعد میں مصنف
کے نام پر کوک شاستر کے نام سے مشہور ہوئی۔ اس کتاب میں نہایت
ضروری اُمور مشرح طور پر درج کئے گئے۔ مردوں عورتوں کے اقسام و
مزاج و امراض اور اُن کا علاج و اولاد پیدا کرنے و پرورش کرنے کے
اصول بڑے عمدہ طریقے سے درج کئے گئے۔

مرد و عورت کے اقسام

دُنیا میں اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو کوئی بھی شئے ایسی نہیں جو
کئی اقسام کی نہ ہو۔ حیوانات۔ نباتات۔ جمادات وغیرہ جو اکثر آپ روزمرہ دیکھتے
ہیں۔ اُن کی کئی اقسام ہوتی ہیں بڑے بڑے سائنسدانوں اور محققوں کی تو
بات ہی علیحدہ رہتی ہے۔ معمولی سمجھ کے آدمیوں سے جب کبھی موقعہ دریافت
ملے۔ تو آپ پر واضح ہو جائیگا۔ کہ اُن کی واقفیت میں کون کون سی اشیاء
کس کس قسم کی ہیں۔ مثلاً گندم۔ گو ہر ایک گندم گندم ہی ہے۔ مگر ان میں
بھی چھوٹی بڑی گندم خورد۔ گندم کلاں۔ (دڑانک) گندم میانہ رنگنی
و دیگر اقسام اسی طرح جوار۔ مکی۔ چاول وغیرہ۔ اب پھلوں کو لیجئے۔ آم کتنے

سے ہر ایک آم کا شمار ہو جاتا ہے لیکن وہ مختلف اقسام کا ہوتا ہے
حیوانات میں سے گھوڑا بیل اور کتا وغیرہ دیکھئے۔ کتنی کتنی اقسام کے
ہیں۔ پرندوں میں طوطا وغیرہ لیجئے۔ جمادات میں سے لوہا ہی لیجئے اور غور
کیجئے کہ کتنی اقسام کا ہے۔ جب ان کی اقسام موجود ہیں۔ تو پھر کب ہو
سکتا ہے کہ انسان کے اقسام نہ ہوں۔

(۲) مرد و عورت کے اقسام بیان کرنے کا فخر ہندوستان کو ہی حاصل ہے
گو بعد میں جیسے جیسے لوگ ہندوستان میں آئے اور انہوں نے یہاں سے
واقفیت حاصل کی پھر اپنی زبان اور علم میں بطور اضافہ کے درج کر لیا۔
ہندوستان میں جس خوبی اور وضاحت سے پرانے عالموں نے ان اقسام پر
رائے زنی کی ہے۔ وہ کسی تعریف کی محتاج نہیں۔ مرد و عورت کی اقسام کا جاننا
محض دل لگی نہیں ہے۔ بلکہ اہم فرض ہے۔ کیونکہ جب ایک قسم کے مرد یا عورت
کا کسی ایسی دوسری قسم کے مرد یا عورت سے تعلق پیدا ہو جائیگا جس سے
کہ ہونا نامناسب ہے تو تمام زندگی رنج و مصیبت میں کٹے گی۔

(۳) جب تک کسی چیز کے اوصاف و عادات سے واقفیت حاصل نہ ہو۔
تب تک انسان اس کی قدر نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی اسکی قیمت ڈال سکتا
ہے ممکن ہے کہ کبھی عمدہ چیز کی ہی بے قدری کی جائے یا معمولی چیز کی قدر
کر کے نقصان اُٹھایا جائے۔

(۴) گذشتہ زمانہ کے عالموں نے مرد و عورت کی تین قسمیں مانی ہیں:۔
مرد:۔ ششک (خرگوش) (۲) برش (بیل) (۳) اشو (گھوڑا)
عورت:۔ (۱) مرگی (ہرنی) (۲) بڑوا (گھوڑی) (۳) ہستنی (ہتھنی)
انہیں اقسام کو مدنظر رکھ کر جوڑے کا مناسب اور غیر مناسب میلان
کہلاتا ہے۔ مثلاً اشو مرد اور مرگی عورت کا میلان سب سے اعلیٰ ہوتا ہے
برش مرد اور مرگی عورت۔ اشو مرد اور بڑوا عورت یہ میلان بھی اعلیٰ ہے

ششنک مرد اور مرگی عورت ۔ برش مرد اور بڑوا عورت ۔ اشو مرد اور ہستنی عورت یہ برابر کا میل ہے ۔ برش مرد اور ہستنی عورت بششنک مرد اور بڑوا عورت یہ ناقص میلان ہے ۔ بششنک مرد اور ہستنی عورت انکا میلان تو بہت ہی ناقص ہے ۔

ان سے نتیجہ یہ نکلا کہ مرد عورت سے ہمیشہ طاقتور ہونا چاہیئے ۔ جیسے کہ شاستر میں لکھا ہے کہ شادی کیواسطے ۲۵ برس کا برہمچاری مرد اور ۱۶ برس کی کنیا ہونی چاہیئے ۔ اسی طرح اقسام میں بھی لحاظ رکھا جاتا ہے ۔

ششنک مرد بہت کم شہوت پرست ہوتا ہے اگر بدقسمتی سے اسکی شادی ہستنی عورت سے کر دیجائے تو بیچارے کی زندگی دبال جان بنجائیگی کیونکہ وہ اس پر قادر نہیں آسکیگا ۔ اسی طرح بیچاری ہستنی عورت ششنک مرد کے پلّے پڑ کر اپنی زندگی سے بیزار ہوجائیگی ۔ کیونکہ وہ اس سے سیری ہی حاصل نہیں کرسکے گی ۔

مرگی عورت جو خواہشات نفسانی سے کوسوں دُور بھاگتی ہے ۔ اگر اس کی اشو یعنی گھوڑا قسم کے مرد سے شادی کردی جائے ۔ تو کب ممکن ہے کہ بیچاری کچھ سکھ حاصل کرسکے ۔ گو ہم پہلے کہہ آئے ہیں کہ یہ نسبت سب سے اعلےٰ ہے ۔ تاہم اس میں مرد کو بہ نسبت عورت کے زیادہ خوشی حاصل ہوتی ہے اور عورت کو تکلیف رہتی ہے ۔ البتہ جو اولاد پیدا ہوتی ہے وہ سب سے اچھی ہوتی ہے ۔

اگر یہ دیکھا جاوے کہ جہاں مرد کے عیش و آرام کا خیال رکھا گیا ہے ۔ وہاں عورت کے عیش و آرام کو کیوں نظر انداز کیا گیا ہے ۔ تو اسکے جواب میں صرف اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے ۔ کہ اس قسم کی عورت کو جو اس قسم کے مرد سے تکلیف ہوتی ہے ۔ وہ کچھ ایسی تکلیف نہیں ہے ۔ جسے عورت برداشت نہ کرسکے ۔ البتہ خاص وقت میں ضرور تکلیف ہوتی ہے اسی خیال سے اسکی نسبت

برش یعنی بیل قسم کے مرد سے بھی ہونا اعلیٰ مانا گیا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس ششنک یعنی خرگوش قسم کے مرد اور مرگی قسم کی عورتیں زیادہ شہوت پرست نہیں ہوتیں ہیں۔ برشبھ یعنی بیل قسم کے مرد اور بڑوا یعنی گھوڑی قسم کی عورتیں ان میں شہوت یعنی کام شکتی درمیانہ درجہ کی ہوتی ہے۔ اشو یعنی گھوڑا قسم کے مرد اور ہستنی قسم کی عورتیں یہ نہائت شہوت پرست یعنی کامی ہوتے ہیں۔

(۶) اسی طرح پرکرتی کے لحاظ سے مرد و عورت کی سات قسمیں ہیں۔ دات پرکرتی۔ پت پرکرتی۔ کف پرکرتی۔ دات پت پرکرتی۔ دات کف پرکرتی پت کف پرکرتی جسمیں تینوں دوشوں یعنی دات۔ پت۔ کف کے آثار پائے جائیں اسے تردوشج پرکرتی کہا جاتا ہے۔ ہم یہاں ان اقسام کی تشریح نہ کرتے ہوئے فی الحال زمانہ کے مطابق چار قسم کی مانی ہوئی اقسام کو ہی بڑ مضمون میں وضاحت سے درج کرینگے۔ کیونکہ خلطیں دراصل تین ہیں مگر بعض نے خون کا خلط مان لیا۔ جس سے چار خلطیں ہی قابل تسلیم ہو گئیں۔

اس طرح بعض رشیوں نے مرد کے صرف تین حصے مانے اور بعض نے چار مانے جو ہر حالت میں ماننے کے لائق ہیں۔

چار قسم کے مرد و زن کا بیان

واضح رہے کہ بناوٹ جسمانی۔ مزاج۔ عادت اور خصلت کے لحاظ سے مردوں کی چار قسمیں ہیں جن اقسام کے نام یہ ہیں۔ قسم اوّل ششنک (خرگوش) قسم دوئم مرگ (ہرن) قسم سوئم برشبھ (بیل) قسم چہارم اشو (گھوڑا)

نمبر ۱ ششنک (خرگوش) کا بیان

ششنک قسم کا مرد۔ دیگر تمام قسم کے مردوں سے افضل مانا گیا ہے۔

ششنک کے لفظی معنی خرگوش کے ہیں۔ خرگوش میں قدرتی طور پر کام یا جماع کی خواہش کم ہوتی ہے جسطرح کہ خرگوش بعد جماع کے جسم ڈھیلا چھوڑ کر گر پڑتا ہے یہی حالت ششنک مرد کی ہوتی ہے۔ الغرض اس قسم کا آدمی جماع کا بہت شائق ہوتا ہے۔ خرگوش کی طرح خوبصورت نازک اور کم خور ہوتا ہے اور اسی طرح ہی اس کے بازو لمبے ہوتے ہیں۔ ہر ایک کام میں چست و چالاک تیز فہم اور عقلمند ہوتا ہے۔ اور لڑائی جھگڑوں سے کوسوں دور بھاگتا ہے۔ رحمدل دینی خوش طبع۔ کلام اس قدر شیریں کہ سننے والا خواہ مخواہ ہی تسخیر میں آجاتا ہے آنکھیں تیز اور دانت کھلے ہوتے ہیں جسم کے بال اور چہرہ ملائم ہوتا ہے۔ چہرہ بیضوی۔ ناک۔ ہونٹ۔ کان اور دیگر تمام اعضا ایسے موزوں جیسے سانچے میں ڈھلے ہوں جسطرح خوش رنگت اور حسن و خوبصورتی میں بڑھا ہوا ہوتا ہے اسی طرح اس کا دل بھی پاک و صاف ہوتا ہے۔ ایشور پر بھروسہ رکھنے والا اور گناہوں سے ڈرنیوالا اور صادق الایمان یعنی دھرم کا پابند ہوتا ہے اپنے لباس کو ہمیشہ پاک و صاف رکھتا ہے۔

نمبر۲۔ میرگ (ہرن) کا بیان

میرگ کو اردو میں ہرن کہتے ہیں۔ اور فارسی میں آہو۔ یہ ایک نہایت ہی خوبصورت جانور ہے۔ ایسے اوصاف جس مرد میں پائے جائیں اُسے میرگ کہا جاتا ہے۔ اس قسم کا مرد نہایت چالاک اور پھرتیلا ہوتا ہے اسکی آنکھیں غضب کی خوبصورت ہوتی ہیں۔ کیونکہ صاف ظاہر ہے کہ شاعر لوگ کسی کے حسن کی تعریف کرتے کرتے جب آنکھوں پر پہنچتے ہیں۔ تو اس کی آنکھوں کو ہرن کی آنکھوں سے تشبیہہ دیتے ہیں۔ جیسے آہو چشم۔ مرگ نینی وغیرہ۔ ششنک کی طرح بازو لمبے ہوتے ہیں۔ لیکن گردن موٹی۔ اور پیشانی کشادہ ہوتی ہے۔ ہر دلعزیز اور صلح کل ہونے کے ساتھ ہی نہایت

خوبصورت و عقلمند ہوتا ہے۔ خوش طبع و خیریں سخن ہوتا ہے۔ ناموری و بہبودی کا خواہشمند اور ہر ایک کام کو دور اندیشی سے کرنیوالا ہوتا ہے متلون مزاج مگر نیک دل و راستگو ہوتا ہے امیر دیانتدار ہوتا ہے ہمیشہ بانکا بنا رہتا ہے۔ باوجود عورتوں کی محبت کا دلدادہ ہونیکے مجامعت کی رغبت درمیانی ہوتی ہے۔ اور راگ و رنگ کا بڑا شوقین ہوتا ہے۔ غذا دن میں کئی بار کھاتا ہے۔ مگر درمیانی۔

برشبھ (بیل) کا بیان

سنسکرت میں بیل کو برشبھ یا برش کہتے ہیں۔ اس قسم کا مرد پیٹو یعنی خوراک بہت کھاتا ہے۔ دل توڑ کر محنت کرنیوالا اور چالاک ہوتا ہے اسکے سب اعضاء مضبوط اور سڈول ہوتے ہیں۔ فربہ بدن ہونا تو ضروری ہے۔ شکل و صورت تو معمولی ہی ہوتی ہے لیکن مصنوعی خوبصورتی ظاہر کرنے میں سب سے سبقت لے جاتا ہے۔ سر گول۔ گردن درمیانی۔ پاؤں چھوٹے اور کان چوڑے ہوتے ہیں۔ دانت ایسے مضبوط کہ لکڑی کو بھی چبا جائے۔ کند ذہن اور شہوت پرست ہوتا ہے مگر عورتیں ایسے مرد سے نفرت کرتی ہیں۔ کیونکہ عورت کو خوش کرنا تو جانتا ہی نہیں۔ والدین ہزار سر پھوڑیں۔ لیکن یہ اپنی من مانی ہی کرے ضدی ایسا ہوتا ہے کہ بڑے بڑے عقلمند خواہ کتنا ہی سمجھائیں۔ مگر ضد کو نہ چھوڑیگا۔ شرم و حیا بہت کم۔ فضول گو۔ مگر ایسے مرد کے گھر اولاد بہت کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ اور قدرتی طور پر اوسط درجہ کی حیثیت کا ہوتا ہے۔

اشو (گھوڑا) کا بیان

اشو کو اردو میں گھوڑا۔ اور فارسی میں اسپ کہا جاتا ہے اس قسم کا

مرد دراز قد۔ بازو لمبے۔ اور ناخن بڑے بڑے ہوتے ہیں سر لنبیت اور پیشانی تنگ ہوتی ہے۔ خط و خال عمدہ و خوبصورت ہوتے ہیں جسم مضبوط اور گٹھا ہوا ہوتا ہے۔ کھاتا بہت اور سوتا کم ہے۔ بیخوف۔ بدھڑک بے شرم ہوتا ہے۔ معمولی سی بات سے ہی غصہ میں آ جاتا ہے۔ بدمزاجی اور کمینہ پن میں مشہور ہے۔ اس پر شہوت اسقدر سوار ہوتی ہے۔ کہ نیک و بد کی تمیز ہی نہیں رہتی۔ جائز و ناجائز کو جانتا ہی نہیں۔ عورتوں کی عصمت دری کے درپئے رہتا ہے اونچ نیچ کا خیال نہ کر کے شہوت پرستی میں مشغول رہتا ہے۔ بات بات میں جھوٹ بولتا ہے۔ اور دوسروں کو بدنام کرتا ہے یہ مکر و فریب کا پتلا شراب ماس سے بھی پرہیز نہیں کرتا۔ اگر اس کا جوڑ پدمنی یا چترنی عورت سے ہو جائے تو بیچاری کا خدا ہی حافظ ہے۔

چار قسم کی عورتوں کا بیان

قبل اس کے مردوں کی چار قسمیں بیان کی ہیں۔ اسی طرح عورتوں کی بھی چار قسمیں ہیں۔ جو عوام کی واقفیت کیلئے نیچے درج کی جاتی ہیں۔

(۱) پدمنی (۲) چترنی (۳) سنکھنی (۴) ہستنی۔ ان سب میں سے داناؤں نے پدمنی کو فضیلت دی ہے۔ اسواسطے ہم پہلے پدمنی کے ہی اوصاف تحریر کرینگے

(۱) پدمنی عورت کا بیان

پدم پھول کا نام ہے جیسے کنول کا پھول کہا جاتا ہے۔ پدمنی اس کا بھید ہے اسکی آنکھیں مانند کنول پھول کے کھلی ہوتی۔ یا ہرن کی سی چمکیلی و درخشاں ہوتی ہیں۔ دیکھنے والا خواہ مخواہ فریفتہ ہو جاتا ہے۔ سر کے بال سیاہ اور منہ غنچہ کی طرح تنگ و چھوٹا ہوتا ہے۔ پیشانی کشادہ۔ ابرو کمان کی مانند۔ قد میانہ ہر دو لب باریک سرخی مائل ہوتے ہیں چہرہ نہایت خوبصورت۔ اسکی رنگت

گل نیلوفر کیطرح نہایت عمدہ ہوتی ہے بدن کی نزاکت کمال درجہ کی ہوتی ہے
کمر پتلی - ہاتھ پاؤں کی انگلیاں نرم ونازک ہوتی ہیں کشادہ سینہ کا اُبھار بھی
ایک الطف بہار دکھاتا ہے - یہی معلوم ہوتا ہے - جیسے انار کے پھل لگائے ہوئے
ہیں - رفتار کی تیزی اور گفتار شیریں بھی کچھ عجیب ہی انداز رکھتی ہے - گویا جب
بات کرتی ہے - تو کوئل کی سُر کو بھی مات کر دیتی ہے - اسی سبب سے اکثر اسے
کنٹھ کوکلا بھی کہا جاتا ہے - شرم وحیا کی پُتلی اور نیکی کی مجسم تصویر ہوتی ہے
چہرے کو جب دیکھو پھول کیطرح کھلا ہوا - اور ہونٹوں پر تبسم کی جھلک اسکی ہر وقت
کی خوشی کو ظاہر کرتی ہے - ہار سنگار اور راگ رنگ کی بڑی خواہشمند ہوتی
ہے - لباس ہمیشہ صاف ستھرا پہنتی اور عمدہ عمدہ کپڑوں کو ہی پسند کرتی ہے
بغیر عطر لگانے کے اس کے بدن سے ایک قسم کی خوشبو آتی ہے - جو اعلیٰ قسم کے
پھولوں کے عطر میں ہوتی ہے - بعض کی رائے ہے کہ اُس پر بھنورے اُڑتے
پھرتے ہیں - اسکی وجہ یہ ہے کہ بھنورا پھول پر عاشق ہوتا ہے جیسی کہ پھول کی
رنگت وخوشبو ہوتی ہے ویسے ہی اوصاف پدمنی کے ہوتے ہیں - ممکن ہے
بھنورے اس وجہ سے اسکے اردگرد پھرا کرتے ہوں - اپنے پتی برت دھرم
میں بڑی پکی ہوتی ہے - اپنے خاوند کی ہمیشہ فرمانبردار رہتی ہے اسکے ہر
ایک حکم کو بجا لانے کیلئے تیار رہتی ہے - پیار ومحبت سے اُسے اس طرح
فریفتہ کر لیتی ہے - کہ کبھی اسکو ناراض ہونے کا موقع ہی نہیں دیتی اگر خاوند
کچھ عرصہ گھر سے باہر رہے تو اسکی اداسی کا کچھ ٹھکانا ہی نہیں رہتا لیکن جب
وہ گھر میں آجاتا ہے تو اُسے دیکھ دیکھ کر باغ باغ ہو جاتی ہے اپنے خاوند
کی سلامتی اور بہتری وبہبودی کو دل وجان سے چاہتی ہے اپنے خاوند
کو اپنی جان سے بھی عزیز سمجھتی ہے - اُس کے ہر ایک دکھ سکھ میں برابر
شریک رہتی ہے - اپنے فرائض منصبی کو اچھی طرح انجام دیتی ہے خاوند کے
بعد سوتی اور اس سے پہلے جاگتی ہے - گھر کے تمام رشتہ دار اس کے سلوک سے

خوش رہتی اور اس کی عزت کرتے ہیں۔ غیر مرد کا نام لینا یا اس سے کلام کرنا بھاری پاپ سمجھتی ہے۔ کیا مجال جو کسی غیر آدمی کے لباس کو بھی چھو جائے لیکن نزاکت کیوجہ سے خواہشات نفسانی کی رغبت کم ہوتی ہے۔ معمول سے زیادہ تاب مباشرت لا نہیں سکتی۔ اس کے مطابق اس کی اولاد بھی نیک ہی ہوتی ہے۔

۲۔ چترنی عورت کا بیان

س سے پہلے پدمنی قسم کی عورت کو سب اقسام میں اعلےٰ درجہ دیا گیا ہے۔ اور یہ بھی درست۔ مگر چترنی بھی حسن و خوبصورتی میں اس سے کچھ ہی کم ہوتی ہے۔ چترنی سنسکرت لفظ چتر سے لیا ہے جس کے معنی تصویر کے ہیں۔ تصویر عکسی ہو یا دستی۔ یا کوئی بت ہی ہو جسے کہ مورتی کہا جاتا ہے تصویر کو بنانیوالا مصور بت کو بنانیوالا بت ساز جب کام شروع کرتا ہے تو تمام جسم کے بادشاہ دماغ کو جنگ پر آمادہ کر دیتا ہے۔ اور تمام عقل و فکر کی فوجیں جمع کرکے قلعہ تصویر کو تسخیر کرنے کیلئے ڈیرہ جما دیتا ہے۔ تا وقتیکہ کامیابی نہ ہو قدم پیچھے نہیں ہٹاتا۔ مطلب کہ ایک مصور کسی تصویر کو بنانے میں کافی سے زیادہ دماغی طاقت صرف کر دیتا ہے۔ جب وہ تصویر تیار ہو جاتی ہے تو دیکھنے والے عش عش کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور مصور کے کمال کی ثناخوانی شروع کر دیتے ہیں۔ چترنی عورت بھی ایسی ہی خوبصورت ہوتی ہے۔ جیسی کہ تصویر۔ جب کبھی کسی عورت کی خوبصورتی کی تعریف ہوتی ہے۔ تو یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں عورت ایسی خوبصورت ہے جیسی تصویر یا سنگ مرمر کی مورت۔ چترنی وفادار اور باعصمت عورت ہوتی ہے۔ اس کا شرم و حیا یہاں تک بڑھا ہوا ہوتا ہے کہ اپنے خاوند سے بھی شرما کر گفتگو کرتی ہے۔ گھر میں دیگر رشتہ داروں کی موجودگی میں تو خاوند سے بھی بات نہیں کرتی۔ اسکی ناک کے نتھنے تنگ

ہوتے ہیں۔ مگر ناک کا طول عرض پدمنی سے زیادہ ہوتا ہے۔ اس کا جسم سڈول یعنی نہ تو لاغر اور نہ ہی فربہ ہوتا ہے۔ بال لمبے سیاہ اور چکنے ہوتے ہیں اس کا سینہ کشادہ اور چھاتیاں سخت و گول ہوتی ہیں۔ ابرو کمند کی طرح خمیدہ ہوتے ہیں۔ ہونٹوں کی رنگت سرخی مائل اور بڑی دل خوش کن ہوتی ہے اور بدن کی رنگت بھی تقریباً ایسی ہی ہوتی ہے۔ رنگ میں باوجود گورا ہونے کے بھی سرخی کی جھلک پائی جاتی ہے۔ آنکھیں گل نرگس کو بھی مات کرتی ہیں۔ اور چنچل ہوتی ہیں۔ ہاتھ کی ہتھیلیاں گول اور بازو میانہ ہوتے ہیں۔ کمر نہایت نازک و لچکدار ہوتی ہے۔ اور ویاں متوالی ہوتی ہے اپنی ہٹ پر قائم رہتی ہے۔ ذرا سی بات پر ناراض اور جلدی ہی خوش بھی ہو جاتی ہے۔ گانا بہت پسند کرتی ہے۔ بلکہ خود بھی گانا جلدی سیکھ لیتی ہے اور ایسا گاتی ہے کہ اس کا گانا سن کر ہی انسان موہت ہو جاتا ہے۔ ملنساری اور محبت اس میں بہت ہوتی ہے۔ اور ہر وقت ناز و نخرے میں مصروف رہتی ہے۔ راستباز اور رحمدل و خدا پرست ہوتی ہے۔ حتی المقدور خیرات کرتی اور حاجتمندوں کی ضرورت کو پورا کرتی ہے۔ اس کے لباس سے مثل مچھلی کے سوگندھی آتی ہے۔ عموماً رنگدار کپڑوں کو با خوشی پہنتی ہے۔ اپنے خاوند سے مباشرت کی خواہش رکھتی ہے۔ اور بہ نسبت پدمنی کے مجامعت کو زیادہ برداشت کرتی ہے۔ مگر اشو مرد کے ساتھ تعلق ہو جائے تو ایسی بیوی کو نانی یاد آجاتی ہے۔ ایسی عورت کسی باقسمت مرد کو ہی نصیب ہوتی ہے۔ اپنی میٹھی و رسیلی زبان سے خوش کرتی ہے۔ مگر آرام طلب ہوتی ہے۔

۳۔ سنکھنی عورت کا بیان

سنکھنی لفظ کی ماہیت جاننے کے لئے پہلے لفظ سنکھ پر غور کرنا پڑے گا

سنکھ کو تقریباً تمام لوگ جانتے ہیں۔ یہ سمندر میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کے اندر
ایک کیڑا رہتا ہے۔ ہندو لوگ اپنے گھروں میں رکھتے ہیں۔ اور پوجا پاٹھ کے
وقت بجایا کرتے ہیں۔ یہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو لمبے اور دوسرے
چھوٹے پست قد۔ جس طرح کہ سنکھ کو منہ لگا کر پھونکتے ہی بلا کسی حیل و حجت
کے ایک بھاری آواز نکل پڑتی ہے۔ اسی طرح سنکھنی بھی جب بولتی ہے
تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے سنکھ بج رہا ہے۔ سنکھنی عورت کے ہاتھ پاؤں اور
ٹانگیں لمبی لمبی ہوتی ہیں۔ چلتے وقت خوب لڑکھڑاتی ہے۔ اور بعض پست قد
بھی ہوتی ہیں۔ خیر یہ پست قد ہو یا دراز قد خوبصورت نہیں ہوتی۔ بدمزاج
ایسی کہ خواہ مخواہ ہی لوگوں سے دنگہ فساد کرتی رہتی ہے۔ اور خاوند سے بھی
اکثر اسی طرح بسر اوقات کرتی ہے۔ اسے ہر وقت تکلیف دیا کرتی ہے جس
سے بیچارے کا دم ناک میں آجاتا ہے۔ اس کی آنکھیں موٹی موٹی گہری ہوتی
ہیں۔ پست قد کی اکثر گول ہوا کرتی ہیں۔ منہ چپٹا اور بڑا ہوتا ہے۔ اس کے
کان ہونٹ و دانت بھی بدشکل لمبے سے ہوتے ہیں۔ دل اس کا بہت چھوٹا ہوتا
ہے۔ آزاد طبع ہوتی ہے۔ ایسی عورت کے خیالات فحش ہوتے ہیں۔ ننگ و ناموس
کو کھو دیتی اور عصمت خراب کر دیتی ہے۔ ہر وقت اس کے دل میں بڑے بڑے
شہوانی خیالات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ جب گفتگو کرے گی کسی معاملہ پر شرم
و حیا اس قدر کم کہ خواہ مخواہ دوسروں سے ٹھٹھا مخول کرتی رہیگی۔ اور خوب قہقہے
لگا کر ہنسے گی۔ کھاتی بہت ہے۔ تمام دن کھانے پینے کی طرف ہی دھیان رہتا ہے
اسکے جسم سے بدبو آیا کرتی ہے۔ مگر پھر بھی یہ اپنی تعریف کی نہایت خواہشمند رہتی
ہے۔ ہمیشہ غلیظ و ناپاک رہتی ہے۔ کپڑوں سے بھی بدبو آیا کرتی ہے۔ اس کے
جسم پر بال زیادہ ہوتے ہیں۔ اور جسم روکھا ہوتا ہے۔ یہ شراب کے استعمال سے
پرہیز نہیں کرتی۔ دروغ گو و فضول گو کمال درجہ کی ہوتی ہے۔ حاسد کینہ ور
بیوفا ہوتی ہے۔ مغلوب الشہوت ہوتی ہے۔ جوان سے جوان آدمی سے بھی مشکل

سیر سیر ہوتی ہے اس کے سر پر شہوت کا بھوت ہر وقت سوار رہتا ہے۔

۵ رام بھردے تا نہہ کو جو سنکھنی کے بھرتار
پورب پاپ کئے جن بھاری سو پاوت ایسی نار

۴۔ ہستنی عورت کا بیان

اس قسم کی عورت کی تشریح کی چنداں ضرورت نہیں۔ کیونکہ اسکے تمام اوصاف ایسے ہیں جن سے تقریبًا ہر معمولی سمجھ کا آدمی بھی اندازہ لگا سکتا ہے کہ یہ ہستنی ذات کی عورت ہے۔ تاہم دیگر اقسام کے مطابق اس کا بیان کر دینا بھی ضروری ہے۔ ہستنی کے معنی ہیں ہتھنی کے سو اس قسم کی عورت کی آنکھیں سرخ ہوتی ہیں۔ خوب فربہ بدن ہوتی ہے اور ہاتھی کی طرح جھوم جھام کر چلتی ہے اسکی پنڈلیاں ہاتھ پاؤں کے تلوے اور انگلیاں اور بازو۔ جوڑ اور پستان خوب موٹے ہوتے ہیں۔ سر چپٹا اور بڑا ہوتا ہے۔ پیٹ اور کمر کی موٹائی تو ایسی ہوتی ہے کہ کمر کی تمیز ہی نہیں ہو سکتی۔ کمر و پیٹھ غلہ سے پُرشدہ بوری کی طرح ایک سی معلوم ہوتی ہیں۔ اس کی آنکھیں تیز نہیں ہوتیں۔ ناک بہت چوڑا اور موٹا ہوتا ہے۔ بعض حالتوں میں تو چپٹی یا گھتنی ہی معلوم ہوتی ہے کان بڑے۔ پیٹ بڑا۔ ہونٹ موٹے اور بھدے۔ گردن کا تو کہنا ہی کیا ہے چھوٹی اور خوب موٹی ہوتی ہے۔ اس کی جگہ کی کھال سخت ہوتی ہے اس کے جسم پر بال زیادہ اور سخت ہوتے ہیں۔ آواز بڑی کرخت ہوتی ہے۔ سننے والا بے چین ہو جاتا اور بہت نفرت کرتا ہے۔ ترش کڑوی اور تیکھی چیزوں کے کھانے کی طرف زیادہ راغب ہوتی ہے۔ شراب و کباب خوب مزے سے کرتی ہے جس طرح کھاتی بہت ہے اسی طرح سونے کی بھی حد نہیں رہتی۔ سوتے وقت اس طرح خراٹے بھرتی ہے کہ قریب سونے والے بیزار ہو جاتے ہیں۔

بدمزاج و بے حیا پرلے درجے کی ہوتی ہے۔ جس طرح ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔ اسی طرح یہ بھی اپنے خاوند سے ظاہراً تو محبت کرتی ہے۔ لیکن اندر سے اس سے نفرت کرتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس کو جماع سے سیری نہیں ہوتی۔ خاوند کی موجودگی میں ہی دوسرے شخص کی خواہشمند رہتی ہے یا یہ کہو کہ نئی چاٹ کو نت چاہتی ہے۔ کوتاہ عقل و بیوقوف ہوتی ہے جب اس کی خواہش پوری نہیں ہوتی۔ تو بے حیائی و بے شرمی پر کمر بستہ ہو جاتی ہے ننگ و ناموس کا تو اُسے خیال ہی نہیں ہوتا۔ بیوفا بھی ایسی کہ خواہ کسی پر جان قربان کرنے پر تیار ہو جائے۔ مگر وقت آنے پر اس کی جانی دشمن بن جائے گی۔ ہمسایہ عورتیں تو ہر وقت اُس کے لڑائی جھگڑے سے تنگ آجاتی ہیں باوجود مخنتی ہونے کے بھی جسم و لباس کی صفائی کا کچھ دھیان نہیں کرتی۔ مگر خواہش یہ کرتی ہے کہ کسی خوبصورت اور بانکے جوان سے ہم وصل ہوکر مزے اُڑائے۔ غرض روز اس قسم کے پراگندہ خیال اس کے دل میں چکر لگاتے رہتے ہیں جب اُسے پسینہ آتا ہے۔ تو اس کی بُو ایسی ہوتی ہے۔ جیسے شراب کی بوتل انڈیل دی گئی ہے ؎

ہستنی چال چلے بھتنی کی پتی سے بے مکھ ہو دے
جس کے ایسی نار ہو سو جنم اکارتھ کھودے

عمر کے لحاظ سے مرد و عورت کی اقسام

آیور ویدک شاستر میں تین دوش (خلط مانے گئے ہیں)۔ وات۔ پت کف۔ یہ تینوں دوش قرار نطفہ سے مرنے تک جسم انسان میں قائم رہتے ہیں البتہ ان کی کمی بیشی اکثر بلحاظ عمر مدِ پیری کے ہو جایا کرتی ہے اور ان کے دَورے کے مطابق جو تقسیم کی گئی ہے۔ وہ تین قسم کی ہے۔ اسی طرح دن کے تین حصے ہوتے ہیں۔ اول۔ دوم۔ سوم۔ حصہ اول صبح سے شروع ہوتا ہے

اس وقت کف (بلغم) کا زور ہوتا ہے۔ حِصّہ دویم دوپہر کو اس وقت پت (صفرا) کا زور ہوتا ہے۔ حِصّہ سویم۔ شام کو سورج غروب تک ہوتا ہے۔ اس وقت وات یعنی (سودا) کا دورا ہوتا ہے۔ اسی طرح رات کے بھی تین حِصّے ہیں۔ حِصّہ اول۔ جو سورج غروب ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ وہ کف کا اور آدھی رات کو پت اور اس کے بعد طلوع آفتاب تک وات کا دورہ ہوتا ہے۔ جس طرح کہ یہ دن اور رات کے حِصّے ہیں۔ اس طرح عمر انسانی کے بھی حِصّے ہیں۔ حِصّہ اوّل بال اوستھا (بچپن) حِصّہ دویم یُوا اوستھا جوانی حِصّہ سویم۔ بردھ اوستھا (بڑھاپا)

حِصّہ اوّل۔ بال اوستھا ۱۶ سال تک ہوتا ہے۔ جسے بچپن کا زمانہ کہا جاتا ہے۔ یہ بھی تین حِصّوں پر منقسم ہے (۱) دودھ پینے کا زمانہ (۲) دودھ اور آن (اناج) کھانے کا زمانہ (۳) صرف اناج کھانے کا زمانہ۔ بال اوستھا میں کف پردھان ہوتا ہے یعنی بلغم کا زور ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے بچہ کا بدن نرم چکنا اور گدگدا سا ہوتا ہے۔ اور رس۔ رُدھر۔ ماس۔ میدھا استھی۔ مجا۔ اور شکر یہ سات دھاتو بڑھتی ہیں۔ اور اوج پیدا ہوتا ہے۔ اعضا بھی پرورش پاکر بڑھتے ہیں جس کی وجہ سے بچہ نہایت خوبصورت ہوتا ہے اور ہر قسم کے تفکرات و رنج و غصہ سے بری ہوتا ہے۔

حِصّہ دویم۔ یُوا اوستھا یا شباب کا زمانہ۔ یہ ۱۶ برس کے بعد سے شروع ہو کر ۷۰ برس تک رہتا ہے اس کے بھی تین حِصّے ہیں۔ (۱) وہ حِصّہ جو ۱۶ سے لیکر ۲۴ برس تک کا ہے (۲) ۲۴ سے ۴۰ یا ۴۵ برس تک (۳) ۷۰ برس تک پہلے میں انسان کے آثار جوانی شروع ہوتے اور تمام اعضا خوب بڑھتے ہیں اور دوسرے میں جہاں تک جس عضو نے بڑھنا ہے بڑھنا اور خوب مضبوط ہو جاتا ہے۔ یہ وہ حالت ہے جس حالت کو پختہ میوہ کہا جاتا ہے اس کے بعد کچھ کچھ کمی واقع ہونے لگتی ہے کیونکہ عروج کے بعد ہمیشہ زوال

ہُوا کرتا ہے۔ اور قانون قدرت کے مطابق کوئی چیز بڑھتی نہیں۔ بلکہ بڑھتی بند ہو جاتی ہے۔ اور خرچ کا تانتا لگا رہتا ہے۔ اس یُوا اوستھا میں منی وغیرہ خوب بڑھتی اور پختہ ہوتی ہے۔ اور بڑھنے سے بند ہو جاتی ہے یہی حصّہ ہے۔ جو گرہست آشرم کے واسطے مخصوص کیا گیا ہے۔ مگر ۴۰ برس کے بعد سے حصّہ سوئم۔ برِدھ اوستھا یا زمانہ پیری۔ یہ ۷۰ برس کی عمر سے بعد میں شروع ہوتا ہے۔ اس حصّہ کی عمر میں وات پردھان ہوتی ہے یعنی غلبہ سودا ہوتا ہے۔ وایو رکھشن یعنی خشک ہوتی ہے۔ جو اپنی خشکی سے انسان کے جسم سے تمام تری کو چوس لیتی ہے۔ کف و پت یعنی بلغم اور صفرا ہر دو کم ہو جاتے ہیں۔ اسی واسطے انسانی جسم کی مشینری اپنا کام پورے طور سے نہیں کر سکتی۔ یہاں تک کہ کھائی ہوئی خوراک بھی اچھی طرح سے ہضم نہیں ہوتی۔ جس کی وجہ سے نہ تو رس بنتا ہے۔ اور نہ خون وغیرہ دھاتو۔ ان کے نہ بننے سے جسم کی پرورش کم ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ ہر ایک عضو کی طاقت کم ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ آنکھ دیکھنے سے رہ جاتی ہے۔ کان سننے سے عاری ہو جاتے ہیں۔ منی کا ذخیرہ خاتمہ پر آ جاتا ہے۔ طاقت و توانائی سلب ہو جاتی ہے۔ حافظہ کا نام نہیں۔ یادداشت کا گمان نہیں۔ چہرے کے شکن چہرے کو بدنما بنا دیتے ہیں بال سفید ہو جاتے ہیں۔ تو دانت نکل کر منہ کی حالت دگرگوں ہو جاتی ہے۔ بدن میں اس قدر کمزوری کہ بغیر لاٹھی کے سہارے کے اٹھنا بیٹھنا۔ چلنا۔ پھرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ یہ تمام حالتیں ۷۰ برس کے بعد آہستہ آہستہ نمودار ہوتی ہیں۔ البتہ جن لوگوں نے عالم شباب میں اپنے آپ کو ضبط میں رکھا ہو۔ ہر ایک کام اعتدال سے کیا ہو وہ پیرسنی تک بھی اپنے اعضا سے کام لے سکتے ہیں۔ ورنہ یہ وہ پھل ہے جو پکنے کے بعد کڑوا ہو جاتا ہے۔ اور اپنے عزیزوں کی نگاہ میں گر جاتا

سشرت بھگوان کے مت سے
عمر انسانی کے حصص

سشرت جی نے عمر انسانی کے چار حصے مانے ہیں۔ اس میں اور مندرجہ بالا تقسیم میں کوئی زیادہ فرق نہیں ہے۔ صرف ایک حالت کا نام اور بڑھاپا گیا ہے جس کی تفصیل نیچے درج کی جاتی ہے۔

(۱) بال اوستھا (بچپن) اور اس کو یونانی حکما سن نمو کہتے ہیں۔ جو ۱۹ برس تک ہوتی ہے۔ جس میں رس رُدھر وغیرہ دھاتو بڑھتے اور جسم کے اعضا کی پرورش کرتے ہیں۔

(۲) یوا اوستھا (جوانی) یونانی حکما اسے سن وقوف کہتے ہیں۔ سشرت کے لحاظ سے ۱۷ سے ۲۴ سال تک جوانی ہوتی ہے۔ مگر حکمائے یونان ۱۶ سے ۴۰ برس تک جوانی مانتے ہیں۔ سشرت جی نے ۲۴ برس سے ۴۰ برس تک پورنتا یعنی کمالیت مانی ہے۔

(۳) برِدھ اوستھا (ادھیڑ عمری) سن کہولت۔ یہ ۴۰ برس سے ۷۰ برس تک ہوتی ہے۔

(۴) برِدھ اوستھا (بڑھاپا) سن شیخوخیت۔ یہ ۷۰ برس کے بعد شروع ہوتا ہے۔

دوسری جگہ سشرت نے بھر عمر کے تین حصے ہی مان کر ان کی حالتوں کی تقسیم کر دی ہے۔ یعنی (۱) بال اوستھا زمانہ بچپن (۲) لالیہ اوستھا درمیانی عمر کا حصہ (۳) بردھ اوستھا بڑھاپے کی عمر ان کی تفصیل ہم پہلے کہہ آئے ہیں۔

عورت کی عمر کے حصّے

جس طرح ہم نے قبل مردوں کی عمر کے لحاظ سے حصّے قایم کئے ہیں اسی طرح عورتوں کے بھی ہیں۔ ویسے تو تین حصّے ہیں۔ اوّل بال اوستھا (بچپن) دوئم مدہیہ اوستھا یعنی درمیانی عمر، سوئم بردھ اوستھا (بڑھاپا) مگر حالتوں کے لحاظ سے اس طرح تقسیم ہے۔

(۱) بالا (بچپن) سِن نمو یہ حالت ۱۶ برس تک رہتی ہے۔

(۲) ترنی (جوانی) سِن وقوف یہ حالت ۱۷ برس سے ۳۲ برس تک رہتی ہے۔

(۳) پرورھا (ادھیڑ) سِن کہولت - یہ حالت ۳۲ برس سے ۵۰ برس تک رہتی ہے۔

(۴) بردھا (بڑھاپا) سِن شیخوخیت - یہ حالت ۵۰ برس سے اُوپر کی عورت کی ہوتی ہے۔

جس طرح مردوں کے رس رکت ماس وغیرہ بنتے ہیں اسی طرح پر عورتوں کے بھی بن کر اس کے جسم کی پرورش کرتے ہیں۔ اور یہ دھی ہر ایک اشیاء کا بڑھنا سپورنتا تکمیل کو پہنچنا۔ پھر اس کم ہونا۔ ویسے ہی ہوتا ہے جیسے کہ مردوں میں۔ اگر فرق ہے تو یہ ہے کہ عورت بہ نسبت مرد کی عمر کے کم عمر میں بالغ ہو جاتی ہے۔ اور کم ہی عمر میں جوان ہوتی ہے۔ اور اسی طرح بوڑھی بھی جلدی ہو جاتی ہے۔ جو پھل کہ پہلے پک جاتا ہے۔ وہ بعد میں پکنے والے سے پہلے ہی گر بھی جاتا ہے۔ یہی حالت عورتوں کی ہے۔ اس میں انسانی عقل کو دخل نہیں ہے۔ قدرت نے قانون ہی ایسا بنایا ہے۔

بچپن کا زمانہ

چونکہ بچپن سے ہی جوانی آتی ہے۔ اور جوانی میں ہی انسان اولاد پیدا کرنے کے قابل بن سکتا ہے۔ اسواسطے ضروری ہے۔ کہ پہلے بچپن کے متعلق ہی کچھ کہا جائے۔ بچپن کا زمانہ وہ زمانہ ہے۔ جس میں بچہ کو کبھی بھی نفسانی خواہش کا خیال نہ ہونا چاہیئے۔ مگر برخلاف اِس کے اکثر دیکھا جاتا ہے۔ کہ چھوٹے چھوٹے بچے اس کی طرف رجوع ہو جاتے ہیں۔ یہ ان کا قصور نہیں ہے مگر والدین کا ہے کیونکہ بعض والدین یہ خیال کر کے کہ بچہ ابھی خورد سال ہے کوئی بات جانتا ہی نہیں ہے۔ باہمی اظہار محبت و ناجائز حرکات کرتے ہیں جس کو دیکھ کر بچہ بھی ویسے ہی نقل کرنے لگ جاتا ہے۔ دوسرے بچہ ابھی چھوٹا ہی ہوتا ہے۔ تو اس کو اس طرح کی کہانیاں سُنائی جاتی ہیں۔ کہ ہم تمہاری شادی کریںگے۔ تمہاری عورت آئے گی۔ تم کو کھانا کھلائے گی تمہاری ٹانگیں دبائے گی۔ اور بعض دفعہ یہ کہنا کہ تم کس عورت سے شادی کرو گے یہ وہ سب باتیں ہیں۔ جو بچہ کے حق میں بُری ہوتی ہیں۔ اس لئے والدین کو بھی بھی ایسی حرکات یا باتیں بچوں کے رُوبرو نہ کرنی چاہئیں۔ اور نہ ہی دوسرے لڑکے اور لڑکیوں کو ایک جگہ کھیلنے دینا چاہیئے۔ جو بچے کہ سکولوں میں تعلیم پاتے ہوں۔ اُن کی ہر طرح سے نگہبانی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہی حصّہ عمر کا ہے۔ جس میں رُودھر (خون) وغیرہ سے تمام اعضا نشوونما پاتے ہیں۔ اور اگر اسی حصّہ عمر میں نفسانی خواہشات کا دَور دَورہ شروع ہو گیا تو سمجھو کہ بچہ کی عمر خراب ہو گئی۔ اور جوانی میں جا کر طرح طرح کی مصیبتوں میں گرفتار ہو جاویگا۔ بڑھاپا تو نام ہی کس کا ہے۔ ممکن ہے کہ ہے دیکھنے میں بھی نہ آوے اور جوانی میں ہی بوریا بستر باندھ کر کوچ کی تیاری کر دے

پس یہ فرض والدین کا ہے۔ اس لئے والدین کو یہ بات خوب نقشِ دل کر لینی چاہیئے۔ اس مضمون کو طوالت دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

جوانی یا سنّ وقوف

ہم پہلے لکھ آئے ہیں کہ بچپن کے بعد زمانہ جوانی آتا ہے۔ جو ۱۷ برس سے ۷۰ برس تک ہوتا ہے۔ اس کے تین حصے ہیں۔ ۱۷ سے ۲۴ تک تو آغاز جوانی اس میں ہر ایک عضو پرورش پاتا ہے۔ اور دوسرے درجہ میں یعنی ۲۵ سے ۴۰ یا ۴۵ تک سپنورنتا یعنی تکمیل پاتی کہ جہاں تک جس اعضاء نے بڑھنا ہوتا ہے۔ بڑھتا ہے۔ اور بعد کے کچھ کچھ کمی واقع ہونے لگ جاتی ہے۔

یہ جوانی کا زمانہ ہے۔ جس میں انسان قانون قدرت کے مطابق بقاء نسل کے لئے اپنا فرض انجام دے سکتا ہے۔ اور اسی زمانہ میں انسان نیک کام کر کے عبادت الٰہی سے فیضیاب ہو کر اپنی عاقبت سنوار سکتا ہے اور اسی زمانہ میں گرہست آشرم کے تمام اصولوں کو پورا کر سکتا ہے جس کے پورا کرنے کے واسطے انسان کو شادی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

جوانی دیوانی

قبل اس کے کہ ہم شادی کا ذکر کریں۔ کہ کیسی اور کس طرح ہونی چاہیئے ہم یہ بھی بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ عالم جوانی میں جوانی دیوانی ہوتی ہے جس سے انسان شہوت نفسانی کے زیر اثر ہو کر اندھا ہو جاتا ہے۔ اسے بھلے برے کی تمیز جاتی رہتی ہے۔ جب اس پر شہوت غالب آتی ہے۔ تو اس کو ٹھنڈا کرنے کیواسطے ہر ناجائز طریقے کو اختیار کر لیتا ہے۔ بلکہ خوف خدا تعالیٰ کو بھی بھول جاتا اور گورنمنٹ کے قانون کے خلاف کرنے لگ جاتا ہے یعنی کسی کی جان کی عاقبت

پڑ جاتی ہے۔ اور کوئی بچہ بازی کرنے لگ جاتا ہے جس کی سزا ظاہر ہونے پر گورنمنٹ سے تو اسی جنم میں پا لیتا ہے۔ اور مر کر بھی یہ پاپ اس کا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ اور کئی تو جاہل اور ناعاقبت اندیش یہاں تک پہنچ جاتے ہیں۔ کہ اگر کسی قریبی رشتہ دار عورت سے اتفاق ہو جائے۔ تو اپنی بدکرداری سے باز نہیں رہتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ دُنیا میں رسوا ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے جسم کے انمول رتن بیرج کو اس طرح ضائع کرنے سے بقیہ تمام عمر طرح طرح کے امراض میں مبتلا ہو کر زندہ درگور کی حالت میں گذارتے ہیں تب ان کو اپنی اس نادانی پر دست تاسف ملنا پڑتا ہے۔ مگر پھر کیا ہو سکتا ہے۔ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔ یہ سب کیفیت تو مجرد انسانوں کی لکھی گئی ہے جس کے واسطے ہر ایک انسان کو شادی کرنا لازمی ہے۔

مگر شادی شدہ انسان اگر کم سمجھی سے جوانی دیوانی کے پھیر میں پڑ کر اس فعل کی طرف راغب ہو جائیں۔ جیسا کہ اکثر نادانوں میں پایا جاتا ہے تو ان سے بڑھ کر دنیا میں بدقسمت ہی کوئی نہیں۔ اور وہ مجرد انسانوں سے ہزار درجہ بدتر گنہگار اور قابل نفرین ہیں۔

شادی اور اُس کے مقاصد

سب سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے۔ کہ شادی کسے کہتے ہیں۔ شادی کے لفظی معنے خوشی کے ہیں۔ مگر یہاں شادی، دو دلوں کے یکجا ہونے اور تمام زندگی محبت اور آرام سے گذارنے کا نام ہے۔ شادی سے دو دلوں کا ملاپ کیا جاتا ہے۔ جس سے مرد و عورت کی طاقت دُگنی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ عورت کو شاستر کاروں نے پُرش کی ادھنگی یعنی نصف جسم مانا ہے۔ جب دو دل یکجا ہو جاویں۔ تو پھر کب ہو سکتا ہے۔ کہ وہ ایک دوسرے کے رنج دہ حب

میں شریک نہ ہوں۔ نیک مرد کبھی بھی گوارا نہیں کرتے کہ اُن کے جیتے جی اُن کی عوت کو کسی قسم کی تکلیف ہو۔ یا وہ کسی بات سے تنگ رہے۔ اسی طرح نیک عورتیں اپنے خاوندوں کی خوشی سے خوش ہوتی اور غمی کی حالت میں غمخوار بن جاتی ہیں۔ اور ہر طریقہ سے اپنے خاوند کے غم کو غلط کرنے اور اس کی تکلیف کو دُور کرنے اور اپنی خدمت سے خوش کرنے میں کوشاں رہتی ہیں۔ شادی کر لینے سے انسان کا نصیبہ جاگ اُٹھتا ہے۔ شادی شدہ انسان کا دین و ایمان یا دھرم تکمیل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ اس گرہست آشرم کو دھارن کر کے پُن دان (خیرات) کر کے غریبوں کی مدد کر سکتا ہے۔ یگیہ وغیرہ دیگر نیک کام کر کے پرماتما کو خوش کر سکتا ہے۔ اور اولاد پیدا کر کے قانون قدرت کی تعمیل کر سکتا ہے۔ شادی کرنے سے ہی انسان کو اولاد جیسا بیش قیمت گوہر حاصل ہو سکتا ہے۔

ہر ایک مذہب میں شادی کرنے کی رسوم جُدا جُدا ہیں۔ مگر عمر کے لحاظ سے شادی تین قسم کی مانی گئی ہے۔

(۱) صغیر سنی (بچپن کی شادی) (۲) کبیر سنی (جوانی کی شادی) (۳) بڑھاپے کی شادی۔ اب ہم انہی تین شادیوں کا ذکر نیچے کریں گے۔ اور آخر آپ پر ظاہر ہو جاوے گا کہ کونسی شادی درست اور مفید ہے۔ اور کونسی شادی میں کیا کیا نقص اور خرابیاں ہیں۔

۱۔ بچپن کی شادی

بچپن کی شادی کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ لفظی معنوں سے ہی ظاہر ہے کہ بچپن کی شادی کیا ہے۔ مگر اب سوال یہ ہے کہ بچپن کی شادی کیوں اور کس طرح ہو جاتی ہے۔ یہ وہ شادی ہے۔ جو ناعاقبت اندیش والدین اپنی خوشی کیلئے کر دیتے ہیں بچوں کو ہرگز علم نہیں ہوتا کہ شادی کس جانور کا نام

ہے۔شادی کس مطلب کے لئے کی گئی۔گویا بچپن کا زمانہ ۱۲ برس تک کا ہے۔مگر
۱۲ برس تو کجا اگر آپ اعداد مردم شماری کا ملاحظہ کریں۔تو آپ پر روشن ہو جائیگا
کہ کس کس تعداد میں تین تین یا چار چار سالہ لڑکیوں کی شادی ہوئی ہوئی ہے
ان میں بعض شادیوں کے متعلق تو یہ کہنا ہی پڑے گا۔کہ وہ ضرور خلاف قانون
در پردہ کسی لالچ سے کی گئی ہے۔اور بعض والدین نے اپنا دل خوش کرنے
کے لئے گڈی گڈے کی شادی کی طرح محض کھیل کھیلا ہے۔جس کا نتیجہ یہ ہوتا
ہے۔کہ جب لڑکے اور لڑکی کو ہوش آتی ہے۔تو اس حالت میں لڑکا اگر بدکردار
نکھٹو یا عیبی نکل آیا۔تو لڑکی کی عمر تباہ ہو گئی۔خواہ وہ اندر ہی اندر اس غم
کو کھا کر اپنی ہستی کو مٹا دے۔یا کوئی برا طریقہ اختیار کرکے باپ دادا اور
سسرال کے ننگ و ناموس کو خاک میں ملا دے۔اور اگر کوئی لڑکی بدکردار
نکل آئی تو لڑکے کو اس وقت جس مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔وہی جانتا
ہے۔اس کے علاوہ اگر مزاج میں بھی ایک دوسرے کے فرق رہا۔تو پھر بھی وہی
بات ہے۔بعض حالتوں میں پسند کا خیال پیدا ہو جاتا ہے۔اگر کسی وجہ سے لڑکی
لڑکے کے پسند ہی نہیں یا لڑکی کو لڑکے سے نفرت ہے۔تو شادی کا ہونا
نہ ہونا ایک برابر ہے۔ان سے بھی بڑھ کر جو خرابی واقعہ ہوتی ہے وہ یہ ہے
کہ شادی کے بعد ان ہر دو کے ایک دوسرے پر پورے حقوق ہوتے ہیں
وہ تقریباً آزاد ہوتے ہیں۔انکو کسی قسم کا ڈر نہیں ہوتا۔اس حالت میں وہ قبل از
وقت ہی کار دنیاوی میں لگ جاتے ہیں جس سے دونوں کی طاقت تو ضائع
ہو جاتی ہے۔قاعدے کی بات ہے۔کہ جب کسی خام پھل کو توڑا جائے۔تو وہ کسی کام کا
نہیں ہوتا۔اسی طرح اوائل عمری میں ہی یہ کام شروع کر دینے سے اول تو حمل ہی قرار
نہیں پاتا۔اگر کچھ عرصہ کے بعد حمل ٹھیر بھی جائے۔تو اس کے گر جانے کا اندیشہ ہوتا
ہے۔اگر نہ بھی گرے تو اس سے جو اولاد ہو گی۔وہ بالکل کمزور اور ناکارہ ہوگی
اور ہمیشہ بیمار رہیگی ساتھ ہی انکے والدین جنہوں نے چھوٹی عمر میں۔۔

ہی اولاد پیدا کرنی شروع کر دی ہے۔ خام تخم کو توڑ کر انسانی جسم کے درخت کو خشک کر دینگے۔ اس کا وہ سایہ جس کے تلے تمام عمر آرام سے بسر کرنی تھی ۔ ڈھونڈے سے بھی نہیں ملے گا جسمانی۔ روحانی و علمی ہر قسم کی ترقی کرنے سے معذور ہو جائیگا۔ اور لڑکی جب کہ چھوٹی عمر میں بچے جننے گی۔ تو اس کی بھی وہی حالت ہوگی۔ جو کہ مرد کی ہوتی ہے۔ اور تمام عمر رو رو کر بسر کرے گی۔

جوانی کی شادی

اصل شادی ہی شادی ہے۔ جو جوانی میں کی جاتی ہے جس وقت کہ جوان آدمی اور جوان عورت کی شادی کا وقت آتا ہے۔ تو اس وقت اُن کے دل کا حال انہی سے پوچھیئے۔ اُن کی امنگوں کا اندازہ لگانا زبان قلم سے باہر ہے۔ پس یہی شادی ہے۔ جو خوشی کے دینے والی اور راحت بخشنے والی ہے جب دولھا شادی کرنے کے لئے براتیوں کے ہمراہ اپنے سسرال میں جاتا ہے تو اس کی خوشی کا ٹھکانا ہی نہیں ہوتا۔ اس کے دل میں اپنی ہونے والی بیوی کے متعلق طرح طرح کے خیالات چکر لگاتے ہیں۔ اسی وقت سے وہ اپنی پیاری بیوی کو ہر طرح سے خوش و خرم رکھنے کے وسیلے سوچنے شروع کر دیتا ہے۔ اور اور ہر لمحہ اس کا جوش محبت بڑھتا جاتا ہے منٹ گھنٹوں کے برابر اور گھنٹے دنوں کے برابر معلوم ہونے لگتے ہیں۔ اور اسی غور و خوض میں غلطاں پیچاں ہوتا ہے کہ وہ کونسی مبارک ساعت ہوگی جبکہ مذہبی رسوم کے مطابق شادی کر کے اپنی پیاری استری کا چندر مکھ دیکھ کر اس دل کو ٹھنڈا کروں گا۔ یہ تو اس کی خیالی دوڑ ہے۔ اور اس میں بھی جوش محبت میں اس قدر مخمور ہوتا ہے۔ کہ شاید ہی کسی نشہ میں سرشار ہو۔

عام طور پر بعض جگہ دیکھا گیا ہے۔ کہ جب دولھا شادی کرنے آتا ہے۔ تو اس محلہ یا گاؤں کی لڑکیاں ایک گیت گاتی ہیں جس کو کامن کہا جاتا ہے

اس گیت کا نتیجہ یہ لیا جاتا ہے کہ اس سے دولہا پر ایک قسم کا جادو چڑھ جاتا ہے جس سے اس کا دل اپنی پیاری عورت کی لگن میں مگن ہو جاتا ہے۔ لیکن کامن میں جادو نہیں ہے۔ بلکہ جوانی کی ترنگ ہوتی ہے جس سے ایک قسم کی مستی چڑھ جاتی ہے۔ برخلاف اس کے اگر بچپن کی شادی ہو تو دولہا نیند کی گود میں بیہوش ہوتا ہے۔ اور اگر بڑھاپے کی شادی ہو تو بحر فکر میں غرقاب ہوتا ہے جس قدر باتیں لکھی گئی ہیں۔ تا وقت ادائیگی رسوم شادی کی ہیں۔ لیکن جب جوان آدمی کی شادی ہو جاتی ہے اور اُسے جوان ہی عورت نصیب ہوتی ہے۔ اس وقت بھلا اس کو کس قدر خوشی ہوتی ہو گی۔

جس طرح کہ جوان مردوں کو شادی کی خوشی ہوتی ہے۔ اس سے کہیں زیادہ جوان عورت کو ہوتی ہے۔ شادی کے دن اس کے دلی خیالات کی گھوڑ دوڑ کو دیکھو تو معلوم ہو جائیگا۔ کہ سرکش کے گھوڑوں کی دوڑ کو کس طرح مات کر رہی ہے۔ اس خوشی میں بس وہ اپنے ان عزیز و اقارب کو جنہوں نے اسے پالا پوسا اور اتنی عمر تک ہر ایک ضرورت خوراک و لباس کو مہیا کیا۔ صرف اسی اُمنگ میں بھول جاتی ہے۔ کہ آج میرے دل کا مالک مجھے ملنے والا ہے۔ گو وہ اپنی ہم جنس سہیلیوں سے اپنے دلی خیالات کا اظہار نہیں کرتی تاہم اسکے بشرے سے ہی اس کی دلی اُمنگیں ظاہر ہوتی ہیں کہ جب اس کو اپنی سہیلیوں سے وہ محبت نہیں۔ اپنے عزیزوں سے وہ پیار نہیں جو محبت کہ اس کو ہونے والے خاوند کے ساتھ پیدا ہو رہی ہے سچ ہے جب لڑکی شادی کے بعد اپنے سسرال میں جاتی ہے۔ تو اُسے اپنے ماں باپ کی محبت مانند خواب دکھائی دینے لگ جاتی ہے۔

پس یہ ہے جوانی کی شادی جس سے مرد و عورت کو سچی خوشی حاصل ہوتی ہے۔ وہ باہمی مل کر زندگی کے ان آرام سے گزارے جا سکتے ہیں جب

جوڑی خوش و خرم زندگی بسر کرتی ہے۔ تو ان کی خوشی سے والدین کو بھی سچی خوشی حاصل ہو سکتی ہے۔ بچپن کی شادی سے ہرگز نہیں۔ بلکہ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ان کی خوشی غمی میں بدل جاتی ہے۔ اور اپنے کئے پر پچھتاپا کرنے لگ جاتے ہیں۔ والدین بھی اگر اپنے بچوں کی شادی سے حقیقی خوشی حاصل کرنا چاہیں۔ تو انہیں اپنی اولاد کی شادی جوانی کی عمر میں کرنی چاہیئے۔

۳۔ بڑھاپے کی شادی

گو اس کتاب سے ہمارا اصل مطلب جس کا تعلق کوک شاستر سے ہے جوانی کی شادی سے ہی ہے۔ تاہم یہ ذکر کر دینا خالی از فائدہ نہیں ہے۔ کہ یہ قبیح رسم جو بڑھاپے کی شادی ہے۔ یہ کس قدر مہلک خطرناک مرض ہے۔ جو شجر قومی کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہی ہے۔ جس طرح بچپن کی شادی سے والدین کو اور جوانی کی شادی سے خود لڑکے اور لڑکی کو خوشی حاصل ہوتی ہے اسی طرح اگر یہ کہا جائے۔ کہ بڑھاپے کی شادی کی خوشی ہمسایوں کو ہوتی ہے۔ تو کوئی بیجا بات نہیں۔ کیونکہ ہم پہلے لکھ آئے ہیں۔ کہ بڑھاپے میں تمام اعضا ڈھیلے پڑ جاتے اور تمام طاقتیں جواب دے جاتی ہیں۔ تو پھر اس حالت میں شادی کرنا چہ معنی دارد۔

بوڑھے میاں خوب دھوم دھام سے شادی کرتے ہیں۔ اس خیال سے کہ شادی سے خوشی حاصل ہو۔ مگر نتیجہ برخلاف برآمد ہوتا ہے۔ جب کسی نوجوان لڑکی سے شادی کر کے اسے اپنے گھر لے آتے ہیں۔ تو بیوی کیا آتی ہے گویا بڈھے میاں کے لئے پیغام اجل ہوتا ہے۔ قوت باہ تو پہلے ہی سلب ہو چکی ہوتی ہے۔ جب کچھ عرصہ اور کار دنیاوی کی تعمیل کی جاتی ہے۔ تو پھر میاں صاحب کی حالت بعینہ نچوڑے ہوئے کپڑے کی طرح ہوتی ہے۔ جب ہر ایک قوت جواب دے جاتی ہے۔ تو بیوی صا . . تدبیر اختیار ہوتی ہے۔ کیونکہ

پہلے سے کام ہی ایسا کیا گیا ہے کہ بی بی سیج لائق اور میاں قبر لائق۔ اگر بدقسمتی سے بوڑھے میاں کی رُوح جسم سے پرواز نہ کر گئی۔ تو پھر وہ خود ہی اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں۔ کہ ان کی بیوی کس طرح ان کی آنکھوں میں دھول جھونک کر غیروں سے ہم آغوش ہو جاتی ہے۔ یہ وہ صدمہ ہوتا ہے۔ کہ اگر چند یوم زندگی کے باقی بھی ہیں۔ تو جلد ہی کُڑھ کُڑھ کر زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اگر عورت نیک ہے۔ تو وہ بجائے ننگ و ناموس کھونے کے اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہے۔ اندر ہی اندر زہر کے گھونٹ پی پی کر اس جہان فانی سے بے مراد ہی رخصت ہو جاتی ہے۔

چھوٹا خاوند اور بڑی بیوی

یہ شادی بچپن کی شادی سے اختلاف رکھتی ہے۔ بچپن کی شادی سے اصل مراد لڑکا اور لڑکی دونوں کا نابالغ ہونا ہے۔ مگر اس میں ایک بالغ ہوتا ہے دوسرا نابالغ۔ جب کبھی کسی بڑی عمر والی بالغ لڑکی کی شادی کسی نابالغ کم عمر لڑکے کے ساتھ کر دی جاتی ہے۔ تو اُسے چھوٹا خاوند اور بڑی بیوی کہا جاتا ہے۔ اس کے متعلق کئی قصے اور ناولیں چھپی ہوئی ہیں۔ تاہم مختصر طور سے یہاں اس شادی کا نتیجہ درج کر دیا جاتا ہے۔ لڑکا تو بالکل نابالغ ہوتا ہے۔ اور لڑکی بالغ ہوتی ہے۔ لڑکے کو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا۔ کہ جو اس کی دُلہن بنائی گئی ہے۔ اس کا اس سے کیا رشتہ ہے۔ والدین جب ان دونوں کو یکجا رہنے کی آزادی دے دیتے ہیں تو جب عورت اپنے نابالغ شوہر کے پاس جاتی ہے۔ تو وہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگ جاتا ہے اگر وہ اُسے پیار کرنے کی غرض سے پکڑ بھی لے تو وہ رونا چلّاتا اور یہ کہتا ہوا دور بھاگتا ہے۔ کہ اماں مجھے مت مارو۔ اس پہ وہ بیچاری عورت نادم ہو جاتی ہے۔ اور اس کو بہت بُرا بھلا کہتی ہے۔ اور ساتھ ہی اپنے ماں باپ

کو خوب کوستی ہے۔ اگر کچھ عرصہ تک یہی حالت رہ کر لڑکے کو معمولی ہوش آ جاوے۔ اور وہ اس سڑک پر چلنا اختیار کر دے۔ تو وہ چند ہی یوم میں کچے پھل کے ٹوٹنے کی طرح بیکار ہو جاتا ہے۔ اگر لڑکا بہت ہی نادان ہے۔ تو اس کی بیوی کوئی دوسرا ہی طریقہ اختیار کر لیتی ہے۔ اس وقت اس پر شہوت کا بھوت سوار ہو جاتا ہے۔ نیک و بد کا خیال نہ کر کے اس وقت خواہ ادنےٰ آدمی ہی کیوں نہ ہو۔ یا گھر کا نوکر ہی کیوں نہ ہو۔ خوبصورت ہو یا بدصورت اس بات کا خیال نہ کر کے صرف یہ دیکھ کر کہ یہ جوان ہے۔ میری خواہش کو پورا کر سکتا ہے۔ اسی سے اپنا دل لگا لیتی ہے۔ بس پھر کیا ہے دونوں خاندانوں کی ناک قلم کر کے ایک طرف رکھ دیتی ہے بس یہ ہیں بُرے نتائج اس شادی کے۔

ایک میاں اور کئی بیویاں

کیسے ظلم کی بات ہے۔ کہ اگر کسی شخص کی عورت عین اس کے سامنے کسی دیگر شخص سے بات تک بھی کرے تو وہ اس کا سر کاٹنے کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔ مگر وہی شخص جب اپنی پہلی عورت کی موجودگی میں دوسری شادی کرے تو اس کی عورت کو کس قدر صدمہ پہنچتا ہے۔ سوتیا ڈاہ عورتوں کے واسطے ایسی لاعلاج مرض ہوتی ہے۔ کہ وہ اس کا نام سنتے ہی جلکر خاک سیاہ ہو جاتی ہیں۔ چونکہ خاوند اس کی پرواہ تک بھی نہیں کرتا۔ اس لئے وہ اندر ہی اندر جل بھن کر کوئلہ ہو جاتی ہے اب کرے تو کیا کرے یہاں تو یہی مثال صادق آتی ہے۔ کہ نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن۔ بعض تو ایسے طعون ہوتے ہیں۔ کہ دوسری شادی سے بھی طبیعت سیر نہیں ہوتی۔ تیسری چوتھی تک بھی کر لیتے ہیں جس سے تھوڑے ہی عرصہ میں بہار خزاں وارد ہو کر تمام سبز پتے خشک کر کے گرا دیتی ہے۔ تب جناب والا کو ہوش آتی ہے۔ کیونکہ دو عورتوں والے

کی مثل مشہور ہے۔ کہ "دو رناں والیا تینوں کہیاں بنیاں" لیکن یہ مثال اس وقت دی جاتی ہے۔ کہ جب ایک شخص کی دو عورتیں ہوں۔ اور وہ نہ تو انکی خواہش پوری کرنے کے قابل ہو۔ اور نہ ہی ان کی خوراک ولباس کا بندوبست کر سکتا ہو۔ چونکہ اب وہ دونوں زبردست ہو جاتی ہیں۔ ایک ایک بازو سے پکڑ لیتی ہے۔ اور دوسرے سے دوسری اور باری باری سے خوب جوت پیزار کرتی ہیں۔ جیسا کہ ہماری اس کتاب میں دو عورتوں والے شخص کی تصویر بھی دی گئی ہے یہ تو دو عورتوں کا نتیجہ ہے۔ جو اس سے بھی بڑھ جاتے ہیں۔ اُن کا نتیجہ ناظرین خود لگا لیں۔ پس اس سے حرامکاری و بدکاری بڑھنے کے سوا کچھ فائدہ نہیں ہوتا وہ سمجھتی ہیں۔ جب ہمارے خاوند کو ایک دو سے سیری نہیں۔ تو بھلا ہم اس ایک سے بھی کس طرح خوش رہ سکتی ہیں۔ اسواسطے سوائے ایک عورت کے یا ایک عورت کی موجودگی میں دوسری شادی نہیں کرنی چاہیے۔ اگر پہلی عورت سے اولاد نہ ہو۔ اور آدمی جوان عمر ہو۔ تو اس حالت میں اولاد کے واسطے دوسری شادی کرنی چاہیئے۔

بڑا خاوند اور چھوٹی بیوی

ایک تو بڑھاپے کی شادی ہوتی ہے۔ اس سے صرف یہ مراد ہے۔ کہ بوڑھے مرد کی شادی کسی جوان لڑکی سے کی جاتی ہے۔ لیکن یہاں یہ ہے۔ کہ مرد خود بوڑھا ہو خواہ جوان۔ لیکن لڑکی نابالغ ہو۔ ان دونوں کی آپس میں شادی کر دی جائے۔

ایسی شادی اکثر طمع یا دباؤ کی خاطر کی جاتی ہے۔ اگر ان ہر دو اسباب میں سے کوئی ایک بھی نہ ہو۔ تو اس کا سبب لڑکی کے والدین کی نادانی ہوتی ہے۔ اس حالت میں لڑکی کے اعضاء مکمل تکمیل تک بھی پہنچے نہیں ہوتے۔ مگر شہوت پرست نادان خاوند اس بات کی پرواہ نہ کرتا ہوا کار زنیادی کی خواہش کرتا ہے جو شرعاً قانوناً ایک خلاف معمول فعل ہوتا ہے۔ دھرم شاستر ... میں

فعل کو مہاپاپ ظاہر کیا گیا ہے۔ اس طرح لڑکی ہمیشہ کے واسطے اپنی بیاری صحت سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہے۔ کیونکہ کچھ تو پہلے ہی اُسے کئی قسم کی تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر کچھ عرصہ کے بعد کسی وجہ سے حمل بھی قرار پا جائے۔ تو چھوٹی عمر میں بچہ جننے کی تکلیف سے اس کی ٹانگیں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں۔ جسمانی طاقت ضائع ہو جاتی ہے۔ ہمیشہ بیمار رہا کرتی ہے۔ دوسرا نقص یہ ہوتا ہے۔ کہ ہمیشہ ہم عمر سے پیار و محبت ہوتی ہے۔ لڑکی کا خاوند جب عمر میں اُس سے بہت ہی بڑا ہوتا ہے۔ تو اس کی محبت اس سے کم ہوتی ہے بلکہ اس کی طبیعت ہم عمر لڑکوں کی طرف راغب ہو جاتی ہے۔ جس سے وہ کسی نشیب و فراز کا خیال نہ کرتی ہوئی اس اصل خاوند کی دشمن بن جاتی ہے۔ یا مرتھم یار گھر سے ہی بھاگ نکلتی ہے۔ بھلا اس وقت اس کے خاوند کی عزت کا کُدل کیا ہونا چاہیئے؟ کیا یہ کہنا بجا نہ ہوگا۔ کہ چھوٹی کوڑی سے بھی کم تر

وقت شادی

ہم نے پہلے شادی کی اقسام۔ بلحاظ عمر و رواج درج کر دی ہیں۔ جس سے ہر عقلمند شخص خود اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ شادی کب اور کس حالت میں کرنی چاہیئے۔ تاہم دوبارہ بتا دینا خالی از فائدہ نہیں۔ کہ جوانی کی عمر میں شادی کرنا سب سے افضل ہے۔ کیونکہ جوانی کی حالت میں انسان کا ہیرج اور استری کا رج پختہ ہو جاتا ہے۔ جس سے اولاد تندرست و طاقتور پیدا ہوتی ہے اگر آپ پُورانی تاریخ کی ورق گردانی کریں۔ تو آپ کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ آپ کے بزرگ کس قدر بہادر اور عالم ہو گزرے ہیں۔ جن کے کارناموں کو پڑھ پڑھ کر ہم پھولے نہیں سماتے۔ مگر یہ سب خوبیاں ان میں اسی وجہ سے تھیں کہ ان کے والدین کی شادیاں شاستر کے مطابق ٹھیک وقت پر ہوتی تھیں اور

ہر طرح لائق تھے۔ کبھی بھی کوئی ناجائز حرکت نہ کرتے تھے۔ ورنہ آج کل دنیا کی مردم شماری میں کس قدر اضافہ ہے۔ مگر بہادر و عالم لوگ کہیں گنتی کے ہی نظر آتے ہیں جس کی وجہ صرف مسئلہ شادی کی کم توجہی ہے۔ دہرم شاستر میں کمسنی کی شادی پُر از خطرات و نقصان دہ بتائی گئی ہے۔ اور جوانی کی شادی کو درست مانا گیا ہے۔ چکتسا شاستر میں بھی اس اصول کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اور اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ جب لڑکا اور لڑکی کامل جوانی کی حالت کو پہنچ جاویں۔ اس وقت ان کی شادی کرنی چاہیئے۔

شاستر کے مطابق ۱۶ سال کی لڑکی اور ۲۵ سال کا لڑکا شادی کے لائق ہوتے ہیں کیونکہ اس وقت تک ہر دو کا مادہ پختہ اور اعضاء بڑھ چکتے ہیں۔ ۲۵ سے ۵۲ سال تک کی عمر کا لڑکا اور ۱۶ سے ۲۵ سال کی عمر تک کی لڑکی کی شادی سب سے عمدہ شادی کہلاتی ہے۔

لڑکے اور لڑکی کی مطابقت

اوقات شادی و اقسام شادی تو ہم نے لکھ دیں۔ مگر اس کے ساتھ کچھ اور بھی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ وہ یہ کہ لڑکا لڑکی کے مطابق ہے۔ یا نہیں اس کا نام جوڑی کا میلان ہے۔ اس کے واسطے خاص طور پر احتیاط رکھنا لازمی ہے۔ کیونکہ اگر لڑکی بدمزاج ہے۔ اور اس کی شادی بھی کسی بدمزاج لڑکے سے ہی کر دی گئی تو کون کہہ سکتا ہے۔ کہ ان کی زندگی آرام سے کٹ جاوے گی۔ بلکہ شب و روز دیو اسر سنگرام ہی مچا رہے گا۔ اگر لڑکی دراز قد اور لڑکا پست قد ہو تو جوڑا درست نہیں۔ کیونکہ بوقت مباشرت لڑکی کو تسکین نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر لڑکی پست قد اور لڑکا دراز قد ہو گا۔ تو لڑکی کو تکلیف رہے گی۔ پرکرتی یعنی مزاج کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے۔ وات پرکرتی (سوداوی) عورت کی وات پرکرتی والے پُرش سے پت پرکرتی (صفراوی) والی عورت

کی پت پرکرتی والے مرد سے اسی طرح کف پرکرتی (بلغمی) عورت کی کف پرکرتی والے مرد سے شادی کرنا درست نہیں۔ بلکہ جس پرکرتی (مزاج) کی عورت ہو۔ برخلاف اس کے دوسری پرکرتی کا مرد ہونا چاہیئے۔ ورنہ اولاد اچھی پیدا نہ ہوگی۔ اگر ہوگی بھی۔ تو ہمیشہ بیمار و کمزور رہا کرے گی۔

یہاں عورت و مردوں کے اقسام کا بھی لحاظ رکھنا چاہیئے۔ جیسے کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے۔ جیسے اشو مرد اور مرگی عورت کا جوڑا اعلےٰ ہے برش مرد اور بڑوا عورت اور اشو مرد اور ہستنی یہ برابر کا میل ہے۔ لیکن برش مرد اور ہستنی عورت یہ جوڑا بھی ناقص ہے۔

اسی طرح پدمنی۔ چترنی۔ سنکھنی۔ ہستنی قسم کی عورتوں کی شادی سشک۔ مرگ۔ برشبھ۔ اشو قسم کے مردوں کے ہمراہ ہونی چاہیئے۔

زمانہ قدیم میں جب ناطہ کے لئے تلاش کی جاتی تھی۔ سب سے اول گن کرم سوبھاؤ کا لحاظ رکھا جاتا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی قدوقامت۔ خوبصورتی کو بھی مدِ نظر رکھا جاتا تھا۔ اگر لڑکی حسین ہے۔ اور اچھے گن کرم سوبھاؤ کی ہے۔ تو لڑکا بھی ایسا ہی تلاش کیا جاتا تھا۔ اگر لڑکی میں کسی قسم کا جسمانی یا صورت شکل میں کچھ نقص ہوتا۔ تو لڑکا بھی حتی الوسع ویسا ہی تلاش کیا جاتا۔ جس سے سب طرح سے آنند رہتا۔ نہ لڑکے کو لڑکی سے شکایت نہ لڑکی کو لڑکے سے گلہ مگر آج کل کیا ہوتا ہے۔ خارش سے کھائی ہوئی بدصورت یک چشمی۔ لنگڑی۔ کبڑی سیاہ فام لڑکی کے لئے جب لڑکے کی تلاش ہوتی ہے۔ تو لڑکی کے والدین یہی چاہتے ہیں کہ لڑکا ایسا حسین ہو کہ حسنِ یوسف کو بھی مات کرے۔ لڑکی خواہ الف کا نام کو کو بھی نہ جانتی ہو۔ مگر لڑکا ضرور بی۔ اے۔ ایم۔ اے۔ ہی ہو اگر ملازم بھی ہو۔ تو کم از کم انسپکٹر پولیس یا تحصیلدار یا ڈاکٹر یا کسی دفتر میں اچھی اسامی پر ہو۔ بس درپردہ ہی ایسا ناطہ کر دیا جاتا ہے کہ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ میاں بیوی کو دیکھتے ہی بیزار ہو جاتے ہیں چشم حقارت و نظر نفرت کی

اس قدر مہربانی کر دیتے ہیں۔ کہ بیوی کو دیکھنا تک بھی گوارا نہیں کرتے اگر وہ
گھونگھٹ نکال کر کھانا کھلانے بھی بیٹھ جائے۔ تو میاں صاحب کل کا کھایا ہوا
بھی قے کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ اصول کے مطابق شادی تو ہو گئی۔ اب
کریں تو کیا کریں۔ بس یہی کہ بیوی کو فوراً ہی میکے میں بھیج دیا۔ اور خود دوسری
بیوی کی تلاش میں کوشاں ہو گئے۔ اگر ایسا کسی خاص وجہ سے مناسب نہ سمجھا۔
تو بیوی تو گھر میں لونڈی کا کام کرنے لگ گئی۔ اور شوہر عیش پرستی میں پڑ گیا
اسی طرح کوئی حسین۔ خوش رو۔ با لیاقت عورت جب کسی بدصورت بیوقوف
مرد کے گلے مڑھ دی جاتی ہے۔ تو یہی حالت اُن کی ہوتی ہے۔ اب نتیجہ
ناظرین ہی اخذ کریں۔ کہ کیسے جوڑے عمدہ ہیں۔ نہ والدین کو سُکھ۔ نہ خود شادی
کرنے والوں کو راحت ہے۔ پس جوڑے کے ملان کے واسطے ہر ایک امر
پر خاصہ غور کرنا چاہیئے۔

ساتھ ہی شاستر میں بھی لکھا ہے۔ کہ شادی بہت نزدیک جگہ یا قریبی
رشتہ داری میں ہرگز نہ کرنی چاہیئے۔ ورنہ یہ ہوگا کہ جب کبھی دُلہن کو کسی
نے کسی بات سے روکا۔ خواہ وہ اس کے بھلے کی بات ہی کیوں نہ ہو۔ مگر وہ
فوراً اکھڑ جائے گی۔ اور جھٹ اپنے میکے میں چلی جاوے گی۔ اور طرح طرح کی
شکایات ظاہر کرکے اپنی حماقت سے ماں باپ کو ساس سُسر کے ساتھ لڑائی
کے لئے آمادہ کر دیگی۔ جس کا نتیجہ بہت ہی خراب ہوگا۔ اگر قریب تر خاندان میں
شادی ہو گئی۔ تو بھی ذرا ذرا سی بات پر اُن کے آگے کسی نہ کسی ذریعہ سے
شکایت پہنچتی رہے گی۔ اور باہمی رنجش بڑھ جائے گی۔ علاوہ اس کے قریبی
خون ہونے کی وجہ سے مباشرت کی طرف رجحان کم ہوگا۔ اور اولاد عمدہ نہ ہوگی
یا کوئی نہ کوئی مرض پیدا ہو جائے گا۔

کوئی صاحب عقل ان باتوں سے انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن آج کل جو
بے احتیاطی استعمال میں لائی جاتی ہے۔ اور ان امور سے بے پروائی ظاہر

کی جاتی ہے۔ یہ محض نادانی ہے۔

قیافہ کے ذریعہ مرد و عورت کے نیک و بد کی شناخت

انسان کے جسم اور اعضاء چہرہ کے خط و خال سے اس کے نیک و بد ہونے کی شناخت بآسانی کی جاسکتی ہے۔ مگر اس کام کے لئے ذرا مہارت کی ضرورت ہوتی ہے انسان کا چہرہ تو ایک آئینہ ہے۔ جو دیکھنے والے کو خود بخود ہی بتا دیتا ہے۔ کہ یہ کس قسم کا آدمی ہے۔ اگر ہو سکے تو ہر انسان کو اس سے واقفیت حاصل کرنی چاہیئے۔ یہ واقفیت وقت ضرورت بہت کام دیتی ہے۔ وہ لوگ جو فوراً ہی دوسرے کو اپنا دل دے بیٹھتے ہیں۔ یا دوستی گانٹھ لیتے ہیں۔ لیکن جب نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ تو پچھتاتے ہیں۔ انہیں اس مضمون کو خوب پڑھ کر ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ کہ وہ کسی انسان کو دیکھتے ہی فوراً اس کے نیک یا بد ہونے سے آگاہ ہو جاویں۔

یہ ایک ایسا علم ہے جس کے جاننے والا اس کے خط و خال کو دیکھتے ہی پہچان جاتا ہے۔ شریف و بدمعاش کی تمیز اسی وقت ہو جاتی ہے۔ اس علم کے ماہر جب کسی کے چہرہ سے معلوم کر لیتے ہیں۔ کہ یہ بدسیرت شخص ہے۔ تو فوراً اس سے کنارہ کش ہوتے ہیں۔ اور اپنے مال و جان کی حفاظت کر لیتے ہیں۔

چونکہ کوک شاستر کے اصول کے ساتھ اس کا گہرا تعلق ہے۔ ناطہ و نسبت میں جہاں جہاں گن کرم اور سبھاؤ کے معلوم کرنے کی ضرورت ہے۔ وہاں یہ بہت کام دے سکتا ہے۔ مگر دیکھنے والا ماہر ہونا چاہیئے۔ لیکن صرف دو ایک ہی اعضاء کو دیکھ کر نتیجہ اخذ نہیں کر لینا چاہیئے۔ بلکہ غور کے ساتھ باقی اعضاء کو بھی دیکھنا چاہیئے۔ اور اس کے بعد مقابلہ کر کے رائے قائم کرنی چاہیئے۔ کیونکہ بعض دفعہ کسی ایک عضو سے بدمعاشی ظاہر ہوتی ہے۔ تو دوسروں سے نیک سیرتی کا اظہار ہوتا ہے۔ اس صورت میں جبکہ خط و

خال زیادہ نیکی کی دلالت کرتے ہوں تو ان پر یقین کرنا چاہیئے۔ اور اس کی ایک آدھ دیگر علامت کو خیال سے نکال دینا چاہیئے۔

قیافہ دان کو سر۔ ناک۔ آنکھ۔ کان۔ دانت۔ ہونٹ۔ کندھے۔ بازو۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ گردن۔ سینہ۔ شکم و رنگ ڈھنگ حرکت رفتار۔ فربہی و لاغری اعضا کی پستی و درازی وضع وغیرہ تمام باتوں کو غور سے دیکھنا چاہیئے۔

سر۔ گول و بڑے سر کا آدمی دانشمند۔ ہر کام میں ثابت قدم ہوگا اور پکا دیانتدار ہوگا لمبے اور بڑے سر کا آدمی کم عقل سست الوجود۔ کمزور دل و حاسد ہوگا۔ چھوٹے سر کا آدمی بدنصیب و کمزور جسم ہوگا اگر سر چوڑا اور بڑا ہو وہ امیر صاحب حوصلہ۔ عورتوں سے محبت کرنیوالا اور بیحیائی کا عادی ہوگا۔

بال۔ باریک و نرم علامت ڈرپوکی کی ہے۔ چھوٹے اور سخت بال والے انسان دلیر دل۔ کم عقل اور حسن پرستی کے نمونے ہوتے ہیں۔ چکنے گھنے اور سیاہ بالوں والا شخص مستقل مزاج اور رحمدل ہوتا ہے۔ اور ہر امر میں ہر ایک قدم پھونک کر رکھتا ہے۔ اور ہر ایک کام کو خوب سوچ سمجھ کر انجام دیتا ہے۔ سیاہ مگر گھونگھر یالے بالوں والا انسان ہر ایک کام کو سرگرمی سے کرنیوالا زر دولت پیدا کرنے کی از حد کوشش کرے مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ شراب خور و فسادی اور عاشق مزاج ہوگا۔ بھورے بالوں والا آدمی صلح کل راستی پسند اور نیک کام کرنیوالا ہوگا۔ جس کی چھاتی پر بال ہوں وہ نیک و سچے دل کا اور جس کے پیٹ پر ہوں وہ بے وقوف ہوگا۔ سیاہ اور لمبے بالوں والا آدمی متلون مزاج تندرست۔ طاقتور۔ عورتوں پر ہزار جان سے فدا ہونیوالا ہوگا۔

گھنے چکنے اور سیاہ بالوں والی عورت۔ وہم و خیال کی بندی۔ ترش مزاج مگر صادق محبت ہوگی۔ سیاہ اور گھونگھر یالے بالوں والی عورت عاشق مزاج فتنہ و فساد برپا کرنے والی اور شراب سے محبت کرنیوالی ہوگی۔ سیاہ لمبے اور چکنے بالوں والی عورت ضدی۔ اور عاشق مزاج۔ جسم کی طاقتور۔ محبت میں ثابت

قدم۔ ہر وقت خوش باش اور بہت بچے پیدا کرنے والی ہوتی ہے۔ لمبے اور چکنے بالوں والی عورت خوش نصیب۔ رحم دل و نازک مزاج ہو گی۔ باحیا اور پاک محبت رکھنے والی ہو گی۔

خوبصورت بالوں والا مرد۔ جسم کا کمزور۔ اور کم عمر۔ ہر وقت سوچ و فکر میں غلطاں رہنے والا ہو گا۔ ایسے ہی بال عورت کے ہوں تو وہ راگ و رنگ اور ناچ کی مشتاق اور اپنے حسن جمال سیرت و خصال کی تعریف سن کر خوش ہو گی اور سرگرمی سے محبت کرنے والی ہو گی۔

سرخ اور دراز بالوں والا مرد مکار، دغاباز اور حاسد ہو گا۔ طبیعت میں بے چینی اور جھگڑے کا عادی ہو گا۔ اور جو روپیہ کمائیگا اُسے فضول ہی خرچ کردے گا۔ بلند ہمت اور ہر ایک کام کو انجام دیئے بغیر دم نہ لے گا۔ اگر عورت کے ایسے بال ہوں تو وہ تند مزاج۔ مغرور اور چرب زبان ہو گی کم عمر اور وعدہ کی پوری۔ عشق و محبت کی باندی۔ جسم کی مضبوط۔ مگر طبیعت ہمیشہ بے چین رہے۔

جس مرد کے سر کے اگلے حصے کے بال گر جائیں اور صاف جگہ نکل آئے جس کو ٹنڈی بولتے ہیں وہ صاحب دولت و خوش نصیب ہو گا۔ علم دوست اور حاکم مزاج ہو گا۔ اپنی عورت و بال بچوں سے محبت کرنے والا ہو گا۔ اگر کسی عورت کے ایسے بال ہوں تو وہ بدنصیب اور بدمزاج ہو گی۔

اگر کسی مرد کے پچھلے حصہ کے بال گر جائیں۔ وہ اپنے خاندان کی ہر ایک طرح سے بہتری و بہبودی کا خواہشمند ہو گا زود رنج اور ضدی ہو گا اگر کوئی اس کا حکم نہ مانے تو وہ اس پر غضب و غصہ کی نگاہ ڈالنے والا اور نہ معاف کرنے والا ہو گا۔ جنات اور بد ارواح کی تسخیر کا خواہاں اور ان پر پورا یقین رکھنے والا ہو گا۔

عورت کے ایسے بال ہوں تو وہ اپنے خاوند کی غلام اور بچوں سے محبت

کرنے والی اور خاندان نیک سلوک کرنے والی ہوگی۔

جس شخص کی پیشانی پر سے محراب نمایاں ہوں۔ وہ خوش مزاج۔ نیک خصلت سریع الاعتقاد۔ مستقل مزاج۔ باحیا اور اعتدال پسند ہوتا ہے ایسے بالوں والی عورت بھی اسی وصف کی ہوتی ہے۔ اپنے خاوند سے از حد محبت کرنے والی اور نیک دِل ہوتی ہے۔

جس کی کنپٹی پر گھنے بال ہوں۔ وہ نفس پرست اور زیادہ گو ہوگا دوسروں کی زبان پر بے اعتباری رکھنے والا ہوگا۔ مگر ایسی عورت عورتوں سے زیادہ محبت کرنے والی اور مردوں سے مُنہ چھپانے والی ہوگی۔

جس کے تمام بدن پر بہت گھنے بال ہوں وہ کُند ذہن اور طاقتور ہوگا۔ شرابی اور عیاش ہوگا۔ عورت کے ایسے بال ہوں تو وہ نحیف جِسم اور کام کاج سے دِل چُرانے والی ہوگی۔

اگر مرد کے جسم پر بال کم ہوں تو درست نہیں اور عورت کے جسم پر زیادہ بال ہوں تو وہ بھی نحوست کی علامت ہے۔

جن عورتوں کی پنڈلیوں پر زیادہ بال ہوں۔ وہ شہوت پرست دغا باز۔ زردوغلو۔ اور اپنے خاوند سے بیوفائی کرنے والی اور جھگڑے و فساد کی دلدادہ ہوتی ہیں۔

پیشانی ۔گول درمیانی پیشانی والا آدمی راست گو۔ آزاد اور نڈر ہوگا۔ سخی مرد۔ دل کا صاف۔ قول کا پورا۔ کمینہ خیالات سے پاک جس سے دوستی کرے اسکو کبھی دغا نہ دے۔ ہر بات میں ثابت قدم رہے گا۔

اگر کسی شخص کی پیشانی تنگ ہو۔ تو اسکی تمام زندگی رنج اور تکلیف میں بسر ہو۔ ساتھ ہی وہ کم عقل مفلس و بے حیا ہوگا۔

جس کی پیشانی کی اَبرو کے نزدیک کا حصہ ابھرا ہوا ہو وہ ہر وقت بیہودہ بولنے دغا و فریب کا پتلا۔ بُری عادات والا اور جھگڑالو ہوگا۔

جس کی پیشانی درمیان سے چپٹی ہو وہ کسی قدر فیاض۔ بہادر و مغرور ہو۔ دوسروں کے نشیب و فراز کو جاننے کا شائق۔ اپنی عزت کو پیار کی نگاہ سے دیکھنے والا بلکہ عزت کو جان سے بھی عزیز سمجھنے والا ہوگا: ۔

کشادہ پیشانی کا آدمی صاحب تدبیر۔ خوش نصیب۔ دانشمند اور صادق محبت کرنے والا ہوگا۔

گہری پیشانی کا آدمی بہادر۔ باہمت عالم و عاقل اور محبت کا جھوٹا دم بھرنے والا ہوگا۔

اگر عورت کی ایسی پیشانی ہو۔ تو وہ اپنے کاروبار کو خوب دل لگا کر کرے عقلمند اور صاحب حوصلہ ہو۔

دراز پیشانی والا آدمی بدقسمت مگر سادہ مزاج اور دیانتدار ہوگا اور پرہیزگار بھی اعلے درجہ کا ہوگا۔

جس کی پیشانی پر بہت سے شکن ہوں وہ غصہ ور ہوگا اور ہر وقت رنجیدہ ہی رہے گا۔

کنپٹی۔ یہ بھی پیشانی کے ساتھ ہی ملتی ہے۔ اگر کنپٹی خالی ہو اور پیشانی کی طرف اس کی ہڈیوں کا ابھار ہو۔ نیچے کی جگہ چپٹی ہو ناک سے لیکر پیشانی کے بالوں تک ایک نالی سی معلوم ہو تو انسان مسخرہ ظریف الطبع جھگڑے باز شہوت پرست۔ آوارہ گرد مگر دلاور ہوگا۔

بھویں۔ لمبی بھوؤں والا انسان متلون مزاج۔ طبیعت کا کمزور سریع الاعتقاد اور مغرور ہوگا۔ اسکی طبیعت لڑائی جھگڑے کی طرف زیادہ مائل ہوگی لیکن جب کبھی اُسے ناکامی ہو جاوے تو اس میں طاقت برداشت نہیں رہتی صبر ہاتھ سے جاتا رہتا ہے۔ اسکے علاوہ مفلس خود پسند اور بدمزاج ہوگا۔

کمان کی طرح خمدار بھوؤں والا آدمی بہادر۔ مغرور اور حسن پرست ہوگا نیکی و بدی میں سے جونسا رستہ اختیار کرے اُسی پر چلا جائے گا۔

ہموار مگر موٹی بھوؤں والا انسان دانا عقلمند۔ خوش نصیب۔ خوش مزاج۔ فیاض وسخی ہوگا۔ ہر ایک کام کو استقلال و بُرد باری سے کریگا۔

جس کی بھوؤں کے بال گھنے اور بکثرت ہوں وہ جاہل۔ کم عقل۔ بد نصیب شکی مزاج۔ تند خو۔ دغا باز۔ حیلہ ساز ہوگا۔ اس کے اندر حسد و بغض کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے ہونگے۔

اگر کسی شخص کی دونوں بھوؤں کے درمیان ترکٹی میں بہت سے بال ہوں تو وہ بد قسمت ظالم۔ حریص۔ مکار۔ دغا باز۔ دل کا سخت اور بیرحم و حاسد ہوگا جسکی بھویں آپس میں کمند کے سروں کی طرح آن ملی ہوں مگر اتصال کی جگہ پہ بال زیادہ نہ ہوں بلکہ تھوڑے اور باریک ہوں تو ایسا شخص عورتوں سے محبت و میلان رکھنے والا ہو۔ عورت کی بھویں اگر ایسی ہوں تو اس میں بھی یہی وصف ہے۔ چھوٹی اور باریک بھوؤں والا آدمی بزدل۔ فضول گو۔ اور سوائم المریض۔ اس کی کوئی بات قابل اعتبار نہ ہوگی۔

گھنگریالی اور گھنی بھوؤں والا آدمی دوستی کے قابل نہیں ہوگا۔ اور بیوقوف مزاج کا چڑچڑا۔ جھگڑالو مگر بے خوف ہوگا۔

آنکھ۔ اگر کسی شخص کی آنکھیں موٹی ہوں۔ وہ خود کو بڑا عقلمند خیال کرنے والا اور اپنے ہر ایک راز کو خفیہ رکھنے والا۔ سست الوجود۔ حاسد اور دروغ گو ہوتا ہے۔

بڑی اور چمکدار آنکھوں والا انسان باحیا اور خوش طبع ہوگا۔ فہم و عقلمند دل کا پاک و صاف اور بے خوف ہوگا۔ خواہ کوئی بات ہو۔ اس پر خوب سوچ سمجھ کر یقین لائیگا۔ یہ نہیں کہ یونہی لکیر کا فقیر بن بیٹھے۔ دشمن کو بھی دوست بنا لے گا۔ ایسے شخص کی دوستی قابل عزت و فخر ہوتی ہے جس کی آنکھیں اوپر کو چڑھی ہوئی اور چھوٹی ہوں۔ اس کا حافظہ بہت تیز ہو۔ بڑا عقلمند دانا اور نیک ہو۔ ہر ایک کام و منصوبے میں کامیابی ہو۔ جسمانی

صبح سے ہر طرح سے اچھی ہو۔ ہر ایک کام کو حسن و خوبی سے انجام دیوے۔
جس کی آنکھیں چھوٹی اور اندر کے رُخ گھسی ہوئی ہوں ۔ وہ مغرور حاسد۔ دغا باز۔ بہادر۔ بے رحم ۔ تُند مزاج ۔ فسادی۔ وہمی کینہ ور عیاش مگر حافظے کا تیز۔ بدمعاش و شہوت پرست آدمیوں سے ربط ضبط اور شریف آدمیوں سے نفرت ۔ ہر ایک کام عیاری و مکاری سے انجام دیگا۔ ایسے آدمی کی کسی بات یا کام پر اعتبار نہیں کرنا چاہیئے۔
سیاہ آنکھوں والا انسان ۔ دانا ۔ عقلمند اور سریع الاعتقاد ۔ خوش مزاج ۔ تیز حافظہ ۔ نیک و پارسا ہوگا ۔
ترچھی آنکھوں والا انسان ہر ایک کام کو باقاعدہ کرنے والا مگر سیاہ دل بدنصیب ۔ دروغ گو ۔ حیلہ ساز اور بدطبیعت ہوگا ۔
ٹیڑھی آنکھوں والا انسان نیک دل ۔ عشق و محبت کا دلدادہ ۔ لیکن کبھی اس کی نیک دلی بد دلی سے بدل جایا کرتی ہے ۔
سُرخ آنکھوں والا انسان تُند مزاج ۔ مغرور ۔ دغا باز ۔ خود غرض اور حاسد ہوگا ۔ ہر ایک کام میں دغا فریب کو جاری رکھے گا ۔ ایسا آدمی قابل اعتبار ہرگز نہیں ہوتا ۔
بڑی بڑی اور اُبھری ہوئی آنکھوں والا انسان سادہ مزاج ۔ نیکی کو جلدی قبول کرنے والا ہوتا ہے ۔
نیلی آنکھوں والا انسان ذہین ۔ ہر ایک بات کو سوچ سمجھ کر کرنے والا عیش پسند اور امیر ہوگا ۔
اگر کسی شخص کی آنکھیں بیل کی آنکھوں کے مانند ہوں تو وہ کم عقل بیوقوف اور بدنصیب ہوگا ۔ جس قدر کہ اُس کا جسم موٹا تازہ ہوگا ۔ اسی قدر زیادہ بیوقوف ہوگا ۔ حافظے کا یہ حال کہ ایک کان سے بات سُنی دوسرے سے نکال دی ۔ اُسکو دماغ تک پہنچنے کا موقعہ ہی نہیں ملتا جو اُسے یاد رہ سکے ۔

گربہ چشم یعنی بلی کی آنکھوں والا انسان دیکھنے میں تو مسکین ہوگا۔ مگر اندر سے بلی کے سے داؤ پیچ سے پُر ہوگا۔ اگر کسی سے کوئی بات کہہ دی ہے تو اس کو پورا کرنا تو درکنار اقرار کرنا بھی امر محال ہو جاتا ہے۔

ناک ۔لمبی ناک والا انسان عقلمند۔ دلیر اور بہادر ہوگا۔ ہر ایک کام کو خوب غور کے بعد کریگا۔ جس سے اُس کو کامیابی حاصل ہوگی۔ موقعہ بموقعہ نیکی و بدی دونوں سے کام لے گا۔ مگر پرہیزگار ہوگا۔

ہموار ناک والا انسان مکار۔ دغا باز۔ حیلہ ساز۔ دروغگو خود پسند ہوگا۔ اگر کسی کی ناک اول اور آخر سے تو ایک جیسی۔ مگر درمیان سے اُبھری ہوئی ہو۔ وہ نرم طبع۔ ہر ایک سے دوستی کرنے والا مگر دوراندیشی سے کام لینے والا ہوگا:۔

اگر ناک کا نیچے کا حصہ باہر کو نکلا ہوا ہو۔ تو وہ بے رحم۔ غصہ ور رنجیدہ شیخی باز۔ مغرور۔ حاسد۔ لالچی اور جاہل ہوگا۔ جس کی ناک بہت لمبی اور عقاب کی چونچ کی طرح ہو۔ وہ بڑا دانا و لائق۔ عالم اور دُور اندیش ہوتا ہے۔

کان ۔چھوٹا اور پتلا کان سب سے اچھا ہوتا ہے ایسا انسان عقلمند فہیم۔ سنجیدہ مزاج۔ کفایت شعار۔ ہر ایک سے محبت کرنے والا۔ دوستوں پر جان قربان کرنے والا ہوتا ہے۔

موٹے اور بڑے کان والا آدمی جاہل۔ نادان۔ بیوقوف اور کمینہ ہوتا ہے۔ فضول گو و بکواسی ہوتا ہے۔ بہت لمبے کانوں والا انسان بسیار خور۔ محنتی۔ یاوہ گو۔ بدمزاج مگر بہادر ہوتا ہے:۔

درمیانہ کان جو نہ بہت بڑا ہو اور نہ ہی چھوٹا ہو تو وہ نیک دل غریبوں پر مہربانی کرنیوالا۔ علم سے محبت کرنے والا اور بڑا عقلمند ہوتا ہے۔

ہونٹ ۔ باریک اور سُرخ ہونٹوں والا انسان عقلمند۔ نیک بخت اور خوش خلق۔ بدی کا دشمن اور نیکی کا دلدادہ ہوگا۔

بڑے اور موٹے ہونٹوں والا آدمی کینہ ور۔ بیوقوف کاہل اور زود اعتقاد ہوتا ہے۔ اور ساتھ ہی مکر و فریب کا پتلا ہوتا ہے۔
اگر کسی کا ہونٹ اوپر کا چھوٹا اور نیچے کا بڑا ہو۔ تو وہ بے وقوف بدنصیب کم عقل اور سست الوجود ہوگا۔
اگر اوپر کا ہونٹ بڑا اور نیچے کا چھوٹا ہو تو وہ دروغگو۔ آرام طلب کند ذہن اور مکار ہوگا۔
گداز اور ہموار ہونٹوں والا آدمی عقلمند راست گو اور وفادار ہوگا۔
نتھنے۔ باریک نتھنوں والا انسان نازک مزاج۔ محبت کا شائق ہوگا۔ کھلے نتھنوں والا بہادر۔ دلیر اور جوشیلا ہوگا۔ تنگ نتھنوں والا ڈرپوک اور کم حوصلے والا ہوتا ہے۔
دانت: جس کے دانت بہت بڑے بڑے ہوں وہ بہت بے شرم اور شراتی ہوگا۔ اگر معمول سے بڑے دانت ہوں تو وہ شخص مغرور اور دلیر ہوگا اگر دانت معمول سے چھوٹے ہوں تو وہ بے سمجھ حاسد۔ بد اعتقاد اور بہت کھانے والا ہوگا۔
جس کے دانت چھوٹے اور علیحدہ علیحدہ ہوں وہ ایماندار۔ دیانتدار حلیم الطبع و خوش خلق ہوگا۔
جس کے دانت چھوٹے اور باہم ملے ہوئے ہوں اس کی رغبت قصہ کہانیوں کی طرف زیادہ ہو۔ ہر ایک علم کے سیکھنے کا شوق رکھیگا۔
جس کے دانت نہ بہت بڑے اور نہ بہت چھوٹے ہوں اور خوب جمے ہوئے ہوں وہ تن درست۔ نیکدل اور امیر ہوگا۔ لیکن جس کے دانت ایک جیسے نہ ہوں۔ ٹیڑھے میڑھے ہوں وہ مفلس اور منگا ہوگا۔
زبان۔ لمبی اور باریک زبان والا انسان حافظے کا تیز۔ عقلمند نیکدل اور رحمدل ہر ایک سے صادق دوستی کرنیوالا ہوگا۔ اگر زبان موٹی اور چھوٹی

ہوگی۔ تو وہ کند ذہن بیوقوف دروغ گو اور مکار و بدکار ہوگا۔

آواز ۔ وزنی اور بلند آواز علامت مردانگی کی ہے۔ ایسا آدمی بلند حوصلہ مغرور و دیانت دار ہوتا ہے۔ باریک و مدہم آواز والا آدمی خوش خلق باسمجھ اور عقلمند ہوتا ہے۔ باریک مگر اونچی آواز والا انسان راست گو فہیم ذہین اور دُوراندیش و عقلمند ہوتا ہے۔

بُردباری و تحمل کی آواز والا انسان مضبوط۔ دلاور۔ بہادر۔ اور خوب جنگ جو اور تیز فہم ہوتا ہے۔

کرخت آواز کا آدمی احمق۔ بے وقوف اور سست ہوتا ہے جب آدمی کی آواز بات کرتے وقت کانپ جائے وہ دِل ودماغ اور جسم کا کمزور۔ وہمی سُست اور حاسد ہوگا۔

مُنہ ۔ کشادہ مُنہ کا آدمی دلاور۔ بہادر اور جنگ جو ہوگا۔ اگر عورت ہو تو نفس پرست اور مغرور ہوگی۔

تنگ منہ کا انسان ۔ نیکدل مگر ڈرپوک اور راست باز ہوگا۔ اگر عورت کا ایسا منہ ہو تو وہ بڑی پارسا اور شہوت پرست ہوتی ہے۔

ٹھوڑی ۔ اگر کسی شخص کی ٹھوڑی نوکدار اور اُوپر کو اُٹھی ہوئی ہو تو بڑا عقلمند اور نئی نئی تجاویز سوچنے والا اور نئی ایجادوں کا موجد ہوتا ہے۔ ہر ایک کو اپنا غلام بنانا چاہتا ہے اگر یہ کسی سے محبت کرے تو اُسکو ہرگز اعتبار نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جس طرح ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور ہوتے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی اُوپر سے تو خوب چکنی چپڑی اور دل کو لبھانے والی باتیں کرتا ہے۔ مگر اندر سے کچھ اور ہی ہوتا ہے۔ قابل اعتبار ہوتا ہے۔

گوشت سے پُر ٹھوڑی والا شخص کاہل صلح پسند۔ دیانتدار۔ راست گو اور

گوشت سے خالی ٹھوڑی والا شخص۔ بے شرم۔ ظالم۔ بے رحم۔ غصہ ور

حاسد، مغرور، فریبی، مکار، چور دید معاش ہوگا۔

چہرہ۔ اگر کسی شخص کا چہرہ گول و ہموار ہو تو وہ کند ذہن، کم عقل اور سادہ مزاج ہوگا۔ گوشت سے بھرپور چہرے والا شخص باتمیز، باسمجھ، سخی و زندہ دِل ہوگا۔ کم گوشت کے چہرے والا متلون مزاج و عقلمند ہوگا۔ اگر کسی کا چہرہ بھوؤں کی طرف سے کھلا ہوا ہو مگر ٹھوڑی کی طرف تنگ ہو جاوے وہ اپنے خانگی کاموں کو انجام نہ دے سکیگا۔ خواہ مخواہ جھگڑا مول لیگا۔ دِل کا سادہ مگر حاسد اور بدزبان ہوگا۔ اگر کسی شخص کا چہرہ پرگوشت ہو اور اُس پر شکن پڑے ہوئے ہوں تو وہ شخص جلد باز، یاوہ گو اور شراب خور، دروغگو ہوگا۔

لمبے اور پتلے چہرے کا آدمی شہ زور، مکار اور دوسروں کو تکلیف دینے والا ہوگا۔

صفراوی مزاج کے آدمیوں کا چہرہ ایسا ہوتا ہے کہ معمولی سی حرکت سے اس پر پسینہ آجاتا ہے۔ ایسا شخص بے وقوف، بدزبان، فریبی لعین اور بسیار خور ہوتا ہے۔

سوداوی مزاج والوں کا چہرہ خشک، نیلگوں ہوتا ہے۔ ایسے چہرے والے آدمی زود رنج اور چڑچڑے مزاج کے ہوتے ہیں۔

بلغمی مزاج والوں کا چہرہ سفیدی مائل ہوتا ہے۔ ایسے شخص فربہ بدن سُست الوجود اور بدکار ہوتے ہیں۔

گردن۔ لمبی گردن کا آدمی عقلمند باسمجھ اور علم دوست ہوتا ہے۔ چھوٹی گردن کا آدمی مکار، دھوکا باز، بیوقوف اور چور و رہزن ہوتا ہے۔ موٹی گردن کا آدمی انصاف پسند، راست گو، صلح جو، عقلمند اور دلاور ہوتا ہے۔

کندھے۔ جس شخص کے کندھے کمزور ہوں۔ وہ ڈرپوک، نرد اعتقاد اور کمزور دِل و دماغ ہوتا ہے۔ اگر کندھے بڑے اور موٹے ہوں تو وہ شخص بسیار خور منضبوط بدن، صادق الایمان ہر ایک کام کو خوب محنت سے کرنیوالا کند ذہن اور بدقسمت ہوتا ہے۔ خیرات بہت کرتا ہے۔ درمیانہ کندھوں

کے آدمی امیر و عقلمند ہوتے ہیں۔

جس کے کندھوں پر بہت بال پیدا ہو جاویں۔ وہ غریب رنجیدہ و تنگدست اور مفلس ہوتا ہے۔ جس کے کندھوں کی ہڈی مضبوط مگر فراخ ہو۔ وہ بیوقوف مگر بہادر ہوتا ہے۔

بازو۔ بڑے اور لمبے بازوؤں والا انسان نیک بخت و سخی مرد ہوگا۔ جس کے بازو چھوٹے ہوں وہ ایمان دار۔ خدا پرست اور سمجھ دار و حلیم الطبع ہوگا۔

سینہ۔ جس کے سینہ پر بال بہت ہوں اور کشادہ پُر گوشت ہو وہ نیک صلح جو اور دولتمند ہوگا۔ جس کے سینہ پر بال نہ ہوں اور سینہ فراخ ہو وہ عیاش و مکار ہوگا۔ جس کا سینہ گوشت سے خالی اور تنگ ہو وہ کم عقل اور بدقسمت و مفلس ہوگا۔

پستان۔ پستانوں کا قیافہ صرف عورتوں کے واسطے مخصوص ہے۔ اگر دونوں پستان ہموار اور بڑے ہوں تو وہ عورت باعصمت نیک خو اور شوہر پرست ہوگی۔ اگر پستان ناہموار ہوں۔ یعنی ایک خورد اور دوسرا کلاں تو عورت بدچلن شہوت پرست اور مکار و بسیار خور ہوگی۔

پیٹ۔ جس شخص کا پیٹ چھوٹا اور ملائم ہوگا۔ وہ پرہیزگار۔ بدقسمت جسم کا کمزور اور ڈرپوک ہوگا۔ جس کا پیٹ بڑا اور سخت ہو وہ بسیار خور و بیوقوف ہوگا۔ اور فضول گو حاسد و بے رحم ہوگا۔ درمیانہ درجہ کے پیٹ والا باسمجھ۔ لائق اور صلح کل اور نیکی مجسم ہوگا۔

ناف۔ جس کی ناف پیٹ موٹا ہونے کے سبب اندر کو گھسی ہوئی ہو یعنی گڑھے کی مانند ہو وہ دروغگو۔ شیخی باز۔ بزدل اور ہوشیار ہوتا ہے۔ جس کی ناف گول اور ہموار ہو۔ یعنی پیٹ کے ساتھ ہو وہ سعادتمند صاحب اولاد اور نیکدل ہوتا ہے جس کی ناف اوپر کو اٹھی ہو۔ وہ مفلس تنگدست

اور کم خور ہوگا۔

چوتڑ۔ جس کے چوتڑ گوشت سے پُر اور بڑے ہوں وہ بہت بہادر سخی اور نیکی کا کام کرنے والا ہوگا۔ جس کے چوتڑ کا گوشت کم ہوگیا ہو۔ ہڈیاں نکل ہوئی ہوں وہ بے وقوف کند ذہن اور مفلس ہوگا۔

ٹانگ۔ جس شخص کی ٹانگیں لمبی اور پتلی ہوں وہ بد قسمت مغرور بے وفا شیخی باز۔ مگر فیاض ہوگا۔

چھوٹی و گوشت سے پُر ٹانگوں والا آدمی بہادر اور مضبوط دل ہوگا۔ اور درمیانی ٹانگوں والا شخص راست گو۔ نیکدل۔ خوش خلق ہوگا۔

پاؤں۔ لمبے پاؤں والا شخص بیوقوف۔ بسیار خور اور مضبوط ہوگا پتلے اور ملایم پاؤں والا تیز فہم۔ عقلمند اور کمزور مگر نیک دل ہوگا۔ لمبے و چوڑے پاؤں والا کند ذہن۔ فسادی اور طاقتور ہوگا۔ چھوٹے چوڑے چوڑے پاؤں والا شخص مغرور۔ حاسد۔ مکار۔ فریبی اور بے شرم ہوگا۔

ہتھیلی۔ جس کی ہتھیلی صاف ہو اور اس پر خط کم ہوں تو وہ صاحب اولاد و دولتمند۔ جس کی ہتھیلی گوشت سے پُر ہو۔ وہ بہادر اور تلوار کا دھنی مگر خود پسند ہوگا۔ ناہموار ہتھیلی جس پر بہت شکن ہوں۔ ایسا آدمی بدبخت و مفلس اور وہمی ہوگا۔

انگلیاں۔ جس کی انگلیاں لمبی ہوں وہ تندرست رہے۔ اور بہت سال زندگی کے مزے لوٹے۔ جس کی انگلیاں چھوٹی اور ملائم ہوں۔ وہ نہایت عقلمند اور خوش نصیب ہو۔ جس کی انگلیاں ٹیڑھی ہوں وہ بدمعاش عیار عیاش اور چور ہو۔

ناخن۔ سفید یا زرد رنگ کے ناخن ہوں تو ایسا شخص طرح طرح کی امراض میں مبتلا ہو۔ سُرخ رنگ کے ہوں تو تندرست اور عالم و عقلمند ہو۔ سیاہ رنگ کے ہوں تو بے وقوف۔ حاسد اور دروغگو ہوگا۔

قد۔ لمبے قد کا آدمی اگر موٹا بھی ہو تو بے وقوف مگر جسم کا مضبوط اور ضدی ہوگا۔ اور اگر قد لمبا ہو مگر پتلا ہو تو وہ کئی قسم کے خیالات کو ہر وقت سوچتا رہے گا۔ مگر ہر ایک کام میں ناکامی ہو۔

کوتاہ قد کا آدمی اگر موٹا ہو تو وہ انتقام لینے میں ہر وقت ڈٹا رہے گا حاسد، مغرور۔ فضول گو۔ دروغگو اور بدی کرنے والا ہوگا۔ کوتاہ قد کا آدمی اگر پتلا ہو تو وہ عقلمند۔ بہادر اور ہر ایک سے محبت کرنے والا اور دشمنوں کے قصوروں کو معاف کرنے والا ہوگا۔

رفتار۔ جو شخص چلتے وقت چھاتی کو تان کر چلے۔ وہ ہر ایک بات کو آسانی سے قبول کرنے والا۔ ہر ایک کے ساتھ محبت سے پیش آنے والا زندہ دل اور خوش طبع ہوتا ہے۔

جو شخص جوانی کی عمر میں ہی ذرا جھک کر چلے وہ محنتی اور ہر ایک بات کو غور و خوض کے بعد قبول کرنے والا ہوتا ہے۔

ٹیڑھی چال چلنے والا آدمی اپنے بڑوں کی بے عزتی کرتا ہے اور آہستہ آہستہ چلنے والے شخص کا چہرہ رنج و ملال سے سست اور حافظہ خراب اور کند ذہن ہوتا ہے۔ جو شخص جلدی جلدی چلے وہ ہر ایک کام کو ثابت قدمی سے کرنے والا ہوتا ہے۔ جو شخص راستہ چھوڑ کر اسکے کنارے پر چلتا ہے وہ شخص بدچلن۔ مغرور اور حاسد ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص چلتے وقت سر نیچا کر کے اور نگاہ کو زمین پر جما کر چلتا ہے تو وہ وہمی۔ مفلس و بدقسمت ہوتا ہے۔

گفتگو۔ جو شخص بروقت گفتگو کسی قسم کی حرکت نہیں کرتا اور صاف و با مطلب گفتگو کرتا ہے وہ عقلمند۔ کفایت شعار اور ہر ایک کام کو حسن و خوبی سے انجام دینے والا۔ صادق الایمان محنتی و سخی دل ہوتا ہے جو شخص گفتگو کے وقت اپنے ہاتھ۔ پاؤں۔ بازو یا سر کو بے موقع ہی حرکت دیتا ہے

یا اُچھل اُچھل کر گفتگو کرتا ہے۔ وہ بے وقوف۔ شہوت پرست۔ خود غرض و خود پسند اور متلون مزاج ہوتا ہے۔

جو شخص گفتگو تیز زبانی سے کرتا ہے۔ وہ حاسد مغرور ہوگا۔ اُس کی کوئی بات قابل اعتبار نہ ہوگی۔

ڈاڑھی۔ جس کی ڈاڑھی بالوں سے پُر ہو اور ایک جیسی ہو وہ نیکدل ہر ایک سے ملنساری سے پیش آنے والا اور بُرا دیانتدار ہوتا ہے۔

جس کی ڈاڑھی کے بال کم ہوں اور ڈاڑھی چھوٹی ہو۔ وہ بدمزاج۔ حاسد۔ غصہ ور۔ معمولی سی بات سے فوراً ناراض ہوجانے والا بہت سے آدمیوں میں بیٹھنا نہ پسند کرنے والا ہوتا ہے۔ جس کی ڈاڑھی بالکل نہ ہو۔ اُس کا دل و دماغ کمزور ہوتا ہے۔ مردانگی و حوصلہ بالکل معمولی ہوتا ہے اگر عورت کے ڈاڑھی ہو تو وہ منحوس ہوتی ہے۔

تل کے ذریعہ قیافہ

جہاں جسم انسانی کے اعضا کی ڈیل ڈول تناسب و متناسب سے اس کے نیک و بد کا حال جانا جاتا ہے۔ اسی طرح جسم انسان پر جو سیاہ رنگ کا داغ سیاہ تل کی مانند ہوتا ہے۔ وہ بھی انسان کے نیک و بد بخت کی علامات ظاہر کرتا ہے۔ دانا لوگ ان کو دیکھ کر بہت کچھ نتیجہ اخذ کرلیتے ہیں۔ اسی واسطے اس کو مفصل طور پر نیچے درج کیا جاتا ہے۔

(۱) اگر پیشانی کی سیدھی جانب تل ہو تو وہ دولتمند ہوتا ہے اُلٹی جانب ہو تو وہ مفلس اور اپنے ارادوں میں ناکامیاب ہوتا ہے۔

(۲) اگر کسی کی سیدھی بھوؤں پر تل ہو تو اس کی شادی کسی خوش نصیب اور خوبصورت عورت کے ساتھ ہوگی۔ اگر ایسا تل عورت کے ہو تو اسکی شادی

بھی کسی دولتمند جوان ۔ طاقت ور اور خوبصورت شخص کے ساتھ ہوگی۔ اگر بھوؤں کے درمیان ہو تو وہ بڑا صاحب حوصلہ و خوش نصیب ہوتا ہے۔ ایسی عورت وفادار ہوتی ہے ۔

(۳) جس کی آنکھ کے اندر کے رُخ تل ہو ۔ وہ محنتی ہوگا ۔ مگر حاسد اور کینہ ور ہوگا ۔ ایسی عورت خوش مزاج ہوگی ۔ اگر باہر کے رُخ ہو ۔ تو نیک عقلمند سخی اور کینہ پرور ہوگا ۔ عورت کے ہو تو شوہر پرست ہوگی ۔

(۴) اگر کسی کے داہنے رخسار پر تل ہو تو وہ صاحب نصیب اور دولتمند ہو کبھی بھی مفلسی کے پنجہ میں گرفتار نہ ہو ۔ اگر ایسا تل عورت کے ہو تو اُسے خوش نصیب شوہر ملے ۔ جس کے بائیں رخسار پر تل ہو ۔ وہ مفلس و تنگ دست رہے ۔ اگر عورت کے ہو تو اس کی شادی کم سن شوہر کے ساتھ ہو ۔ سسرال میں جا بسے تو دنگہ فساد ہوتا رہے ۔

(۵) اگر کسی کے ذقن یعنی ٹھوڑی پر تل ہو ۔ تو وہ خوشحال اور خوش طبع ہو اور ہر ایک سے مروت کرنے والا ہوتا ہے ۔ اگر عورت کے ہو ۔ تو بڑی خوش قسمت اور نیک و پارسا ہوتی ہے ۔

(۶) جس کے ہاتھ کی اُلٹی ہتھیلی پر تل ہو ۔ وہ بڑا دانا اور عقلمند ہوتا ہے اگر سیدھی ہتھیلی پر ہو تو وہ بڑا دولتمند ہوتا ہے ۔

(۷) اگر کسی کی کلائی پر تل ہو ۔ تو وہ بڑا دولتمند اور صاحب حوصلہ ہوتا ہے اور اس کے دوست بے تعداد ہوتے ہیں ۔ اگر کلائی اور کہنی کے درمیان بہت سے تل ہوں تو وہ خوشحال رہے اور عمر کے حصہ اول میں بہت سا انقلاب دیکھے ۔ اگر کلائی اور انگلیوں کے درمیان تل ہو ۔ تو فہم و ذکاوت کی علامت ہے ۔

(۸) اگر کسی کے سینہ پر تل ہو اور اُس پر بال بھی ہوں تو وہ شاعر ہو اگر ایسا تل عورت کے ہو تو وہ بڑی ذہین ہو ۔ محبت میں سرگرم اور عشق میں

ثابت قدم رہنے والی ہو۔

(۹) اگر کسی کی بغل میں تل ہو تو وہ کم عقل ہو اور ہر کسی سے لڑائی جھگڑا کرتا رہے۔

(۱۰) گردن پر تل کا ہونا دانشمندی کی علامت ہے۔

(۱۱) اگر کان پر تل ہو تو اعلےٰ رتبہ حاصل ہو۔ بہت سا زر و مال دستیاب ہو۔ بعض پانی میں ڈوب مرتے ہیں۔ سیدھے کان پر تل ہو تو عمر دراز ہو۔ اگر کان بر رخسار کی طرف تل ہو تو اس کی عمر بہت کم ہو۔ ایسا تل عورت کے ہو تو وہ ہمیشہ رنج و فکر میں ڈوبی رہے۔ اور جو اولاد اُس کے گھر پیدا ہو وہ بدخلق ہو۔

(۱۲) اگر کسی کے اُلٹے قدم پر تل ہو تو وہ دوسروں کی آزار رسانی کا خواہشمند ہو۔ اُس کا اعتبار ہرگز نہ کرنا چاہیے۔ اگر سیدھے قدم پر ہو تو فہیم عقلمند ہر ایک سے مذہبی معاملات پر سرگرمی سے بحث مباحثہ کرنے والا ہو۔ اگر ایسا تل عورت کے ہو تو وہ متلون مزاج اور مکار ہو۔

(۱۳) اگر کسی مرد یا عورت کے دائیں ہاتھ پر تل ہو تو اُن کے گھر بہت اولاد پیدا ہو۔ اور اقبال مندی کی علامت ہے۔

(۱۴) اگر کسی مرد کے لب پر تل ہو تو وہ دانشمند اور صاحب اقبال ہو اور خوش مزاج ہو۔ اگر ایسا تل عورت کے ہو تو اُس کو دولتمند خاوند ملے اور اُس کے گھر لڑکے پیدا ہوں۔

(۱۵) جس کے سیدھے بازو پر تل ہو وہ درد نگوار اور بے دھڑک ہو عورت کے اگر ایسا تل ہو تو اپنی عصمت کی حفاظت اور قدر کرنیوالی ہو اگر الٹے بازو پر ہو۔ تو وہ مرد نیک۔ بہادر۔ دلاور۔ اور سخی دِل ہو۔ عورت کے ہو تو اُسے نیک خاوند ملے۔

(۱۶) اگر کسی کے گھٹنے پر تل ہو تو وہ مالدار ہو۔ اگر عورت کے ایسا تل ہو تو اس کے گھر اولاد بکثرت پیدا ہو۔

(۱۷) شکم پر تل کا ہونا بسیار خوری کی علامت ہے۔ اگر عورت کے ایسا تل ہو تو نازک مزاجی کی علامت ہے اگر کسی کے پیٹ کے نچلے حصے پر ہو تو وہ ڈرپوک اور کمزور ہو۔

(۱۸) اگر کسی کے گلے پر باہر کے رخ تل ہو تو اُسے دم کشی کا عارضہ ہو صاحب عزت و دولت ہو اگر اندر کے رخ ہو تو سسرال سے بہت مال و مال ملے۔

(۱۹) اگر سینہ کے درمیان تل ہو تو خوش نصیبی کی علامت ہے اگر سینہ پر سیدھی جانب تل ہو تو اسکے گھر بہت سی لڑکیاں پیدا ہوں۔ اگر سینہ پر الٹی جانب تل ہو تو وہ اپنے ارادوں میں کامیاب رہے۔

(۲۰) اگر ٹانگ پر تل ہو تو بے پرواہی کی علامت ہے۔

(۲۱) اگر کسی کی سیدھی ران پر تل ہو تو اس کو باوفا عورت ملے سسرال سے بہت سا زر و مال ملے۔ عورت کے ہو تو نیک خاوند سے شادی ہو۔ الٹی ران پر ہو تو مفلسی کی علامت ہے۔ عورت کے ایسا تل ہو تو وہ ہمیشہ حیران و پریشان رہے۔

(۲۲) اگر کسی مرد کے ٹخنے پر تل ہو۔ تو وہ خود پسند اور شوقین پارچات پوشیدنی ہو۔ اگر یہ تل عورت کے ہو تو وہ محنتی اور جفاکش ہو۔

برہمچریہ اور اُس کی فضیلت

برہمچریہ ایک برت ہے جو ہر ایک انسان کو کم از کم ۲۵ برس کی عمر تک دھارن کرنا چاہیئے۔ اس کا اصل مطلب یہ ہے کہ ویریہ یعنی منی کی حفاظت کی جاوے۔ اس کو قبل از وقت صرف نہ کیا جاوے۔

ہر ایک مذہب میں اس برت کی قدر کی جاتی ہے مگر ہندو شاستروں

میں اسکی جس قدر تشریح اور ضرورت درج ہے۔ شاید ہی کسی اور نے ایسی کی ہو۔ اب آپ حیران ہونگے کہ یہ ویریہ یا منی کیا شئے ہے۔ جس کی بابت تمام مذاہب کے بزرگوں نے زبردست قلم اٹھایا ہے۔ اور بار ہا اس کی حفاظت کے لئے زور دیا ہے۔

ویریہ یعنی منی سات دھاتوؤں میں سے ایک دھاتو ہے دھاتو کے لفظی معنے جسم کو قائم رکھنے والی اشیاء کے ہیں۔ دھاتوؤں کے متعلق شاستر میں سنسکرت شلوک آتے ہیں۔

ان شلوکوں کا ترجمہ حسب ذیل ہے :۔

ترجمہ :۔رس۔ خون۔ گوشت۔ چربی۔ ہڈی۔ مجا اور شکر یعنی منی یہ سات دھاتو پت کے تیج یعنی حرارت غریزی سے پک کر یکے بعد دیگرے ایک سے ایک پیدا ہوتا ہے۔ یعنی رس سے خون اور خون سے گوشت اور گوشت سے چربی اور چربی سے ہڈی اور ہڈی سے مجا اور مجا سے شکر یعنی منی پیدا ہوتی ہے۔ اس کی تفصیل نیچے درج کی جاتی ہے۔

جو کچھ کہ خوراک ہم روزانہ کھاتے ہیں وہ سب سے پہلے معدے میں جاتی ہے اور وہاں جاکر پکتی ہے جہاں اس کا رس بنتا ہے اور انتڑیوں میں چلا جاتا ہے۔ جہاں سے پاخانہ اور پیشاب علیحدہ علیحدہ ہو کر اپنے اپنے مقام کی طرف جاتے ہیں۔

یہ اس رس کا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ کثیف حصہ ہوتا ہے لیکن جب یہ حرارت غریزی سے پکتا ہے تو اس کا لطیف حصہ خون بنتا ہے اور اس کے پکتے وقت جو میل باقی رہتی ہے وہ بلغم ہوتی ہے۔

زبان کا جل آنکھ کا جل اور رخساروں کا جل یعنی پانی یہ بھی رس دھاتو کے میل ہوتے ہیں۔ اب خون پھر حرارت غریزی سے پکتا ہے جس کا کثیف حصہ تو خون ہی رہتا ہے اور لطیف گوشت بن جاتا ہے۔ رنجک پت یعنی

یہ خون کا میل ہوتا ہے۔ جب گوشت اسی طرح پکتا ہے تو اس کا کثیف حصّہ گوشت رہتا ہے اور لطیف حصّہ مید یعنی چربی بنجاتا ہے۔ کان کا میل گوشت کا میل ہوتا ہے جو اسکے پکتے وقت فضلہ رہتا ہے۔ جب چربی پکتی ہے تو اُس کا کثیف حصّہ چربی ہی رہتا ہے۔ اور لطیف حصّہ ہڈی بنتا ہے۔ پسینہ اندری یعنی قضیب کی سفید غلاظت زبان اور دانت کی میل۔ یہ چربی کا فضلہ یعنی میل ہوتے ہیں اب ہڈی پکتی ہے۔ جس کا کثیف حصّہ ہڈی رہتا ہے۔ اور لطیف حصّہ مجا (مجو) بن جاتا ہے۔ بدن کے بال اور ناخن اسی کا فضلہ ہوتے ہیں جب اس طریق سے مجا پکتی ہے۔ تو اس کا کثیف حصّہ مجا ہی رہتی ہے اور لطیف حصہ بیرج بن جاتا ہے۔ آنکھوں کی چیپ اور مُنہ کی چکنائی یہ میل بنتے ہیں منی یعنی بیرج میں حرارت غریزی اپنا کام کرتی ہے۔ اس صورت میں بیرج کا کثیف حصّہ بیرج ہی ہوتا ہے اور لطیف حصہ اوج بنتا ہے اور یہ بیرج کا لطیف حصّہ کوئی اور اشیا پیدا نہیں کرتا۔ مُنہ کے کیل اور داڑھی مونچھ کے بال یہ شکر یعنی بیرج کے پکتے وقت بنتے ہیں۔

شاستروں میں اسکے متعلق اشلوک آتا ہے۔ جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

ترجمہ۔ رس وغیرہ سات دھاتو حرارت غریزی سے پک کر سلسلہ وار ایک مہینہ کے بعد منی کو پیدا کرتے ہیں۔ اور اسی طریقہ سے ایک مہینہ کے بعد عورتوں میں خون حیض بنتا ہے۔

اب یہ جو بیرج بنا جسم کے ہر ایک عضو کے ہر حصہ میں رہ کر اسکی پرورش کرتا اور تقویت دیتا ہے۔ اب آپ کو اندازہ لگانا چاہیئے۔ کہ یہ کیسی قیمتی چیز ہے۔ اور اس کی حفاظت کی کس قدر ضرورت ہے۔

بیرج یا منی انسان کے جسم کے ہر حصہ میں ہوتی ہے۔ اور اس سے جسمانی و روحانی طاقت بنا رہتی ہے۔ یہ منی بچوں میں بھی اسی طرح بنتی ہے

جس طرح کہ جوان آدمیوں میں ہیں۔ مگر چونکہ انکے اندر شہوانی خیالات نہیں ہوتے جس سے جوش پیدا نہیں ہوتا ورنہ یہ ظاہر ہوتی ہے۔

جس طرح آک کی کسی شاخ یا پتے کو خواہ کسی جگہ سے توڑا جاوے تو اس سے دودھ نکل آتا ہے اسی طرح یہ جسم کے ہر حصہ میں رہتی ہے۔ یا یہ کہ ہم دودھ میں تمیز نہیں کر سکتے کہ مکھن کس حصہ میں ہے مگر در اصل وہ تمام دودھ میں پوشیدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ منی بھی سمجھنی چاہیئے۔

اسی واسطے برہمچاری کو بار بار ہدایت یہی کی گئی ہے کہ جہاں تک ہو سکے وہ اپنی حفاظت کرے۔ کیونکہ یہ سنسکار کے بعد برہمچاری کو اپنے گورو کے پاس ودیا پڑھنے کیلئے بھیجدیا جاتا ہے۔ جہاں اسکو ایسی طرح اس برت کو دھارن کرنا پڑتا ہے کہ ہر روز اپنے گوروسے علم سیکھے اور کسی عورت کا منہ نہ دیکھے بلکہ کبھی خیال بھی نہ لاوے کہ عورت کوئی چیز ہے۔ کیونکہ عورت ایک ایسی چیز ہے کہ جس کے دیکھنے سے یا خیال کرنے سے انسان کے اندر ایک قسم کا جوش پیدا ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے کہ منی خود بخود ہی باہر نکلنے کی کوشش کرتی ہے مگر جو پورے برہمچاری ہوتے ہیں اور برہمچریہ کے اصولوں پر پوری طرح سے کاربند ہوتے ہیں۔ وہ عورت کو اتفاقاً دیکھ لینے پر بھی پورے ضبط سے کام لیتے ہیں۔ اور اپنے برہمچریہ میں نقص نہیں آنے دیتے۔

برہمچاری کے واسطے بیرج کا خواب میں بھی نکل جانا مہاپاپ ہوتا ہے۔ اسی واسطے برہمچاری کے لئے شاستر کا حکم ہوتا ہے۔ کہ وہ نرم بستر بالذیذ و مقوی غذاؤں کا استعمال نہ کرے۔ یہاں تک کہ دھوپ میں چھتری نہ لگائے پاؤں میں جوتا نہ پہنے۔ پاؤں کی حفاظت کیواسطے لکڑی کی کھڑاؤں کا استعمال کرے۔ اور بھی ایسے طریقے اختیار نہ کرے۔ جس سے جسم کو سکھ ہو۔ جس کی وجہ سے خیالات فاسد ہوں۔

اب ہم برہمچرج کے متعلق مضمون کو یہاں زیادہ طول نہیں دیتے دوسری جگہ اسکی خوبیاں اور حفاظت کے قواعد اور ناجائز خرچ کے نقصانات بتائیں گے یہاں صرف تمثیلی طور پر اس کی فضیلت کو ظاہر کرتے ہیں :

جب بھیشم پتامہ کے والد راجہ شانتن ستیہ وتی کے ساتھ شادی کرنے لگے تھے اسوقت ستیہ وتی کا والد اپنی لڑکی کی شادی راجہ شانتن کے ہمراہ کرنے پر رضامند نہ تھا۔ وجہ یہ تھی کہ راجہ شانتن کی پہلی شادی سے فرزند بھیشم پتامہ تھے۔ اس کا خیال تھا کہ اگر میں اپنی لڑکی کی شادی کر دونگا تو راج بھیشم پتامہ کو ہی ملنا ہے۔ میری لڑکی کی اولاد اس کی غلام بنکر رہیگی۔ اس نے کہا کہ اگر آپ یہ وعدہ کریں کہ میری لڑکی سے جو لڑکا پیدا ہوگا آپ اسی کو راج دینگے۔ تو میں بڑی خوشی سے شادی کر دیتا ہوں۔ راجہ نے بھیشم پتامہ کو اسکے حق سے محروم رکھنا مناسب نہ سمجھا۔ مگر ادھر ستیہ وتی کا پریم بھی زبردست تھا اسی وجہ سے بحر غم میں غوطے کھانے لگا۔ جب بھیشم پتامہ کو اپنے باپ کی اس حالت کو دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ تو وہ دیکھکر نہایت متفکر ہوئے دریافت کرنے پر جب معلوم ہوا کہ ستیہ وتی کے باپ نے راجہ سے اس شرط پر شادی کرنا منظور کیا ہے کہ میں راج سے دستبردار ہو جاؤں۔ تو اس نے باپ کی اس تکلیف کو رفع کرنے کے واسطے خود ستیہ وتی کے باپ سے جا کر کہا کہ میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں راج قبول نہیں کرونگا اور آپ کی لڑکی سے جو اولاد پیدا ہوگی۔ وہی راج کی مالک ہوگی۔

اسکو اس سے بھی تسلی نہ ہوئی اور اس نے کہا۔ کہ فرض کیا آپنے اپنے وعدہ کو پورا کر دیا۔ مگر آپکے گھر جو اولاد پیدا ہوگی۔ دھرم شاستر کے مطابق وہ بھی اس راج کی حقدار ہوگی۔ اور آخر اس راج کو حاصل کرنے کے لئے وہ ہر طرح کی کوشش کریگی۔ جس سے پھر بھی میری لڑکی کی اولاد کو محروم رہنا پڑیگا۔ تب بھیشم پتامہ نے عہد کیا کہ میں تمام عمر شادی نہیں کرونگا۔

اس پر راجہ کی شادی ہو گئی۔ اور بھیشم پتامہ جی نے ہمیشہ کے لئے برہمچریہ دھارن کیا۔ اسی برہمچریہ کی برکت تھی جو جنگ مہابھارت میں کوئی بھی اُن کو نیچا نہ دکھا سکتا تھا۔ اُن کا استقلال۔ اُن کی شہ زوری اور عالمانہ قابلیت حد درجہ کی تھی۔

جتی مہابیر کو لیجئے۔ جن کی ماتا کا نام انجنا اور پتا کا نام پون تھا رامائن کے جنگ میں انہوں نے کیسے کیسے کارہائے نمایاں کئے وہ شکتی کے بل سے سمندر کو پار کر کے لنکا جا پہنچے۔ راستہ میں کئی خوفناک راکھشسوں سے مقابلہ کیا جنکو نیچا دکھایا۔ جب اشوک باغ میں پہنچکر رانی سیتا کی آگیا سے باغ میں پھل و پھول کھانے کیلئے گئے تو جو محافظ راکھشس اُن کو روک ٹوک کرتے تھے۔ اُن کی خوب گت بنائی اور بڑے بڑے درختوں کو جڑوں سے اکھیڑ کر پھینک دیا اور باغ کو برباد کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے لنکا کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا۔ جب میگھ ناد گرفتار کر کے مہاراجہ راون کے دربار میں لے گئے تو اُس نے جسقدر ربیانہ گفتگو اور بے خوفی وہاں ظاہر کی۔ وہ رامائن کے مطالعہ کرنے والوں سے پوشیدہ نہیں ہے۔ پھر جب میگھ ناد کے ہمراہ جنگ کرتے وقت لچھمن جی کو غشی آگئی۔ تو مہابیر جی کا ہی کام تھا کہ اس وقت سنجیونی بوٹی کی تلاش میں جانا۔ اور بوٹی کو نہ پہچان کر پہاڑ کو ہی اُٹھا لانا۔ یہ ہے برہمچریہ کی طاقت۔

رامائن کے جنگ میں راون کا بیٹا میگھ ناد جب جنگ کرنے کیواسطے میدان جنگ میں آیا تو تمام بہادروں کے دل ٹوٹ گئے۔ آخر مہاراجہ رامچندر جی کی آگیا سے لچھمن جی اسکے مقابلہ پر ڈٹ گئے۔ اور اسکو صفحہ ہستی سے نیست نابود کر دیا۔ چونکہ میگھ ناد کو بر ملا ہوا تھا۔ کہ جو چودہ برس تک لگاتار برہمچاری رہا ہوگا۔ وہی تم کو مار سکے گا۔ سو یہ تمام اوصاف اسوقت صرف لچھمن جی میں ہی تھے۔ کہ انہوں نے اپنے برہمچریہ کی طاقت سے ایک ایسی ہستی کو ہمیشہ

کے واسطے تختہ زمین سے ہٹادیا۔ جس کے مقابلہ کا تمام دنیا پر بھی کوئی انسان نہ تھا۔

جس وقت ہندوستان میں بدھ مذہب کا زور ہو گیا۔ تمام رعیت و راجہ بدھ مذہب کے ہی پیرو کار ہو گئے۔ اس وقت سوامی شری شنکر اچاریہ جی نے برہمچریہ کی برکت سے پہلے علم میں کمال حاصل کیا اور بعد بدھ مذہب کی بیخ کو ہی اکھاڑ کر علیحدہ رکھ دیا۔ تمام لوگ اُسکے اپدیش سے پھر ویدوں پر یقین لائے اور پرماتما کے اُپاسک بن گئے۔ بڑے بڑے راجہ مہاراجہ اُنکے مطیع ہو گئے۔ اور اُن کے اپدیش سے ویدوں کی عظمت کو ماننے لگے۔ جائے غور ہے کہ ایک اکیلا انسان تمام سلطنت کے مقابلہ میں کس طرح کامیاب ہوا۔ یہ سب برہمچریہ ہی کی برکت تھی۔ جس کی وجہ سے انہوں نے پہلے پورن ودیا حاصل کی اور پھر اس ودیا کے بل سے شاستراتھ میں سب کو نیچا دکھایا۔

ایک برہمچاری کاٹھیا واڑ گجرات سے روانہ ہو کر ہندوستان کے تمام صوبوں میں چکر لگانے لگا۔ اور ودیا کا ناش ہوتا دیکھ کر اس کے دل کو بڑا صدمہ پہنچا۔ اس نے کمر بستہ ہو کر ودیا کے پرکاش کو اپنے ہاتھ میں لیا اور ہندو دھرم کی حفاظت کے واسطے اپنا تن من ارپن کر دیا۔ ہزاروں مصیبتیں برداشت کیں مگر ستیہ کے اُپدیش کو نہ چھوڑا۔ ایشور نے عین وقت پر ان کو اس کام پر تعینات کیا۔ بیشک تمام ہندوستان کے لوگ آج شب و روز حضرت عیسیٰ مسیح کے گیت گاتے ہی سنائی دیتے یہ کون تھے۔ غالباً آپ اُن مقام روانگی کے نام کو پڑھ کر سمجھ گئے ہونگے۔

یہ شری سوامی دیانند سرسوتی تھے۔ جنہوں نے اپنے برہمچریہ بل سے ہندوستان میں تہلکہ مچا دیا تھا۔ آج بے تعداد انسان انکے اپدیش و تعلیم سے فیضیاب ہو کر ملک و قوم کی سیوا بجا لا رہے ہیں۔ اور گھر گھر میں وید بانی کا اُچارن ہو رہا ہے۔ وہ لوگ جو آج ناستک نظر آتے۔ ویدوں کو جان

سے بھی عزیز سمجھتے ہیں۔ صرف ہندوستان میں ہی نہیں۔ بلکہ غیر ممالک میں بھی جاکر انہوں نے ویدوں کی عظمت کا پرکاش کر کے بتا دیا ہے کہ ہندوستان شروع زمانہ سے ہی تہذیب و اخلاق کا منبع رہا ہے۔ اور اب بھی کم نہیں دیکھا جاتا۔ برہمچاری جیسا کام کرنا دوسرے کسی کی کیا طاقت ہے۔

یہ مثالیں تو کچھ بہت پرانی اور کچھ نزدیک کی ہیں۔ مگر حال میں ہی پروفیسر رام مورتی نے یہ ثابت کر دکھایا تھا کہ برہمچریہ ایک ایسی طاقت ہے جسکے ذریعہ سے انسان موٹروں کو روک سکتا ہے۔ کئی من وزنی پتھر کو اپنی چھاتی پر رکھ کر اس پر آہنی ہتھوڑوں کی چوٹیں لگوا کر تڑوا سکتا ہے اور آدمیوں سے پُر چھکڑے کو اپنے جسم پر سے گذار سکتا ہے۔ آہنی زنجیروں کو بازوؤں کی طاقت سے توڑ سکتا ہے۔

اس کے علاوہ پہلوان لنگوٹے کے دھنی ہوتے ہیں۔ یعنی جو بیرج کی رکھشا کرتے ہیں۔ وہ جب میدان کشتی میں نکلتے ہیں۔ تو ان کے بدن کی چمک دمک کو دیکھکر دیکھنے والے عش عش کر اٹھتے ہیں اور جب وہ دوسرے کو پچھاڑتے ہیں تو واہ واہ کی صدائیں بلند ہونے لگ جاتی ہیں۔ لیکن جنہوں نے بیرج کی رکھشا اچھی طرح نہیں کی ہوتی۔ وہ جہاں جاتے ہیں پچھاڑ کھاتے ہیں۔

پس جو شخص برہمچریہ کی لازوال خوبیوں سے واقف ہو کر اس پر عمل کرتے ہیں اور اپنی منی کی حفاظت کرتے ہیں۔ وہ دنیا میں ہر پہلو سے ترقی پا جاتے ہیں۔ اور تمام زندگی آرام سے گذار سکتے ہیں۔ لیکن جو اس کی حفاظت نہیں کرتے وہ خود بھی محفوظ نہیں رہتے۔ روحانی جسمانی و دماغی کوئی بھی ترقی نہیں کر سکتے۔ اس بے توجہی و ناجائز خرچ سے جو نقصانات واقع ہوتے ہیں۔ وہ آگے اسی کتاب میں بتائے جائیں گے۔

ہاں اتنا اور لکھ دینا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ کہ جس طرح مرد کے واسطے

برہمچریہ برت کا دھارن کرنا۔اور ویرج کی رکھشا کرنا ضروری ہے اسی طرح عورت کے لئے بھی برہمچریہ برت لازمی ہے۔جہاں شاستروں میں گربھادان کا طریقہ لکھا ہے۔ وہاں صاف لکھا ہے کہ اس طرح سے برہمچاری مرد برہمچارنی عورت سے سنگ کر کے اولاد پیدا کرے۔

گرہستی یعنی شادی شدہ انسان کے واسطے بھی برہمچریہ کرنا لکھا ہے۔وہ آگے گرہست آشرم کے مختصر بیان میں لکھا جاوے گا۔کہ گرہستی آدمی کو کس طرح برہمچاری رہنا چاہیئے۔

گرہست آشرم

ہم پہلے کہہ چکے ہیں۔کہ کوک شاستر کی تعلیم کا اصلی مدعا یہ ہے۔کہ انسان گرہست آشرم میں رہ کر عمدہ اولاد پیدا کر سکے اور خود بھی تندرست رہ سکے۔غلط کاریاں جنکے سرزد ہونیسے انسان کی زندگی تباہ اور اولاد کمزور و بیمار پیدا ہوتی ہے سے آگاہ ہو کر اُن کو ترک کر دے ۲۵ سال تک تو ہر حالت میں انسان کو برہمچاری رہنا چاہیئے۔اسکے بعد گرہست آشرم اختیار کرنا چاہیئے گرہست آشرم دانا اور عقلمند انسانوں کے واسطے تو سورگ دھام ہے۔مگر بیوقوف و جاہل لوگوں کے واسطے وبال جان اور دوزخ کا دروازہ ہے گرہست آشرم کی برکت سے ہی قوم و ملک کو گرتی ہوئی حالت سے ابھارنے والے بڑے بڑے دماغ کے انسان پیدا ہوتے ہیں۔اور اسی سے تمام بہادر دلاور اور جنگجو پیدا ہوئے ہیں۔جن کی تلوار کا سکہ بڑے بڑے مغرور بادشاہوں کو ماننا پڑا۔

اسی کی برکت سے بڑے بڑے یوگی تپسوی و مہاتما ہوئے اسی سے بڑے بڑے عالم و فلاسفر پیدا ہوئے۔یہی ایک آشرم ہے جس کا سہارا تمام لوگوں کو لینا پڑتا ہے۔الغرض حاکم و محکوم راجہ و رعیت اور دنیا کا تمام سلسلہ اسی

سے اور اسی کے واسطے ہے۔

گرہست آشرم سے ایک ایسی طاقت کا انسان پیدا ہوتا ہے۔ جو اپنے آپ کو راجہ کہلانے کا مستحق ہوتا ہے۔ اور اُسکے ہم ذات اس کی رعیت بن جاتے ہیں۔ انہی میں سے حاکم بنکر دوسروں پر حکومت کرنے لگ جاتے ہیں جن پر حکومت کی جاتی ہے۔ وہ محکوم ہوتے ہیں۔ راجہ و رعیت کے فائدے کے لئے ہر ایک طرح کے سامان تیار ہوتے ہیں۔ اسی سے امیر و کبیر و مفلس و غریب پیدا ہوتے ہیں۔ سادہو۔ مہاتما جب دورہ لگاتے ہیں تو گرہستی انسانوں کے دروازوں پر ہی آکر اپنے پیٹ کی پوجا کرتے ہیں۔

گرہستی گرہست میں رہ کر کیا کچھ نہیں کرسکتا۔ جپ تپ۔ یگ۔ دان ہون۔ پراوپکار سب کچھ اسی میں کر سکتا ہے۔ گویا لوک پرلوک کا سدھار اسی سے ہوسکتا ہے۔ لیکن جو مُورکھ ہوتے ہیں۔ وُہ اپنے فرائض سے گمراہ ہوکر طرح طرح کے بدکام کرکے یہاں بھی اپنا منہ کالا کرتے اور عاقبت بھی بگاڑ لیتے ہیں۔ ان کیلئے نرک کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا ہے۔

۲۵ سال تک تو برہمچریہ اختیار کرنا چاہیئے۔ اس عرصہ میں اپنے بیرج کی از حد حفاظت کرنی چاہیئے اور اسے بھول کر بھی گرنے نہیں دینا چاہیئے۔ اگر آپنے برہمچریہ آشرم کو پورے طور سے نبھایا۔ تو گرہست آشرم میں آپ کو وہ آنند۔ آرام و خوشی حاصل ہوگی جو بیان سے باہر ہے۔ جب آپ شاستر و مذہبی رسوم کے مطابق ایک برہمچارنی عورت سے شادی کرلیں گے تو اس وقت آپ گرہست آشرم میں داخل ہوجاویں گے۔ اب آپ کا فرض ہوگا۔ کہ بزرگوں اور سادہو مہاتماؤں کی تن من دھن سے سیوا کرو۔ اپنی عورت کی جائز ضرورتوں کو پورا کرو۔ محنت کرکے دولت پیدا کرو۔ اور اچھے کاموں میں خرچ کرو۔ اصول کے مطابق عورت سے صحبت کرکے اولاد پیدا کرو۔ اور اس کی پرورش کرکے اُسے اعلےٰ تعلیم دو۔ جو انسان

گرہست میں رہ کر کسی دوسری عورت کو نظر غیر سے نہیں دیکھتا۔ اور سولہ ایّام کے جن میں کہ عورت سے ہم بستر ہونا لکھا ہے۔ اپنی عورت سے بھی قربت نہیں کرتا۔ وہ گرہستی ہو کر بھی برہمچاری ہے۔ یہی گرہست آشرم ہے اسکے بعد بان پرست اور سنیاس ہے۔ لیکن اب صرف گرہست آشرم کے متعلق ہی لکھا جاوے گا۔ جس میں گربھادان یعنی حمل قائم کرنیکے طریقے و حفاظت اور دیگر بیماریوں سے بچنے کے اصول و تشریح اور ان بیماریوں کے علاج درج کئے جاویں گے۔

رحم یا بچّہ دانی

ہماری کتاب کا مقصد اعلیٰ نسل کا پیدا کرنا اور بیماریوں سے نجات پانا اور نادانی سے ہونیوالی غلطیوں سے بچنا ہے جس طرح کہ کسی جنس کی پیدوار کے واسطے سب سے پہلے اچھی زمین کا ہونا لازمی ہے۔ اسی طرح اولاد کے پیدا کرنے کے واسطے سب سے پہلے رحم کا درست ہونا اور بعد اسکے حیض کا درست و باقاعدہ ہونا ہے۔

جس طرح کہ جب تک زمین ہی نہیں تو بیج کہاں ڈالا جاوے یا اگر زمین ناقص ہے تو بیج کا بونا ہی بے سود ہوتا ہے۔ بعض دفعہ زمین تو اچھی ہوتی ہے۔ مگر بیج ناقص ڈالنے سے کچھ بھی پیدا نہیں ہوتا۔ یا زمین بھی اچھی ہو اور بیج بھی اچھا ہو تو بیج بونے کے بعد قلت تری سے بیج اُگتا ہی نہیں یا پانی کے سیلاب سے بیج بہہ جاتا ہے اور بعض دفعہ بیج اُگ کر بعد میں زمین کے نقص یا دیگر وجوہات سے خشک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح انسانی نسل کے پیدا کرنے میں بھی ہر ایک بات کی احتیاط لازمی ہے یعنی سب سے پہلے رحم یا بچّہ دانی کا درست ہونا۔ اس میں کسی قسم کا نقص نہ ہو یہ تو ہوئی زمین

اب زمین میں تری ہوتی ہے۔ جس کو دتر کہا جاتا ہے۔ اسی طاقت سے بیج اگتا اور پرورش پاتا ہے۔ یہ ہے عورتوں کا خون حیض۔ اس کا بالکل بے عیب ہونا ضروری ہے۔ اگر یہ تمام باتیں ٹھیک ہوں۔ تو پھر عمدہ بیج یعنی مرد کے (شدھ) عمدہ بیرج (منی) کی ضرورت ہے۔ جس طرح بیج خام ہو یا کیڑے نے کھایا ہوا۔ یا بھنا ہوا نکما بیج اگ نہیں سکتا۔ اسی طرح بیرج میں اگر کوئی نقص ہو۔ حمل قرار نہیں پا سکتا۔ اب نیچے رحم کا بیان کیا جاتا ہے۔

سشرت مہاراج نے رحم کا اس طرح برنن کیا ہے کہ عورتوں کی یونی (اندام نہانی) شنکھ کی ناپھی کے مانند تین آنٹوں والی ہوتی ہے۔ اس کی تیسری آنٹ میں گربھاشا یعنی رحم ہوتا ہے۔ اسکی شکل روہو مچھلی کے منہ جیسی ہوتی ہے اور سکڑا ہوا ہوتا ہے۔ اسکو گربھ بیج کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں بالک رہتا ہے جو پیدائش کے وقت قدرتی طور پر سر کے بل یونی دوار پر آبت ہوتا ہے یعنی پیدائش کے وقت بچہ کا سر نیچے کی طرف ہوتا ہے۔ اور اسی طرح وہ سر اندام نہانی کے منہ کے پاس آجاتا ہے۔

طب یونانی میں اسے ایک ایسا عضو مانا گیا ہے۔ جو لیفات عصباتی سے مرکب بہ شکل مثانہ برنگ سفید بے حس اور نرم ہوتا ہے۔ جو پیڑو کے جز میں ناف سے کچھ نیچے پشت کی ہڈی کے سامنے دونوں اطراف سے خوب بندھا ہوا بہ شکل صراحی کے ہوتا ہے۔ بٹوے کی طرح سکڑا رہتا ہے۔ یونانی طب میں رحم کے دو حصے مانے گئے ہیں۔ ایک اندرونی۔ دوسرا بیرونی۔ اندرونی حصہ میں رگیں اور نشیب یا نیچان بہت ہوتے ہیں۔ جن میں جنین اچھی طرح ٹھیر سکتا ہے۔ اور اس حصہ میں دو تھیلیاں یعنی خانے ہوتے ہیں۔ باوجود دو تھیلیاں ہونے کے گردن ایک ہی ہوتی ہے۔ ان دو تھیلیوں کا ہونا ہی توام (جوڑے بچوں) کی پیدائش کا سبب مانا گیا۔

ہے۔ اور حیوانات میں یہ خانے یا تھیلیاں جس قدر کہ اُن کے پستان ہیں۔ اسی قدر مانے گئے ہیں۔ اور لتنے ہی بچے پیدا ہونے کا سبب بتایا گیا ہے۔ مثلاً بلی یا کتیا وغیرہ۔

مگر آیورویدک طب کا اس بات سے اتفاق ہرگز نہیں۔ وہ رحم کو ایک ہی خانہ مانتے ہیں۔ یہ ہے بھی کسی حد تک درست۔ کیونکہ اگر تھیلیوں کے حساب سے بچوں کا پیدا ہونا مانا جائے۔ تو جس حالت میں عورت کے رحم میں دو تھیلیاں ہوتی ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ ہر ایک حمل سے دو بچے پیدا نہیں ہوتے بلکہ دو بچوں کا پیدا ہونا شاذونادر ہی ہوتا ہے۔ اس کی اصلیت اس طرح پر ہے کہ جب مرد کی منی اور عورت کا خون باہم مل جاتے ہیں۔ تو وہ اپنی گرمی سے خوب جوش کھا کر ایک گاڑھا گولا سا بن جاتا ہے۔ جس کے بعد اُس کے مُنہ۔ ہاتھ۔ پاؤں وغیرہ انگ (اعضاء) بنتے ہیں۔ جب توام گاڑھا ہونے کو ہوتا ہے۔ اس وقت وایو (سودا) بھی اپنا کام کرتا ہے۔ اگر وایو (سودا) کے اس فعل سے اس توام کے دو حصے ہو جاویں۔ تو توام بچے پیدا ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ چار چار بچے بھی ہو جاتے ہیں۔ گویا کہ اگر چار حصے ہو جاویں۔ تو چار بچے بن گئے۔ لیکن اس سے زیادہ بچے رحم میں نہیں ہو سکتے۔ اگر اس سے زیادہ حصے ہو جاویں۔ تو وہ بہت دیر تک اندر نہیں رہ سکتے۔ وہ کچے ہی عورت سے باہر گر جائیں گے۔

اب ان باتوں پر زیادہ غور کرنا ویدوں یا حکیموں کا کام ہے عوام کے لئے پھر سلسلہ اول کا ہی ذکر کیا جاتا ہے۔

رحم کا اندرونی حصہ باریک پردوں سے بنا ہوا ہوتا ہے جن میں قوت جاذبہ۔ ماسکہ اور دافع تینوں موجود رہتی ہیں۔ قوت جاذبہ کا کام منی کو جذب کرنا۔ ماسکہ کا کام ٹھہرانا۔ یعنی بچہ اسی طاقت سے اندر ٹھہرا رہتا ہے دافع باہر نکالتا۔ پیدائش کے وقت کام کرتا ہے۔

دوسرا بیرونی پردہ اندرونی پردہ کی حفاظت کے لئے ہوتا ہے۔ اور وہ اندرونی پردہ کے اوپر بطور غلاف کے ہوتا ہے۔ جو رحم کی جگہ آنتوں کے اوپر اور مثانہ کے نیچے ہوتا ہے۔ جس قدر کہ ناف اور فرج کے درمیان فاصلہ ہے۔ اسی قدر اس کی لمبائی ہوتی ہے۔ فرج کا طول کم سے کم ۶ انگل اور زیادہ سے زیادہ ۱۱ انگل ہوتا ہے۔ انگلیوں کے ناپ کا اندازہ ہر ایک عورت کی اپنی اپنی انگلیوں پر منحصر ہوتا ہے۔

رحم کی گردن مانند اعضائے تناسل مرد کے چھلے دار ہوتی ہے کیونکہ وقت ضرورت لمبی ہو سکتی ہے اور پھر سکڑ سکتی ہے۔ رحم منی کو جذب کرنے کیلئے بوقت مجامعت فرج کی طرف جھک پڑتا ہے تمام رحم بشکل قضیب دبیضہ کے ہوتا ہے۔ مگر اندر کی طرف مڑا ہوا ہوتا ہے۔ رحم کی گردن قضیب کی جگہ ہے۔ اور باقی تمام حصّہ خصیوں کی مانند ہے عورت کے بیضے بھی مرد کے بیضوں کی طرح ہوتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے۔ کہ مرد کے بیضے گول۔ بڑے اور قدرے دراز ہوتے ہیں۔ اور عورت کے بیضے چپٹے گول اور چھوٹے ہوتے ہیں۔ جو رحم کے باہر فرج کے دونوں طرف واقع ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک خصیہ پر ایک الگ جھلی ہوا کرتی ہے۔ اور دونوں ایک دوسرے سے الگ ہوتے ہیں۔ جیسا کہ مردوں کے قضیب اور خصیہ کے درمیان کچھ فاصلہ ہوتا ہے جس کو حکمائے یونان اوعیہ منی کہتے ہیں۔ ایسا ہی عورتوں میں بھی ہوتا ہے۔ مردوں میں یہ فاصلہ مذکور خصیہ سے اوپر مثانہ کی گردن کے رخ مائل ہو کر اور دوتین پیچ کھاتا ہوا قضیب کی نالی میں آشامل ہوتا ہے۔ اور عورتوں میں یہ اوعیہ خصیہ سے شروع ہو کر رحم کی طرف آتا ہے اور اس کے ذریعہ سے منی رحم میں آسکتی ہے عورتوں کے بیضے ایک اور بھی قدرتی کام کرتے ہیں وہ یہ کہ جس وقت جماع کیا جاتا ہے تو ان میں سختی آجاتی ہے۔ ان کے سخت ہونے سے

رحم کا مُنہ اُن میں اس طرح سے ٹھہر جاتا ہے جس طرح کہ دونوں طرف سے کسی کے پکڑا ہُوا ہے۔ گویا کہ اُن کی گرفت سے رحم ایک جگہ ٹھہرا رہتا ہے اور مرد کا نطفہ اس میں جا داخل ہوتا ہے۔

کنواری اور نا بالغ عورتوں کا رحم جب تک کہ وہ بالغ نہ ہوں بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ اسی لئے جب تک عورت بالغ نہ ہو۔ اس سے جماع کرنا گناہ و جُرم ہے۔ کیونکہ اس کے رحم میں ابھی وہ کشادگی پُورے طور سے نہیں ہوئی۔ جو کہ قرارِ حمل کے واسطے موزدں ہو۔ اس صُورت میں اگر حمل ٹھہر بھی جائے تو بچہ جننے کے بعد رحم میں بہت فراخی آجاتی ہے۔ رحم کا ایک اور اصول ہے۔ کہ جب جماع کیا جاتا ہے۔ تو نطفہ حاصل کرنے کے لئے رحم کا مُنہ کھل جاتا ہے اور نطفہ ٹھہر جانے پر بند ہو جاتا ہے۔ جو پھر پیدائش کے وقت ہی کھلتا ہے۔
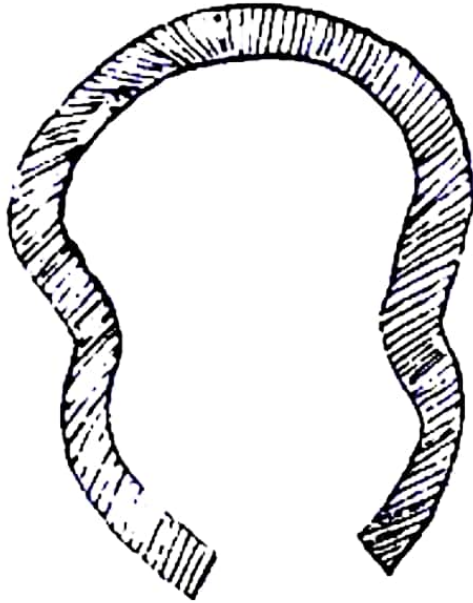
یہی وجہ ہے کہ حاملہ عورت کے ساتھ مجامعت سے پرہیز لازمی ہے۔ کیونکہ اگر جوش کی وجہ سے مُنہ کھل جاوے تو حمل قائم رہنا دشوار ہو جاتا ہے تصویر رحم یہ ہے۔

ہم پہلے کہہ آئے ہیں کہ رحم ناف سے لے کر فرج کے سرے تک لمبا ہوتا ہے۔ یعنی فرج کے ساتھ ملا ہُوا ہوتا ہے۔ اب ناظرین کو فرج (یونی) کی وجہ تسمیہ بھی بتا دینا مناسب ہے۔ یہ ظاہراً ایک باریک سا سوراخ معلوم ہوتا ہے۔ مرد کے احلیل کی طرح اسکے دونوں لب باہم ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور اس کی شکل اوپر سے نیچے کی طرف اس طرح

ہوتی ہے۔ جس طرح ایک درز ہوتی ہے۔ اس میں دو سوراخ ہوتے ہیں
ایک تو فرج کا اور دوسرا پیشاب آنے کا سوراخ جو فرج کے سوراخ کے اوپر
ہوتا ہے۔ اور اس سوراخ کے اوپر گوشت کی افزونی ہوتی ہے۔ فرج کا
سوراخ پیشاب آنے کے سوراخ کے نیچے ہوتا ہے۔ اس کے منہ پر ہلکی
سی باریک جھلی کھچی ہوئی ہوتی ہے۔ یا یہ کہ ایک پردہ سا بنا ہوا ہوتا ہے
جس کو یونانی میں پردہ بکارت کہتے ہیں اور یہ تب تک قائم رہتا ہے۔
جب تک مجامعت نہ کی جاوے اس حالت کو ویدک میں اکشت یونی
کہا گیا ہے۔ جب اول مرتبہ جماع کیا جاتا ہے۔ تو وہ جھلی یا پردہ پھٹ جاتا
ہے۔ پھر اس کو ازالہ بکارت کہتے ہیں۔ اور ویدک میں کھشت یونی کہا
جاتا ہے۔

رحم میں کئی قسم کی بیماریاں بد اعتدالیوں سے ہو جاتی ہیں۔ اور اگر ان
کا وقت پر علاج نہ کیا جاوے۔ تو وہ پرانی ہو کر یا بڑھ کر بہت تکلیف
دیتی ہیں۔ چونکہ عورت کا رحم تمام جسم میں ایک اشرف چیز مانی گئی ہے
اس واسطے اس کی ہر طرح سے احتیاط رکھنی چاہیئے۔ جب کبھی کوئی
مرض ظاہر ہو۔ فوراً علاج کرنا چاہیئے۔

حیض اور اس کے امراض

حیض یعنی آرتو

ہم پہلے شارنگ دھر سنگھتا کا ایک شلوک دے کر بتا چکے ہیں۔ کہ جو
غذا ہم روز کھاتے ہیں۔ اس سے بالترتیب رس رُدھر وغیرہ بن کر ایک مہینہ
بعد شکر یعنی بیرج بنتا ہے۔ اور ویسے ہی عورتوں میں ایک مہینہ کے

بعد رج یعنی خون حیض بنتا ہے۔

سشرت جی نے اس طرح لکھا ہے۔ کہ وہ آرتو یعنی خون حیض ایک مہینہ بھر جب اکٹھا ہو جاتا ہے۔ تب کچھ سیاہی مائل اور بدبو دار ہوکر ناڑیوں کے ذریعہ رحم میں جمع ہوکر یونی یعنی فرج کے راستہ سے خارج ہوتا ہے اس کو رجو درشن کہا گیا ہے۔

گویا تندرست عورت کے ہر ماہ میں ایک بار خون حیض جاری ہوتا ہے سنسکرت میں اسکو رجسولا یا رتومتی۔ یونانی میں حائضہ اور اسلام میں نماز قضا ہونا۔ پنجابی میں بھٹی آنا۔ کپڑے آنا وغیرہ کہا جاتا ہے۔

حیض کس عمر سے شروع ہوکر کس عمر تک رہتا ہے

سشرت میں لکھا ہے۔ کہ بارہ برس کی عمر کے بعد سے خون حیض شروع ہوکر ۵۰ برس کی عمر تک رہتا ہے۔ گویا حیض کا اول اول جاری ہونا بلوغت کی نشانی اور خون حیض کا بند ہوجانا بڑھاپے کی نشانی ہے۔ خون حیض کے جاری ہونے سے بند ہونے تک کی عمر میں عورت بچہ جننے کے قابل ہوتی ہے۔ نہ تو قبل ہی اور نہ ہی بعد بچہ پیدا ہو سکتا ہے۔

گرم ملکوں کی لڑکیوں یا گرم مزاج کی لڑکیوں کو بارہ سال سے حیض شروع ہوتا ہے۔ مگر سرد ملک یا سرد مزاج والی لڑکیوں کو ۱۶۔ ۱۷ سال کی عمر میں شروع ہوتا ہے۔ بہ نسبت غریبوں کے امیروں کی لڑکیاں جلدی حیض والی ہوتی ہیں کیونکہ اُن کی غذائیں ہی ایسی ہوتی ہیں۔ جو خون بہت پیدا کرکے جلدی ہی یعنی پورے بارہ سال سے ہی حیض جاری کر دیتی ہیں اسی طرح دیہاتی لڑکیوں کی نسبت شہری لڑکیوں کو جلدی جاری ہو جاتا ہے۔ دیہاتی لڑکیاں سیدھی سادھی بھولی بھالی ہوتی ہیں۔ مگر شہری لڑکیاں ویسی نہیں ہوتیں۔ قصہ

کہانیاں کے پڑھنے اور عاشق مزاج ہونیوالی باتوں کی گفت وشنید کی وجہ سے
اُن کے اندر جوش جلدی بھرجاتا ہے اور خون حیض جاری ہو جاتا ہے ۔

ایّام حیض اور عورتوں کا فرض

عورت کو چاہئے کہ جب سے اسکو حیض جاری ہو۔ تب سے تین دن
تک مرد کے نزدیک جانا تو درکنار مرد کی شکل تک بھی نہ دیکھنی چاہئے ۔
کیونکہ اگر اول دن میں مرد سے صحبت کی جاوے تو مرد کی عمر کم ہو جاتی ہے
اور آتشک یا سوزاک وغیرہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں ۔ اور حمل بھی قرار نہیں
پاتا ۔ اور اگر حمل رہ بھی جاوے تو وہ پیدا ہو کر مر جاتا ہے ۔

شاستر میں (رجسولا) استری کو پہلے دن چنڈالنی کے نام سے پکارا جاتا
ہے اور دوسرے دن عورت کو برہم گھاتنی اور تیسرے دن دھوبن کہا جاتا
ہے ۔ ان دونوں دنوں میں بھی صحبت کرنے سے وہی نتیجہ ہوتا ہے ۔ جو
یوم اول کا بیان کر دیا گیا ہے ۔

(۱) حائضہ عورت اول تین دنوں میں خاوند سے صحبت نہ کرے ۔
(۲) کسی کو دل دکھانے والی بات نہ کہے ۔
(۳) دوب کے بچھونے یا چٹائی پر سووے ۔
(۴) تنہا ایک جگہ علیحدہ بیٹھی رہے ۔
(۵) دودھ ۔ گھی ۔ چاول ۔ روٹی وغیرہ لطیف اور زود ہضم غذا کھائے ۔
(۶) بہت زیادہ پیٹ بھر کر غذا نہ کھاوے
(۷) زیادہ گرم یا بہت سرد غذا نہ کھائے
(۸) دل پر کسی قسم کا فکر نہ لاوے ۔ روو ے نہیں ۔
(۹) جسم پر تیل کی مالش ہرگز نہ کرے ۔

(۱۰) بدن پر چندن کا لیپ نہیں کرے۔

(۱۱) عطر وغیرہ خوشبویات نہ سونگھے۔

(۱۲) ناخن مت کٹواوے۔

(۱۳) بالوں میں کنگھی نہ کرے۔

(۱۴) دن کو سووے نہیں۔

(۱۵) غسل یعنی اشنان نہ کرے۔

(۱۶) اِدھر اُدھر جلدی جلدی نہ پھرے۔

(۱۷) محنت کا کوئی کام نہ کرے۔

(۱۸) شور و غل نہ سُنے۔

(۱۹) نہ ہی زیادہ ہنسے اور نہ بہت بولے۔

(۲۰) ناخنوں سے زمین ہرگز نہ کھودے۔

(۲۱) ہوا میں بیٹھی نہ رہے یعنی ہوا نہ کھاوے۔

عورتوں کو چاہئیے۔ کہ ان مندرجہ بالا باتوں کو خوب یاد کرلیں۔ اور ان پر باقاعدہ عمل کریں۔ گو عمر رسیدہ عورتیں اپنی بہو بیٹیوں کو ان تمام باتوں سے آگاہ کردیتی ہیں۔ اور لکھی پڑھی عورتیں خود ہی ایسی کتب کے مطالعہ سے فائدہ اُٹھا سکتی ہیں۔ مگر بدقسمتی سے جن کے گھر ساس نند نہ ہو یا وہ لکھی پڑھی نہ ہوں اُن کے خاوندوں کو چاہئیے۔ کہ یہ تمام باتیں اپنی عورتوں کے ذہن نشین کرا کر اُن پر عمل کرا دیں۔ کیونکہ اولاد کا ٹیڑھا۔ بہرہ۔ گونگا یا بدصورت ہونا عورتوں کی بیوقوفی یا بدقسمتی سے ہوتا ہے۔ خاص کر جبکہ مندرجہ بالا اصولوں کے برخلاف کام کرتی ہیں۔ تو اُن کے پیٹ میں جو بچہ ہونے والا ہوتا ہے۔ اُس کو نقصان پہنچتا ہے۔

حائضہ عورت کے رونے سے بچہ کی آنکھیں ہمیشہ بیمار رہتی ہیں اور ناخن تراشنے سے بدصورت خراب ہونیوالے ناخنوں والا بچہ پیدا ہوتا ہے تیل کے

ملنے سے جذامی یعنی کوڑھی اور جلدی امراض میں مبتلا رہنے والا ہوتا ہے چندن لگانے اور غسل کرنے سے بچہ ہمیشہ دکھی و رنجیدہ ہوتا ہے۔ کاجل (سرمہ) لگانے سے بچہ اندھا ہو جاتا ہے یا اس کی بینائی میں ہمیشہ کے لئے کوئی نہ کوئی نقص پیدا ہو جاتا ہے دن کو سونے سے بچہ بہت سونے والا اور زیادہ چلنے سے چنچل مزاج اور بہت تٹ کھٹ ہوتا ہے۔ شور و غل سننے سے بچہ بہرہ ہوتا ہے۔ زیادہ ہنسنے سے بچہ کے دانت۔ ہونٹ۔ تالو اور زبان کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ زیادہ بولنے سے بچہ بھی زیادہ بولنے والا اور محنت کرنے سے بچہ ڈرپوک اور پاگل سا ہوتا ہے۔ ہوا میں بیٹھنے سے اور زمین کریدنے سے بچہ کی عقل میں فتور آجاتا ہے اور جسم کمزور رہتا ہے۔

ایام حیض کے بعد شدھ سنان اور پتی درشن

شاستروں میں لکھا ہے کہ ایام حیض کے بعد چوتھے دن عورت اشنان کرے اور اشنان کرکے عمدہ لباس تبدیل کرے۔ بدن میں خوشبو یات لگا دے اور سب سے پہلے اپنے پتی کا درشن کرے۔

اس پتی درشن کا مطلب یہ ہے کہ جب عورت حیض کے بعد شدھ سنان کرتی ہے۔ اور کسی شخص کو یا تصویر کو دیکھتی ہے تو اسی صورت و شکل کی اولاد پیدا ہوتی ہے۔

جس طرح کہ فوٹو گرافر پردہ اٹھا کر شیشے میں عکس لے لیتے ہیں۔ اسی طرح عورت جس کا منہ پہلے دیکھے گی اسی کا عکس اس کے اندر آجاتا ہے۔ اگر خاوند موجود نہ ہو تو اپنے لڑکے یا لڑکی کا منہ دیکھے۔ اگر یہ بھی نہ ہو تو اپنے کسی رشتہ دار کا درشن کرے۔ اگر پاس کوئی بھی موجود نہ ہو تو آئینہ سے اپنا منہ ہی دیکھ لے۔

بعض دفعہ ایسا دیکھا گیا ہے کہ مرد و عورت دونوں خوبصورت ہیں مگر اُن کی اولاد بدصورت پیدا ہوتی ہے۔ اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ عورت نادانی سے کسی نوکر یا کسی بدصورت شخص کا منہ دیکھ لیتی ہے۔ اور ویسا ہی عکس اُس کے اندر کھنچ جاتا ہے۔ بعض دفعہ تو گھر کے لوگ اُس کی بدچلنی کا شبہ بھی کرنے لگ جاتے ہیں۔ مگر یہ اُن کی غلطی ہوتی ہے۔

مجھے ایک واقعہ یاد آیا ہے۔ کہ میرے ایک دوست نے ایک بار اسی مضمون پر گفتگو کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ ایک انگریز بڑا خوبصورت تھا اور اس کی میم بھی بڑی خوبصورت تھی لیکن جب اُس کے گھر بچہ پیدا ہوا۔ تو اسکی شکل مانند ریچھ کے تھی۔ اسی طرح اسکے جسم پر سیاہ رنگ کے لمبے لمبے بال تھے۔ صاحب نے یہ معاملہ دیکھ کر اپنی عورت کو بدکار تصور کرکے اُسے اُس کے حقوق سے محروم کر دیا۔ مگر وہ میم تھی بڑی پارسا و خاوند پرست۔ اس نے اس معاملہ کو عدالت میں پیش کر دیا۔ کہ مجھ پر یہ کیا ظلم ہوا ہے۔ جب اس عجیب معاملہ کی تفتیش کا وقت آیا۔ تو ایک ڈاکٹر صاحب نے اس معاملہ کو حل کر دیا۔

اُس نے پہلے اُس کمرے کا ملاحظہ کیا۔ جہاں اُس کی رہائش تھی پھر وہاں کے تمام ملازموں کو دیکھا۔ مگر اُس کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ آخر جب اُس نے کمرے میں لٹکتی ہوئی تصاویر کو دیکھا۔ تو وہ معاملہ حل ہو گیا کیونکہ اُن تصاویر میں ایک ریچھ کی تصویر لٹک رہی تھی۔

ڈاکٹر نے کہا کہ بس یہی سبب بچہ کے ایسا پیدا ہونے کا ہے کیونکہ اُس میم نے بعد پاکی حیض یا شدھ اشنان کے اس تصویر کو غور سے دیکھا ہے اور وہی عکس اُسکے اندر بیٹھ گیا ہے۔ اور کوئی سبب اس کا نہیں ہے۔

شاستروں میں یہ بھی لکھا ہے کہ جب کوئی مرد گھر میں نہ ہو تو دیوتاؤں کی مورتیوں کا درشن کرنا چاہئے۔ اور اگر جوان طاقتور اولاد پیدا کرنے

کی خواہش ہو تو شور بیرون (بہادروں) کی تصاویر کا درشن کرنا چاہیے پھر ویسا ہی بہادر بچہ پیدا ہوگا۔

عورتوں کے جوز یور آرسی ہوتا ہے۔ اُس کی غرض یہی ہے کہ جب اشنان سے فارغ ہووے تو اُس سے اپنا منہ دیکھ لے۔ بلکہ جب تک رتو ستی رہے تب تک اسی طرح کرتی رہے۔

شدھ آرتو یا خون حیض کے صالح ہونیکی پہچان۔

سُسترت میں لکھا ہے کہ جس عورت کا خون حیض خرگوش کے خون کی مانند سُرخ رنگ کا ہو یا لاکھ کے دھوئے ہوئے پانی کی طرح سرخ ہو۔ اور یہ خون اگر کسی سفید کپڑے پر لگ جاوے اور دھو ڈالنے سے کپڑے سے داغ اُڑ جاوے اور کپڑا سفید نکل آوے۔ یا اگر خون کپڑے کو رنگ کر سُرخ ہی رہے۔ سیاہ زرد یا نیلا کوئی رنگ نہ دے تو شدھ یعنی صالح ہے اگر ایسا نہ ہو تو ناقص یعنی اشُدھ ہے۔ اگر خون حیض میں کوئی خرابی ہو تو اس حالت میں اولاد پیدا نہیں ہو سکتی۔ اِس واسطے خون حیض کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے کہ اس میں کوئی نقص تو نہیں۔

جن کو حیض کے ایام میں درد ہو۔ جلن ہو۔ سوزش ہو۔ زیادہ مقدار میں یا کم مقدار میں ۲۸۔ ۲۹ دن سے ہی پیشتر یعنی ۱۵۔۱۶ دن یا ۲۰۔۲۲ دن کے بعد جاری ہو جاوے۔ یا ۳۰ دن کے بعد سوا مہینہ۔ ڈیڑھ مہینہ گذر جانے کے بعد حیض آجائے تو بیماری ہے۔ گویا زیادہ سے زیادہ پانچ یوم تک اور کم سے کم تین یوم تک آگے پیچھے نہیں آنا چاہیے۔ شدھ خون کا وزن بحالت تندرستی صرف ۸ یا ۱۰ تولہ تک ہوتا ہے۔

حیض کے امراض

کثرت حیض

آیورویدک میں اس کو رکت پردر کہا جاتا ہے۔ سشرت میں اس طرح لکھا ہے کہ جو خون حیض بہت زیادہ آوے اور مہینے سے پہلے ہی جاری ہو جاوے اور مندرجہ بالا شدھ آرتو یعنی حیض صالح کے مخالف رنگت والا ہو تو اسے رکت پردر کہا جاتا ہے۔ اور تمام قسم کے رکت پردروں میں اعضا شکنی و درد اور خون کے زیادہ جاری ہونے سے کمزوری۔ چکر کا آنا بیہوشی اور آنکھوں کے آگے اندھیرے کا ہونا۔ پیاس لگنا۔ اور جلن ہونا۔ بکواس کرنا اور چہرہ و جسم کا زرد پڑ جانا۔ اور وات یعنی سوداوی امراض مثلاً کمر کا درد ہونا وغیرہ علامات ہوتی ہیں۔ ان کو اپدرو کہا جاتا ہے۔

کثرت حیض کے اسباب

ایام حیض میں ایسی خوراک کے کھانے سے یعنی باہم ملا کر نہ کھانا چاہیئے مثلاً مچھلی اور دودھ۔ شہد اور گھی وغیرہ وغیرہ شراب نوشی۔ پہلا کھانا ابھی ہضم بھی نہ ہوا ہو تو اوپر سے اور کھا لینا۔ بدہضمی سے کثرت جماع سے حمل کے گرنے سے سواری سے۔ زیادہ سفر چلنے سے۔ فکر و رنج سے چوٹ کے لگنے سے۔ بوجھ کے اٹھانے سے۔ دن کو بہت سونے سے وات پت اور کف بگڑ کر کثرت حیض کی بیماری پیدا کرتے ہیں۔

کثرت حیض کی عام علامات

فرج کے راستہ رحم سے خون کا زیادہ جانا۔ اعضاء شکنی۔ تمام جسم میں درد ہونا۔ یہ کثرت حیض کی علامات ہیں۔

طب یونانی میں اس کا نام کثرت طمث ہے۔ جو دو قسم کا مانا گیا ہے۔ ایک تو یہ کہ ایام حیض میں خون حیض کا بکثرت آنا۔ دوسرے یہ کہ ایام حیض کے بغیر ہی جاری رہے سو یہ کئی وجوہات سے ہوتا ہے۔ یعنی خون جسم میں زیادہ ہو تو جاری ہو جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ خون رقیق ہو کر رحم کی رگوں کے ذریعہ سے بہنے لگ جاتا ہے۔ تیسری قسم میں آبی رطوبت بدن میں بڑھ جاتی ہے۔ جسکی وجہ سے قوام کا خون رقیق ہو جاتا ہے اور رگوں کے منہ شدت ہو جاتے ہیں اور خون جاری ہو جاتا ہے گویا تینوں قسمیں سودا صفراء اور بلغم کی ہیں۔

قسم اوّل غلبہ باد یعنی وات

اس میں اندام نہانی کے راستہ سے رُوکھا اور جھاگ والا تھوڑا تھوڑا خون نکلتا ہے اور اس کی رنگت اس طرح ہوتی ہے۔ جس طرح ماس کے دھوئے ہوئے پانی کی ہوتی ہے۔ غلبہ باد کی وجہ سے رحم اور اندام نہانی میں سوئیوں کے چبھنے کی سی درد معلوم ہوتی ہے۔

علاج ویدک۔ سونچل نمک چھ ماشہ۔ زیرہ سفید ۲ ماشہ۔ ملٹھی ۲ ماشہ کنول گٹہ چھ ماشہ۔ ان سب اشیاء کو کوٹ کر رات کو بھگو دیں۔ صبح کاڑھا کرکے اس کاڑھے کو ٹھنڈا کرکے شہد ملا کر دیں۔ وات پر درد دور ہوگا یا انہی اشیاء کا سفوف بنا کر شہد اور دہی ملا کر کھلایا جائے تو آرام ہوگا۔

دیگر۔ سونٹھ۔ ملٹھی۔ تیل تلی۔ مصری اور دہی برابر وزن لیکر ان کو خوب

بلو کر پینے سے وات پرزردور ہو جاتا ہے۔

یونانی علاج ۔ قرص کہربا بہت مفید ہے۔ جس کا نسخہ یہ ہے۔

کہربا۔ کتیرہ۔ نشاستہ۔ گوندکیکر۔ مغز کھیرو۔ ہر ایک ایک تولہ۔ گلنار ۲ تولہ اقاقیا ایک تولہ۔ سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنا دیں۔ کہربار تنگ کے پانی میں قرص یعنی ٹکیہ تیار کریں خوراک ۳۔ ماشہ سے ۵ ماشہ تک۔ شربت انجبار کے ہمراہ۔

قسم دوم غلبہ صفرا یعنی پت

اگر کسی عورت کی اندام نہانی کا خون زرد۔ نیلا۔ سُرخ اور سیاہی مائل ہو۔ خون چھونے سے گرم اور جلن سے بکثرت نکلے۔ تو غلبہ صفرا یعنی پت جاننا چاہیئے۔

علاج

(۱) کشا (ایک گھاس ہوتی ہے) کی جڑ پیس کر چاولوں کے دہووں کے ساتھ بقدر ۹ ماشہ دن میں دو تین بار پلانے سے خون بند ہو جاتا ہے۔

(۲) آملہ کی راکھ اور کپاس کے پھولوں کی راکھ بنا کر بقدر ایک تولہ ساٹھی کے چاولوں کے دہووں کے ساتھ پلائی جائے تو خون بند ہو۔

(۳) بانسہ۔ رسوت۔ خس۔ ہر سہ اشیاء کو بھگو دیں۔ ان کا پانی لے کر اس میں شہد ملا کر پلا دیں۔

(۴) چرچٹہ کی جڑ کا سفوف تازہ پانی کے ساتھ کھلانا مفید ہے۔

(۵) دکھنی سپاری کو باریک کوٹ کر اس میں آملہ کا سفوف ملا دیں اور تازہ پانی کے ساتھ کھلا دیں۔ مقدار خوراک ۴ ماشہ سے ۶ ماشہ تک۔

(۶) ملٹھی کا سفوف بقدر ۶ ماشہ۔ دو چند مصری ملا کر دن میں دو بار چاول کے دہوون کے ساتھ کھانا ازحد مفید ہے۔

علاج یونانی } قرص کہربا مذکور ہمراہ شربت انار کھلا دیں ۔ اور سرد اور قابض اشیاء کا استعمال کرادیں ۔ محرمہ سیاہ پیس کر تھوڑا سا پانی کے ساتھ کھلا دیں ۔

گل گلاب ۔ سماق دانہ ۔ فسپال ۔ برگ سوڑبوں ۔ اقاقیا اور صندل سفید ان کا لیپ تیار کرکے پیڑو پر لگا دیں ۔

قسم سوم غلبہ بلغم یعنی کف

جس عورت کی اندام نہانی کے راستہ سے گوند کی طرح چکنا یعنی لیسلا خون نکلے ۔ اور اس کی رنگت گلاب کے پانی جیسی سفیدی مائل ۔ ہو یا ایسی رنگت ہو جیسے گوشت کا دھویا ہوا پانی ہوتا ہے ۔ تو بلغم یعنی کف کا غلبہ جاننا چاہیئے ۔

علاج ۔ کاگ جنگھا کی جڑ اور ریٹھانی لودھ کا سفوف بقدر ۶ ماشہ شہد میں ملا کر چاٹنے سے آرام ہو ۔

دیگر ۔ گولر کے خشک پھل لے کر ان کا سفوف کر لو ۔ اس میں شہد اور مصری ملا کر معجون کی طرح بنالو ۔ پھر ہر صبح بقدر ۴ ماشہ کے یہ معجون کھلاؤ ایک ہفتہ کھانے سے آرام ہو جاوے گا ۔

گولر کے استعمال کی ترکیب ایک کتاب بنام اکسیر الامراض میں یوں بیان کی گئی ہے کہ گولر خام آدھ سیر پانی میں ایک جوش دیکر نکال کر پھینک دیں بعدہ پاؤ سیر گولر اس قدر پانی میں پکا دیں کہ یہ گل جاویں ۔ بعد گلنے کے پانی سے علیحدہ کرکے گولر کو پھینک دیں اور اس پانی میں دوسرے پاؤ سیر گولر کو پکا دیں ۔ کہ وہ اس میں گل جاویں ۔ ان کو بھی پھینک دیں اور پانی کا اندازہ ایک چھٹانک باقی رہے ۔ اس میں قدرے شکر سفید ڈالیں اور قریب سرد ہونے کے چونہ ۲ ماشہ ملا کر رکھیں کہ وہ پانی جم جلوے اس کو

بقدر ایک تولہ ہر روز بوقت صبح تین روز تک کھاویں۔ اور اگر گولر پختہ تولہ تو پاؤ سیر لیکر تھوڑے پانی میں جوش دیکر مل کر کپڑے میں چھان کر بدستور جماکر تین روز کھاویں۔ خون حیض بند ہو جاوے گا۔

سنپات

سودا۔ صفرا اور بلغم (وات۔ پت۔ کف) جب تینوں یکجا ہو کر غالب ہوں۔ تو آیوروید میں اس کو سنپات کہتے ہیں۔ اس میں سب خلطوں کی علامات پائی جاتی ہیں۔ اب اس کی علامات درج کی جاتی ہیں۔

عورت کی اندام نہانی سے جو ایام حیض میں خون جاری ہوتا ہے۔ اگر وہ شہد یا گھی کی طرح ہو۔ یا ہڑتال کی طرح اس کی رنگت ہو۔ یا چربی کی مانند ہو اور اس میں سے مردے کی بو یعنی درگندھ نکلے تو اسکو سنپات کہا جاتا ہے۔ یونانی والے اس کو علامات ردی کہتے ہیں۔ یہ بیماری ساتم یعنی لاعلاج ہوتی ہے۔ تاہم علاج کرنا چاہیئے۔ ممکن ہے کہ پرماتما کی کرپا سے آرام آجاوے۔

اپدرو کا علاج

اپدرو کی تعریف یہ ہے۔ کہ جب کوئی ایک بیماری پہلے ہوتی ہے تو جس خلط سے کہ وہ بیماری پیدا ہوئی ہے وہی خلط اور بگڑ کر اس بیماری کی موجودگی میں ایک اور بیماری پیدا کر دیتی ہے۔ پردر یا کثرت حیض میں جو اپدرو ہوتے ہیں۔ ان کا ذکر ہم شروع میں ہی کر آئے ہیں۔ ان کے علاج کے متعلق شاستر نے یہ طریقہ لکھا ہے۔ کہ پہلے اصل بیماری کا ہی علاج کرنا چاہیئے۔ جب اصلی بیماری کو آرام ہو جاوے گا۔ تو اپدرو یا بیچ میں

پیدا شدہ دوسری بیماری خود بخود ہی دُور ہو جاویگی۔ مگر یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اگر اصل مرض سے ایذا زیادہ طاقتور اور تکلیف دہ ہو تو پہلے اسکا ہی علاج کرلینا چاہیئے۔ مثلاً کثرت حیض والی عورت کو پیاس بہت لگتی ہے۔ اگر اس کی تکلیف معمولی ہے تو کثرت حیض کو روکنے کا ہی فکر کریں۔ پیاس خود بخود رُک جائیگی۔ اگر پیاس کی شدت اس قدر ہے کہ مریضہ برداشت نہیں کرسکتی۔ تو پیاس روکنے کے واسطے ادویات کا استعمال جاری کریں یا دونوں علاج ساتھ ساتھ مناسب طریقہ سے کریں۔

اسادھیہ بالاعلاج

جس کی اندام نہانی سے متواتر خون جاری رہے ایک منٹ کے واسطے بھی بند نہ ہو۔ پیاس شدت سے لگے۔ جلن ہو اور بخار رہو کمزوری اس قدر ہوگئی ہو۔ کہ مریضہ کا بستر سے اُٹھنا بھی محال نظر آوے تو اس حالت میں مریضہ بالکل لاعلاج ہو جاتی ہے۔

کثرت حیض کیواسطے مجرب و مُفید ٹوٹکے

(۱) دار ہلدی۔ رسوت۔ ناگر موتھ۔ بیل گری۔ اڈوسہ۔ چرائتہ۔ یہ چھ اشیاء بقدر دو دو تولہ لیوے۔ یعنی تمام ملکر دو تولہ ہو جاویں۔ پھر انکو سولہ گنا پانی میں رات کو بھگو دیں۔ صبح دھیمی آگ پر پکاویں۔ جب آٹھواں حصہ پانی رہ جاوے تو اتار کر چھان لیں اور اس میں شہد ملا کر پی لیں اسی طرح چند یوم پینے سے کثرت حیض کو فائدہ ہو جاتا ہے۔

(۲) اشوک سپرکش کی چھال ۲ تولے لیکر اسکو ۲ تولہ پانی میں پکا دیں

جب ۶ تولہ رہ جاوے تو اُس میں دُودھ ڈال کر تھوڑا اور پکا دیں اور ٹھنڈا کر کے شہد یا مصری ڈال کر پلا دیں۔ دن میں ایک بار دینے سے آرام ہوگا:۔

(۳) کشا (یعنی دبھ) کی جڑ پیس کر ساٹھی کے چاولوں کے پانی کے ساتھ تین دن تک پلاویں۔ آرام ہوگا۔

(۴) دھاے کے پھول اور رُمی اُن کا چُورن کر کے ۴ ماشہ صبح اور ۴ ماشہ شام کو تازہ پانی کے ساتھ کھاوے (یا ایک ایک تولہ لے کر کاڑھا بنا کر شہد ملا کر پیوے تو آرام ہو۔

(۵) ڈھاک کی گوند ایک تولہ۔ لودھ پٹھانی ایک تولہ۔ مائیں خورد ایک تولہ۔ سنگ جراحت ایک تولہ۔ ملیٹھی ایک تولہ۔ ان تمام اشیاء کو باریک کر کے سفوف بنالیں۔ مصری ہم وزن ملا کر ۶ ماشہ صبح اور ۶ ماشہ شام کو تازہ پانی کے ساتھ کھلا دیں:۔

(۶) شتاوری مُوسلی اور ملٹھی کا سفوف بنا کر ہم وزن مصری ملا کر ایک تولہ شام کو ہمراہ دودھ کے کھلا دیں۔

(۷) مغز سنگھاڑہ ۴ تولہ۔ مصری چار تولہ۔ دونوں کا سفوف بنا کر ۹ ماشہ صبح اور ۹ ماشہ شام کو کھلا دیں۔

(۸) کمرکس ایک حصّہ سنگھاڑے کا آٹا دو حصّہ۔ مصری تین حصّہ سب کو ملا کر بقدر ۸ ماشہ ہر روز صبح تازہ پانی کے ساتھ کھلا دیں۔

(۹) آملہ ایک تولہ۔ منقہ ایک تولہ۔ سونف ایک تولہ۔ تمام اشیاء کو جَوکوب کر کے رات کو پانی میں بھگو کر صبح پانی نکال کر اور اُس میں مصری ملا کر پلا دیں۔

(۱۰) پھٹکڑی بریاں۔ گُل انار اور گِل مختوم۔ گِل ارمنی اور مردار سنگ و مُہرہ سیاہ تمام اشیاء ہم وزن کا جوشاندہ پکا دیں۔ اور اُس کا فرجہ

کریں۔ آرام ہو جائے گا۔

(۱۱) شربت صندل و شربت کیوڑہ و بید مشک و انار و انجبار پینے کو دینا چاہیئے۔

(۱۲) ناشپاتی، سیب اور انار۔ یہ پھل کھانے کیلئے دیئے جا سکتے ہیں۔

(۱۳) ہیرا کسیس ایک تولہ، سونٹھ ۲ ماشہ۔ ان ہر دو ادویات کو باریک کر کے کیکر کا گوند اس قدر ملا دیں کہ گولی بندھ سکے۔ پھر ڈیڑھ ڈیڑھ رتی کی گولی بنا دیں۔ ایک گولی سے دو گولی تک صبح اور شام کو حسب طاقت متواتر چند ہفتوں تک کھلا دیں۔ آرام ہو گا۔

نوٹ:۔ تمام قسم کے پردروں یعنی کثرت حیض کیواسطے کوئی گرم علاج نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ سرد و قابض اشیاء کا استعمال کرانا مفید رہتا ہے مریضہ کو سرد پانی سے غسل کرانا چاہیئے اور سرد ہی پینے کے واسطے دینا چاہیئے کثرت حیض کے ایام میں پارچہ کھدر کو سرد پانی سے تر کر کے پیڑو کے اوپر کئی بار پھیرنا چاہیئے۔ یہ بہت مفید ہوتا ہے۔ اور مریضہ کو ان ایام میں آرام سے لیٹے رہنا چاہیئے۔ اور زیادہ حرکت نہیں کرنی چاہیئے۔ حرکت سے جاری خون کا بند ہونا امر محال ہو جاتا ہے۔

نشٹ آرتو

حیض کا بند ہو جانا۔ درد سے آنا یا کھل کر نہ آنا

شاستر میں لکھا ہے کہ وات اور کف کے بگڑ جانے سے جب رجو دھرم کا مارگ رک جاتا ہے۔ تب عورتوں کا آرتو نشٹ ہو جاتا ہے یعنی ماہواری خون حیض کا آنا بند ہو جاتا ہے۔

خون حیض کا نہ آنا یہ دو قسم سے ہوتا ہے۔ ایک تو یہ کہ شروع سے ہی حیض جاری ہی نہیں ہوتا اور دوسرے کچھ عرصہ جاری رہ کر پھر بند ہو جاتا ہے۔ بعض کے نزدیک خون کا نہ آنا کمی غذا و قلت خون کے سبب ہوتا ہے۔ اور بعض دفعہ خون کے غلیظ ہونے کے سبب جو بوجہ بلغم کے ہوتا ہے یا سردی لگنے سے یا خشکی کی وجہ سے بھی ہوتا ہے۔

بعض دفعہ فربہی کی وجہ سے بھی خون حیض کا اجراء بند ہو جاتا ہے کیونکہ فربہ بدن ہونے سے چربی کا دباؤ پیڑو و رحم کے منہ پر پڑتا ہے۔ اور خون حیض رک جاتا ہے۔

حیض کا آغاز سے ہی نہ جاری ہونا

اس کو شروع سے حیض نہ آنا بھی کہا جاتا ہے۔ جس عورت کو یہ عارضہ ہوتا ہے۔ اس کے اعضاء میں یا تو کوئی پیدائشی نقص ہوتا ہے۔ یا زیادہ کمزوری اور قلت غذا کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جن عورتوں کے رحم یا خصیۃ الرحم نہیں ہوتے۔ یا ان کے یہ اعضاء پیدائش سے ہی نا مکمل ہوتے ہیں۔ ان کو حیض کا آغاز ہی نہیں ہوتا اور نہ ان کو مرد کی خواہش ہوتی ہے۔ اگر مرد بلا مرضی عورت کے مجامعت کرے بھی تو عورت کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ ایسی عورت کو کنج بھی کہا جاتا ہے۔ اس کے پستان بھی باقاعدہ نہیں ہوتے۔ اور اُن کا لب و لہجہ بھی مردانہ ہی ہوتا ہے۔ ایسی عورتوں کا علاج ہرگز نہیں ہو سکتا۔

جن عورتوں کو کمزوری کی وجہ سے یا قلت غذا کی وجہ سے عارضہ ہو وہ علاج کرنے سے صحت یاب ہو سکتی ہیں۔

حیض جاری ہو کر پھر بند ہو جانا

اگر کسی عورت کو پہلے حیض باقاعدہ آتا ہے۔ مگر وہ ایام حیض میں سرد پانی سے غسل کر لیتی ہے۔ یا سرد اشیاء کا استعمال کرتی ہے۔ یا رنج وفکر بہت کرتی ہے۔ تو اس کا خون حیض بند ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ رحم کا منہ دوسری طرف ہو جاتا ہے۔ تو پھر بھی خون حیض بند ہو جاتا ہے۔ یا رحم میں زخم یا سوزش ہو جانے سے بند ہو جاتا ہے۔

حیض کا درد سے آنا اور کھل کر نہ آنا

اگر ایام حیض میں عورت ننگے پاؤں پھرے۔ گیلے کپڑے پہنے زیادہ محنت کرے یا سرد پانی کا استعمال کرے۔ جیسا کہ ہم پہلے لکھ آئے ہیں۔ تو بعض اوقات دفعہ پیڑو اور کمر نیز رانوں میں بہت درد ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ مریضہ بے ہوش ہو جاتی ہے اور اسے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اور خون حیض کھل کر نہیں آتا۔ کئی کئی دنوں تک اسی طرح درد ہوتا رہتا ہے۔ اور خون جم جاتا ہے اور تکلیف سے پھٹکیاں سی بنکر خارج ہوتا ہے۔ جیسے کہ بعض اوقات اسقاط حمل میں ہوا کرتا ہے۔

علاج

(۱) تخم میتھی ۶ ماشہ۔ تخم گیرا ۲ ماشہ۔ سونٹھ ایک ماشہ۔ سوئے ایک ماشہ۔ اجوائن خراسانی ایک ماشہ۔ ان تمام اشیاء کو رات کے وقت جو کوب کرکے ۱۰ گنا پانی میں بھگو دے۔ اور صبح کو جوشاندہ بنا کر جب

آٹھواں حصہ پانی باقی رہے تو اتار کر شہد ڈال کر پلادے۔ حیض کا درد سے آنا یا کمی کر نہ آنا اور دیگر تمام تکالیف متعلقہ حیض کی رفع ہوں گی بہت ہی مفید ہے۔ اس کاڑھا یعنی جوشاندہ کو کچھ عرصہ متواتر استعمال کرنا چاہیئے۔

(۲) اگر حیض کے وقت پیڑو میں سخت درد ہو۔ تو افیون کا عرق دس پندرہ بوند آدھی چھٹانک پانی میں ملاکر تین چار بار پلانے سے آرام ہو جاتا ہے۔

(۳) مشک کافور ۲ رتی لے کر تھوڑا سا میدہ ملاکر پانی سے حل کر کے گولی بنادیں اور گرم پانی سے دیں۔ تو درد کو آرام ہو جاوے گا ایسی دو تین گولیاں دن میں دیں۔

(۴) ہیرا کسیس ایک تولہ۔ ایلوا دو تولہ۔ ان کو خوب باہم پیس کر تھوڑا سا پانی ملاکر تین تین رتی کی گولیاں بنادیں۔ اور دن میں دو گولیاں ایک صبح دو ایک شام گرم پانی کے ہمراہ کھلادیں۔ برابر مہینہ بھر کھلادیں یعنی جب حیض شروع ہوکر بند ہو جاوے۔ تب ان گولیوں کو کھلانا شروع کریں اور دوسرے حیض کے جاری ہونے تک کھلاتے رہیں۔

(۵) تل سیاہ ۳۰ ماشہ۔ قند سیاہ ۳۰ ماشہ۔ سونٹھ ۳۰ ماشہ۔ نکماں ۳۰ ماشہ۔ بھارنگی ۳۰ ماشہ۔ سیاہ مرچ ۳۰ ماشہ۔ ان تمام اشیاء کو جوکوب کر کے سولہ گنا پانی ڈال کر رات کو بھگو دیں۔ اور صبح کو جوش دیں اور جب آٹھواں حصہ باقی رہ جائے۔ اتار کر پلادیں۔ اسی طرح تقریباً دو ہفتہ تک پلادیں حیض جاری ہو جاوے گا۔

(۶) مجیٹھ۔ بابڑنگ۔ مرچ سیاہ۔ کنکول ہر ایک ایک تولہ۔ اجمود سونف دانہ الائچی کلاں۔ ست بروزہ۔ مصطگی رومی۔ ہر ایک چھ ماشہ تمام اشیاء کو کوٹ چھان کر سفوف بنادیں۔ اور سفوف دوچند شہد ملاکر مقدار ۶ ماشہ ہر روز کھلائیں فائدہ کریگا

(۷) کپاس کے پھول ۴ ماشہ۔ بنفشہ ۴ ماشہ۔ پوست سیاہ فانوس ڈیڑھ تولہ۔ خیار شنبر ڈیڑھ تولہ۔ بیخ بادیان چھ ماشہ۔ تخم خربزہ دو تولہ۔ خارخسک ۴ ماشہ۔ عرق شاہترہ آٹھ تولہ۔ عرق مکوہ تولہ۔ سب اشیاء کو عرق شاہترہ و عرق مکو میں رات کو بھگو دیں۔ صبح پانی نتار کر شربت بزوری معتدل ملا کر پینا مگر شربت میں سرد پانی نہیں ڈالنا چاہیئے۔

(۸) ملٹھی ۴ ماشہ۔ بنفشہ ۴ ماشہ۔ پرسیاوشاں ۴ ماشہ۔ دارچینی ۴ ماشہ وج ۴ ماشہ۔ اسطوخودوس ۴ ماشہ۔ تمام اشیاء کو جو کوب کر کے رات کو بدستور بالا بھگو کر بدر جوشاندہ بنا کر اس میں مصری ڈال کر پلا دیں۔

(۹) حب الغار ایک تولہ۔ قند سیاہ چھ ماشہ۔ باہم شہد میں ملا کر گولی بقدر چھ ماشہ بنا دیں اور گرم پانی سے کھلا دیں۔

(۱۰) گودہ اندرائن۔ کنگنی سیاہ۔ مویز منقٰی۔ نوشادر۔ مر۔ بوزن مساوی اشیاء لیکر سفوف بنا دیں۔ روغن بیدانجیر میں ملا کر فتیلہ یعنی بتی تیار کریں اور رحم میں رکھیں۔ آرام ہو جائے گا۔

(۱۱) بابونہ کو کوٹ کر فرزجہ کے طور پر استعمال کرنے سے حیض کھل کر آجاتا ہے۔

(۱۲) جنگلی گاجر کی جڑ بقدر ۴ ماشہ لے کر اس کا جوشاندہ بنا دیں بعد مریضہ کو مصری ڈال کر پلا دیں تو آرام ہوگا۔

(۱۳) مر مکی بقدر سوا ماشہ پینے اور حمول کرنے سے حیض کھل کر آجاتا ہے۔

(۱۴) کنجد مقشر دو تولہ کا جوشاندہ پینے سے حیض جاری ہو جاتا ہے۔

(۱۵) تخم مولی۔ تخم گاجر یا اجوائن ایک کف دست کھلنے سے حیض جاری ہو جاتا ہے۔

(۱۶) کپاس کے بنولے بقدر دو تولہ۔ ہر روز جوشا کر متواتر چار پانچ روز پینے سے حیض کھل کر آنے لگ جاتا ہے۔

(۱۷) سونف ۔ سوئے ۔ ملیٹھی ۔ بیج گوبر ۔ اجوائن ۔ ان تمام کا کاڑھا کرکے پرانا گڑ ملا کر پینے سے حیض کھل کر آنے لگ جاتا ہے ۔

(۱۸) کلونجی ۔ بابڑنگ کا جوشاندہ دھول نفع کثیر بخشتا ہے ۔

حیض بند ہو جانے یا درد سے آنے کیوقت سرد علاج یا سرد پانی و دیگر سرد اشیاء کا استعمال ہرگز نہیں کرانا چاہیئے ۔ بلکہ جب ایام حیض میں پیڑو میں درد ہو ۔ اور حیض کھل کر نہ آوے تو مریضہ کو ہر روز گرم پانی سے غسل کرانا چاہیئے ۔ بہتر تو یہ ہے کہ نصف یا پون گھنٹہ ہر روز دن میں ایک یا دو بار ایک بالٹی یا ٹب میں گرم پانی ڈالکر مریضہ کو اس میں بٹھا دیا کریں ۔ اور پھر باہر نکال کر خشک کپڑے سے پونچھ کر بدن صاف کر دیا جاوے اس ترکیب سے بہت ہی فائدہ ہوتا ہے ۔ ساتھ دوائی کا استعمال بھی جاری رکھنا چاہیئے ۔

خوراک ہلکی و زود ہضم ۔ مثلاً دود چاول ۔ ساگودانہ ۔ بکری اور سانس کی رس یعنی یخنی دینی چاہیئے ۔

اس مرض کی اگر لاپرواہی کی جاوے ۔ تو کئی دیگر امراض لاحق ہو جاتے ہیں ۔ اور حمل قرار نہیں پاتا ۔

یونی روگ یا امراض رحم

یہ تمام یونی روگ یا امراض رحم خون حیض کی نادرستی اور بدقسمتی سے ہوتے ہیں ۔ یہ جملہ امراض مانع حمل ہوتے ہیں ۔ اسی واسطے جب ان میں سے کوئی مرض ہو تو فوراً اس کا علاج کرنا چاہیئے ورنہ جب تک مریضہ ان امراض

میں مبتلا رہیگی۔ حمل ہرگز قرار نہیں پائے گا۔ اگر قرار پائے گا۔ تو گر جائے گا یا کوئی اور تکلیف ہو جائے گی۔

(۱) جس کی یونی یعنی اندام نہانی سے جھاگ ملئے ہوئے خون بہت تکلیف کے ساتھ تھوڑا تھوڑا نکلے اسے اُدابرتا کہتے ہیں۔

(۲) جس کا خون حیض جاری نہ ہو۔ یا جاری ہو کر بند ہو جاوے۔ اس کو بندمیا کہتے ہیں۔

(۳) جس کو یونی میں ہمیشہ درد رہتا ہو۔ اس کو ببلوتا کہتے ہیں۔

(۴) جس کو بوقت مباشرت بہت درد ہو۔ اسکو پربلوتا کہتے ہیں۔ ایسی عورت درد کے ڈر سے اپنے خاوند سے بہت نفرت کرتی ہے۔

(۵) جس کی اندام نہانی سخت اور خشک اور اکڑی ہوئی ہو۔ اور اس میں سوئیوں کے چبھنے کی سی درد ہو۔ تو اس کو واتلا کہتے ہیں۔ یہ تمام امراض غلبہ یا دیعنی وات کے ہیں۔ ایک سے نمبر ۲ تک جو امراض لکھی ہیں۔ ان تمام میں سوئیوں کے چبھنے کی درد ہوتی ہے۔ مگر واتلا میں سب سے زیادہ درد ہوتی ہے۔

(۶) جس یونی سے جلن کے ساتھ خون جاری ہووے۔ اسکو لوہت کھشیہ کہتے ہیں۔

(۷) جس میں گہندھا پکنا اور شکر میت یعنی سفیدی مائل خون اور وایو یعنی (ہوا) بار بار نکلے۔ اس کو بامنی کہتے ہیں۔

(۸) جس کی یونی اور رحم اپنی جگہ سے آگے پیچھے ہو جاوے اور حمل قرار نہ پائے یا ہو کر گر جائے۔ اس کو پربرسنی کہتے ہیں۔ اس میں اندام نہانی کا کوئی حصہ باہر کی طرف نکل آوے اور پھر اس کو مالش کر کے درست کیا جاوے تو یہ حمل قرار پانے کے لائق نہیں ہوتی۔

(۹) جس کی یونی سے خون حیض بہت بہہ جائے۔ اور حمل نہ ٹھہرے

بلکہ حمل کچھ عرصہ ٹھہر کر خون کے زیادہ بہنے سے گر جاوے۔ تو اس کو پتر گھنی کہتے ہیں۔

(۱۰) جس کو یونی میں بوقت حیض سخت جلن ہو۔ اور یونی یعنی اندام نہانی پک جاوے اور ساتھ بخار بھی ہو تو اس کو پتلا کہتے ہیں۔

نمبر ۶ سے ۹ تک چار امراض میں غلبہ صفرا یعنی پت کا ہوتا ہے ان میں جلن وغیرہ صفرا کے لکشن پائے جاتے ہیں۔ نمبر ۱ میں پت یعنی گرمی زیادہ ہوتی ہے۔ اور نیلا پیلا سفید سا خون حیض بہتا ہے۔

(۱۱) جس عورت کو کثرت مباشرت سے بھی سیری نہ ہو۔ اور اس کی خواہش بنی رہے۔ اس کو ایتانندا کہتے ہیں۔

(۱۲) جس کی یونی میں خون اور بلغم سے خارش ہو۔ اور تھوڑی سی مانس کی گانٹھ کی طرح پھنسیاں معلوم ہوں تو اس کو کرنی کہتے ہیں۔

(۱۳) جس کو تھوڑی سی مباشرت کرنے سے مرد سے پہلے ہی انزال ہو اس کو چرنا یونی کہتے ہیں۔

(۱۴) جس عورت کو کثرت مباشرت سے بھی انزال نہ ہو اور اسکو انند یا خوشی حاصل نہ ہو اور حمل بھی قرار نہ پاوے تو اسکو اتی چرنا کہتے ہیں۔

(۱۵) جس کی یونی یعنی اندام نہانی چکنی سرد اور پھنسیوں سے پر ہو اور اس میں بہت خارش ہو۔ اس کو سلیشملا کہتے ہیں۔ ان میں غلبہ بلغم بڑھا ہوا ہوتا ہے۔

مادھو ندھان میں ردگ سنگرہ کا حوالہ دیکر صرف یہی لکھے ہیں۔ مگر پانچ اقسام تردوش یعنی سنپات کی ہیں۔ جو نیچے درج کی جاتی ہیں۔

(۱۶) جس کی اندام نہانی کمزوری اور خشک ہو۔ اور حیض جاری نہ ہو پستان بہت چھوٹے رہیں۔ تو اس کو کھنڈی کہتے ہیں۔

(۱۷) اگر کسی عورت سے ایک جوانمرد مباشرت کرے تو اسکی یونی لمبوتری

ہو جاتی ہے۔ اس حالت میں اس کا نام انندی یونی کہتے ہیں۔

(۱۸) اگر کسی عورت کی اندام نہانی بہت بڑی اور فراخ ہو تو اس کو شاستر میں مہا یونی کہا جاتا ہے۔

(۱۹) اگر اندام نہانی بہت تنگ ہو اور بوقت مباشرت کے تکلیف ہو۔ تو اسے سوچی بکتر کہتے ہیں۔

(۲۰) اگر کسی عورت کو اندام نہانی میں سوئی کے چبھنے کی سی درد ہو اور جلن ہو یا یک جاوے۔ خارش بہت اور پھنسیاں نکل آویں تو اسے تردوشی کہا جاتا ہے۔ وات۔ پت۔ کف۔ تینوں دوشوں سے یہ علامتیں ہوتے ہیں۔

اودابرتا کا علاج

(۱) سرسوں سفید۔ مجیٹھ۔ چنبہ کے پھول ہموزن لے کر باریک سفوف تیار کر لیں۔ شہد ملا کر اندام نہانی میں لیپ کریں۔ آرام ہو جاوے گا۔

(۲) ہرڑ۔ بہیڑہ۔ آملہ۔ تینوں برابر وزن لے کر کوٹ کر دو تین سیر پانی میں خوب جوش دیں۔ جب پانی نصف رہ جائے۔ تو اندام نہانی کو اس پانی سے دن میں کئی بار دھو وے۔

بپلوتا اور پرتی پلوتا کا علاج

ہرڑ۔ بہیڑہ۔ آملہ۔ مجیٹھ۔ ملٹھی۔ کٹھ۔ اسگند۔ ہموہ۔ ہلدی۔ دونوں قسم کی کر ملا۔ منقہ۔ بہینگو کے پھول۔ کمل کی جڑ۔ رکت چندن۔ یہ تمام اشیاء کوٹ کر ملا لیں اور سب ایک سیر۔ ستاور ایک پاؤ۔ تمام اشیاء کو جو کوب کر کے دو سیر پانی میں رات کو بھگو دیں۔ صبح خوب آگ پر پکائیں جب چوتھا حصہ پانی رہ جائے اتار کر چھان لیں اور پھر گھی تہ کر کے ڈال کر پکا دیں جب گھی کا حصہ پانی جل جائے تو اس کو ایک دو تولہ تک ہر روز

دیں۔ یہ بندھیا کے واسطے بھی گن کاری یعنی مفید ہے۔

بندھیا کا علاج

بندھیا کو بانجھ یا سنڈھ کہا جاتا ہے۔ یونانی میں عقر کہا جاتا ہے پہلے ہم لکھ آئے ہیں۔ کہ بندھیا کے خون حیض جاری نہیں ہوتا۔ مگر اس کا ایک اور بھید یعنی قسم کاک بندھیا بھی ہے۔ یعنی جب ایک بچہ ہو کر پھر مدت تک حمل قرار نہیں پاتا۔ اُسے کاک بندھیا کہا جاتا ہے۔

(۱) بندھیا عورت کو چاہئے۔ ہر روز بلا ناغہ کانجی پیا کرے۔ ماش کا استعمال کرے۔ تیل کی اشیاء کھاوے تو حاملہ ہو۔

(۲) بڑا مجرب نسخہ ہے۔ سانٹھی کے بیج۔ کڑوی توبنی۔ دنتی مول۔ مگھ۔ پُرانا گڑ۔ بڑ پھل۔ سمندر جھاگ۔ جواکھار۔ تھوہر کا دودھ ان سب کو اکٹھا کر کے باریک پیس کر ایک بتی بناوے اور اس بتی کو یونی یعنی اندام نہانی میں رکھے تو حیض جاری ہو۔

(۳) مالکنگنی۔ رائی۔ بچ۔ ساربیج برابر وزن لے کر پیس لیوے اور تازہ پانی سے پانچ روز تک پیوے تو حیض جاری ہو۔

(۴) ستاور ایک پاؤ لیکر رات کو دو سیر پانی میں بھگو دو۔ صبح آگ پر جوش دیکر جب ڈیڑھ سیر رہ جاوے تو اتار لیں۔ اس پانی میں جیٹھ ملٹھی۔ کٹھ۔ اسگند۔ اجمود۔ کنگی۔ منقہ۔ برابر وزن رات کو بھگو دیں۔ صبح پھر آگ پر چڑھا دیں۔ جب آدھ سیر پانی رہ جاوے۔ اُتار لیں۔ تو اس میں آدھ سیر روغن زرد ملا کر پکا دیں۔ جب صرف گھی رہ جاوے اُتار لیں۔ یہ گھی بقدر ۳ تولہ لے کر اس میں ناگ کیسر ۳ ماشہ ملا کر ہر روز چٹا دیا کریں ؎

تمام قسم کے یونی روگ کیواسطے مفید ادویات

۱۔ نیوگھرادی کاڑھا

(۱) بڑ کی چھال۔ پیاکھر کی چھال۔ نباڑے کی چھال۔ بیت کی چھال۔ بیر کی چھال۔ توت کی چھال۔ ملٹھی۔ چرونجی۔ لودھ سرخ۔ لودھ سفید۔ گولر کی چھال۔ پیپل کی چھال۔ سلائی برگش کی چھال۔ تیندو۔ چھوٹی جامن۔ بڑی جامن کی چھال۔ آم چھوٹی برڑ۔ کدمب کی چھال۔ کوہ کی چھال۔ بھلاوے۔ یہ تمام اشیاء ایک وزن کی برابر وزن لیں۔ کہ ملکر چار تولے ہو جاویں۔ سب کو کوٹ کر کے رات کو ۱۶ گنا پانی میں بھگو دیں۔ صبح آگ پر پکا دیں۔ جب آٹھواں حصہ پانی باقی رہ جاوے تو اُسے اتار کر چھان لیں۔ اور تھوڑی سی کھانڈ ملا کر پلا دیا کریں۔ چند یوم میں ہی تمام قسم کے یونی روگ دور ہو جاویں گے۔ یہ شارنگ دھر کا یوگ ہے۔

(۲) گوکشو۔ کوٹھ۔ سیندھا نمک۔ اور دیودار کا کاڑھا کر کے چھان لے۔ اور اس میں تل کا تیل ڈالکر پکا دیں۔ جب صرف تیل باقی رہ جاوے اتار لیں۔ اس تیل میں پھایا تر کر کے فرزجہ کیا جاوے تو یونی روگ یا امراض رحم دور ہوں۔

(۳) بادنجل کے پتوں یا چھال کو خشک کر کے اس کی دھونی فرج میں دی جاوے تو فائدہ ہو۔ خاص کر امراض سوداوی یعنی وات میں بڑا مفید ہے۔ اس کو پانی میں جوش دے کر یونی دھونا بڑا مفید ہے۔

(۴) تلوں کے تیل میں کپاس کے پھولوں کو پکا کر اس تیل کا فرزجہ کرنا امراض رحم خاص کر صفراوی (پت) غلبہ کو دور کرنے کیواسطے مفید ہے۔

(۵) آملہ کے رس میں مصری ملا کر دس روز پینے سے عورت کے فرج کی جلن دفع ہو جاتی ہے۔

(۶) کوکر بھا نگرسے کی جڑ کو چاولوں کے پانی کے ساتھ پیا جاوے تو فرج کی پیپ دور ہو۔

(۷) نکھو۔ مرچ سیاہ۔ سونف۔ ماش۔ کٹھ۔ سینڈھا نمک۔ ان تمام اشیاء کو پانی میں جوش دیکر فرج کو دھویا جاوے تو امراض بلغمی دور ہونیا

یونی دُرگندھ ناشک یا دافع بدبُوئے فرج

برگ نیم۔ برگ املتاس۔ نیچ۔ برگ اڑوسہ۔ تمام کو پانی میں جوش دے کر فرج کو دھویا جاوے تو فرج کی بدبُو دُور ہوجاوے۔

یونی گاڑھی کرنم یا تنگی فرج

امراض یونی میں چند امراض ایسے ہیں جن سے یونی اصلی حالت پر نہیں رہتی۔ یعنی اس میں فراخی آجاتی ہے۔ اس واسطے ایسی حالت میں مندرجہ ذیل ادویات کا استعمال کرنا چاہیئے۔

(۱) لونگ کے پھول۔ کھیر سار۔ بابلہ۔ جائفل۔ مازو۔ سپاری انکو باریک پیس کر کپڑے سے چھان لے۔ پھر ایک باریک کپڑے میں تھوڑی سی یہ دوائی ڈال کر پوٹلی بنا کر فرج میں رکھی جاوے تو نفع ہو۔

(۲) کو نج کی جڑ کے کاڑھا سے دھونا مفید ہوتا ہے۔

(۳) پھٹکڑی سفید بھون کر ہموزن مازو پھل کا چورن باریک ملا کر پوٹلی بنا کر فرج میں رکھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

(۴) پلاش کے پھول۔ گولر کے پھل۔ ان دونوں کا باریک سفوف بنا کر تل کے تیل میں حل کر کے یا شہد ملا کر لیپ کیا جاوے تو تنگی کے واسطے نہایت مفید رہتا ہے۔

(۵) مازو پھل کا سفوف بنا کر مساوی کافور ملا کر شہد کے ساتھ حل

کر کے لیپ کیا جاوے تو وہ فائدہ دکھاتا ہے۔ جو بیان سے باہر ہے۔ یہ نہایت مجرب ہے۔

یونی کندروگ

یہ ایک فرج کی بیماری ہے۔ جو مثل ایک گانٹھ کے ہوتی ہے۔ مادہ بلغم اور خون سے ملی ہوئی بڑہل یا پیپل کے پھل کے مانند ہوتی ہے اس کے اسباب بھی بے اعتدالی حیض گنے ہوتے ہیں۔ آیورویدک میں یہ چار قسم کا روگ مانا گیا ہے۔ (۱) وات (۲) پت (۳) کف (۴) سنپات

(۱) وات (سودا) فرج کے نیچے مانس کی ایک ایسی گانٹھ کا پیدا ہو جانا جو رُوکھی ہو اور فرج کے مانند ہو۔ منہ پھٹا ہوا ہو اور درد ہو

(۲) پت (صفراء) فرج کے بیچ ایک ایسی گانٹھ کا پیدا ہونا جس کا رنگ سُرخ ہو اور گانٹھ میں جلن ہو اور ساتھ ہی بخار بھی ہو جاوے۔

(۳) کف (بلغم) تِل کے پھول کی طرح ہو۔ اور رنگ بھی پھول کا سا ہی ہو۔ اور اُوپر خار معلوم ہوں۔ خارش بہت ہو اور جماع کی خواہش بہت ہو۔

(۴) سنپات (سنپات) کے یونی کندروگ میں مندرجہ بالا تینوں خلطوں کی علامات پائی جاتی ہیں۔

علاج

گیرو۔ بائبڑنگ۔ زردچوب۔ کائپھل۔ ان سب کو باریک کر کے ہبڑ۔ بہیڑہ۔ آملہ کا کاڑھا کر کے اس سے فرج کو دھو کر اس چُورن میں تھوڑا سا اس کاڑھا کا پانی اور کچھ شورہ ملا کر کند یعنی گانٹھ پر لگایا جاوے تو چند یوم میں آرام ہو جاوے گا۔

رحم کے دیگر عوارض برُوئے طِب یونانی

رحم کے اورام

رحم کے اندر ورم پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ مثلاً گرمی سے جس سے بخار ہو جاتا ہے۔ اور پیاس لگتی ہے۔ خونی ورم بھی ہوتے ہیں جن کے لاحق ہونے سے گرمی کے ورموں کی سی علامات پائی جاتی ہیں۔ سردی کے ورم لاحق ہوں تو قارورہ سفید ہوتا ہے اور بوجھ زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ علم طب کی کتب میں یہ تمام امراض بالتشریح درج ہیں۔ یہاں صرف اشارۃً لکھ کر مختصر علاج درج کئے جاوینگے۔

عِلاج (۱) گرم ورموں کے واسطے شربت بنفشہ۔ یا آب انار شیریں یا خرفہ کا شیرہ بنا کر قند ملا کر پلا دیں۔ اگر روغن بادام بھی شامل کر لیا جاوے تو زیادہ مفید رہتا ہے۔

(۲) روغن بادام میں روئی کا پھایا تر کر کے رحم میں رکھا جاوے تو گرم ورموں کے لئے مفید رہتا ہے۔

سرد ورموں کے واسطے چرائتہ کو کوٹ کر اس کا جوشاندہ تیار کر کے اس سے دھونا یا حمولاً استعمال کرنا مفید ہوتا ہے۔

(۳) سوئے اور بابونہ برابر وزن لیکر اس کا جوشاندہ بنا کر اگر آبدست کیا جائے۔ یا حمول کے طور پر استعمال کیا جاوے تو فایدہ بخشتا ہے۔ بعض ورموں میں سوداوی مادہ بھی آداخل ہوتا ہے۔ جس سے کہ ورم سخت معلوم ہوتے ہیں۔ اور رحم بھاری معلوم ہوتا ہے۔ چلنے سے تھکان معلوم ہوتی ہے۔ رانوں اور پنڈلیوں میں ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے گلٹے پڑ جاتے ہیں۔ اگر ایسی حالت ہو تو مندرجہ ذیل دوائی کرنی چاہیئے۔

ممکن ہو تو پہلے ایسا جلاب کرا دیں۔ جو سوداوی مادہ کو خارج کرنے والا ہو۔ اس کے بعد بابونہ۔ افتیموں اور گلقند۔ ان کا جوشاندہ بنا کر پینے کے واسطے دیا جاوے اور بابونہ کو باریک پیس کر ارنڈ کا تیل ملا کر حمولاً استعمال کیا جاوے۔

رحم کا باہر نکل آنا

حکماء یونان اس مرض کو خروج الرحم۔ نتوء الرحم وانقلاب الرحم وغیرہ ناموں سے پکارتے ہیں۔

کیفیت مرض:۔ رحم اپنی اصلی جگہ سے نیچے کی طرف جھک جاتا ہے جس سے رحم کا منہ اندام نہانی سے باہر ہو جاتا ہے بعض دفعہ اصلی جگہ سے ہل کر الٹ پلٹ ہو جاتا ہے۔ یعنی جیسے کہ اصلی حالت میں رحم کا منہ نیچے کی طرف اصلی مقام پر ہوتا ہے۔ ویسے نہیں رہتا۔ یہ دونوں حالتیں مانع حمل ہوتی ہیں۔

اسباب مرض: کسی اونچی جگہ سے دھڑ یا چوتڑ کے بل نیچے گرنا۔ بھاری بوجھ کا اٹھانا۔ سخت چوٹ کا لگنا۔ برداشت سے زیادہ بوجھ اٹھانا رہنا کر بولنا۔ سخت ورزش یا رکنا۔ وضع حمل بچہ جننے کے وقت تکلیف ہونا۔ جنانے والی دایہ سے بچہ کو یا مردہ بچہ کو زور سے باہر کھینچنا۔ لیسدار بلغمی رطوبتوں کا رحم کے اوپر گر کر اس کی رگوں کو ڈھیلا کر دینا وغیرہ وغیرہ۔

علامات مرض: پیڑو تھی گاہ میں سخت درد کا ہونا۔ بدن میں رعشہ سا پڑ جانا۔ اور طبیعت کو دہشت کا معلوم ہونا۔ پٹھوں کا کھچ جانا۔ پاخانہ اور پیشاب کا بند ہو جانا۔ کمر اور مقعد میں درد کا ہونا اور گاہ بگاہ بخار کا ہو جانا۔

علاج:- (۱) اس حالت میں پہلے حقنہ کرنا چاہیئے۔ تاکہ آنتیں صاف ہوجا دیں اور پیشاب آور دوائی پینے کے واسطے دینی چاہیئے۔ عورت کو پیٹھ کے بل لٹاکر دونوں ٹانگوں کو ایک جیسا رکھنا چاہیئے۔ کچھ پشم لیکر ایک گیند سا بناکر رحم کے اُوپر رکھنا چاہیئے۔ اور اقاقیا۔ مازو مصطگی کا جوشاندہ بناکر اس میں تھوڑا سا نرم پشم بھگو کر آہستہ آہستہ اندر داخل کرنا چاہیئے۔ تاکہ رحم پُر ہوکر ادھر اُدھر حرکت نہ کرنے پائے۔ پھر تھوڑا سا پشم سرکہ میں ترکر کے فرزجہ کے طور پر رکھ دیں۔ اور مریضہ کو کروٹ بدل کر لیٹ جانے کیواسطے کہہ دیں۔ رحم اپنی اصلی حالت پر آجاویگا۔ اگر ایک بار کے عمل سے آرام نہ آوے تو دوسرے یا تیسرے روز فرزجہ سابقہ نکال کر مورد گل سرخ اقاقیا۔ پوست انار کا جوشاندہ تیار کرکے اس میں بھگو کر کھیں مثانہ اور ناف کے اُوپر اسی جوشاندہ کو بطور نطول کے استعمال کریں۔

(۲) مازو کو جو کوب کرکے جوشاندہ تیار کریں۔ اس جوشاندہ میں مریضہ کو بٹھائیں۔ تو رحم اپنی حالت پر آجائے گا۔

(۳) ہر ہاشمہ مسطگی کو کھانا اور حمول استعمال کرنا مفید رہتا ہے۔

نوٹ:- مریضہ کو کوئی ایسی دوائی نہ دینی چاہیئے جس سے کہ چھینک آنے کا اندیشہ ہو۔ بدبو دار اشیاء کے سونگھنے سے بھی پرہیز لازم ہے۔ خوشبویات کا سونگھنا فائدہ مند ہوتا ہے۔

خارش رحم

یہ مرض بھی خرابی حیض سے پیدا ہوتا ہے۔ اس سے مریضہ ایسی حریص الشہوت ہوجاتی ہے۔ کہ سوائے جماع کے اسکا دھیان کسی طرف ہی نہیں جاتا۔ اور جماع سے اس کی تسلی نہیں ہوتی۔ بعض دفعہ حاملہ عورتوں کو بھی یہ مرض ستاتی ہے۔ اور اندام نہانی میں غلاظت وغیرہ کے جمع

ہونے سے بھی یہ عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔ اس سے مریضہ از حد تنگ رہتی ہے۔ کھجانے سے زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

(۱) گل روغن و روغن بنفشہ خارش کی جگہ پر ملنا چاہیئے۔

(۲) رسوت۔ صندل۔ کشنیز۔ کاہو۔ خرفہ گھوٹ کر پلانا چاہیئے۔

(۳) نیم کے پتوں کو جوش دیکر اس پانی کو ٹھنڈا کر کے دھو دینا چاہیئے۔

(۴) سیسہ کو آب کاسنی میں گھس کر لگانا مفید رہتا ہے۔

(۵) تھوڑا سا کافور ایک عرق گلاب میں گھسکر پارچہ پر لگا کر رکھنا چاہیئے

(۶) مصفا گندھک بقدر دو رتی ہمراہ مکھن میں کھلانا مفید رہتا ہے۔

اختناق الرحم (بائو گولہ)

یہ بیماری مرگی اور غشی سے مشابہ ہوتی ہے۔ اسکی کیفیت یہ ہے۔ مریضہ کو ایسے معلوم ہوتا ہے۔ جیسے پیڑو کے پاس سے کوئی چیز اُٹھ کر معدہ اور گلے کی طرف جا رہی ہے۔ جس سے دم گھٹنے لگ جاتا ہے اور مریضہ بے ہوش ہو جاتی ہے۔

اسباب مرض

منی کا بڑھ کر اندر بند رہنے کی وجہ سے زہریلا ہو جانا عرصہ تک خون حیض کا بند رہنا۔ یا خون حیض کا کھل کر نہ آنا۔ یا خون حیض کا حد سے زیادہ خارج ہونا۔ ہمیشہ قبض کا رہنا۔ ہمیشہ غم۔ غصہ۔ کی حالت میں رہنا۔ بعض دفعہ مجامعت کی خواہش نہ پوری ہونے سے بھی یہ مرض ہو جاتی ہے۔

علامات مرض۔ جب دَورہ کا وقت آتا ہے۔ تو عقل و ذہن میں خلل آ جاتا ہے۔ اور سانس تنگی سے چلتا ہے رنگ زرد پڑ جاتا ہے۔ اور سر میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ نیز آنکھوں سے

بائی جاری ہو کر اندھیرا چھا جاتا ہے۔ پھر ایسے معلوم ہوتا ہے۔ جیسے کوئی چیز پیڑو سے اُٹھ کر اُوپر کو جا رہی ہے اسکے بعد تشنج واقعہ ہوتا ہے دھڑ اینٹھ جاتا ہے۔ اور اعضا کھچ جاتے ہیں مُٹھیاں بند ہو جاتی ہیں۔ دل دھڑکنے لگ جاتا ہے۔ مریضہ کبھی رونے لگ جاتی ہے کبھی ہنسنا شروع کر دیتی ہے بعض دفعہ چیخیں مارنے لگ جاتی ہے۔ جب تشنج میں کمی ہوتی ہے تو مریضہ کثرت سے ڈکاریں مارتی ہے۔ بعض دفعہ حالت درست ہونے پر پیاس لگتی ہے۔ مرگی اور بائوگولہ میں یہ فرق ہوتا ہے۔ کہ اس میں مرگی کی طرح ہوش و حواس بالکل زائل نہیں ہوتے۔ بلکہ ہوش آنے پر مریضہ کو دورانِ غشی کے حالات یاد رہتے ہیں۔ مرگی کی حالت میں مُنہ سے جھاگ آتی ہے۔ اس حالت میں جھاگ نہیں آتی۔

(۱) عام طور پر حمول حرمل کا کرنا اور دُھونی دینا مفید رہتا ہے۔

علاج :۔ اسنطین بقدر ۴ ماشہ یا سورنجاں بقدر ۴ ماشہ کا جوشاندہ تیار کر کے پینا مفید رہتا ہے۔ گل روغن میں تھوڑی سی کستوری حل کر کے انگلی سے لگا کر رحم کے مُنہ پر ملنا چاہیئے تشنج کی حالت میں مُنہ پر سرد پانی کے چھینٹے لگانے چاہئیں۔ اور مریضہ کو اُونچی آواز سے پکارنا چاہیئے اگر سبب خون حیض کا ہو تو ایسی ادویات دینی چاہئیں جو خون حیض کو جاری کرنے والی ہوں۔ اگر زیادتی منی کے سبب سے ہے۔ تو اُسے اپنے خاوند کی صحبت اختیار کرنی چاہیئے۔ اگر کنواری عورت کو اس سبب سے یہ مرض ہو تو اُس کی شادی کر دینے سے مرض خودبخود رفع ہو جاتی ہے۔

بائوگولہ کا علاج ویدک طریقہ سے

ہنگوادی چورن یا کماری آسو کا استعمال مفید رہتا ہے یا یہ دوائی

بنا کر استعمال کرے ۔ مرچ سیاہ گلو ۔ سیندھا نمک ۔ ان کو باریک پیس کر گھیکوار کے رس میں خوب کھرل کرے ۔ پھر بقدر دو درم کے گھی کے ہمراہ استعمال کرے ۔

گلم کٹھا رس

پارہ مصفا ۔ گندھک مصفا ۔ سہاگہ کھیل کیا ہوا ۔ ترپھلہ ۔ ترکٹا ۔ ہڑتال مصفا ۔ بچھناگ مصفا ۔ کشتہ تانبہ ۔ جمال گوٹہ شدھ کیا ہوا ۔ یہ سب اشیاء ہموزن لیکر پہلے پارہ اور گندھک کو ملاکر اس کی کجلی کرے ۔ بعد میں باقی تمام اشیاء کوٹ کر اور کپڑ چھان کر کے کجلی میں ملا لیوے اور بھانگرے کی رس کی تین پُٹ دیکر تین دن تک برابر کھرل کرتا رہے ۔ اچھی طرح کھرل ہو جانے پر بقدر ایک رتی کے تیار کرے ۔ بوقت ضرورت ایک گولی ادرک کے رس کے ساتھ کھانی چاہیئے ۔ باؤ گولہ دُور ہوگا ۔

سوم روگ

جس طرح کہ مردوں کو مرض جریان ہو جاتا ہے ۔ اسی طرح عورتوں کو عارضہ سوم روگ ہو جاتا ہے ۔ سوم روگ کے اسباب حسب ذیل ہیں :-

زیادہ جماع ۔ زیادہ رنج و فکر ۔ طاقت سے زیادہ محنت یا کثرت کرنا تیز جلاب کا لینا ۔ یا زہریلی ادویات یا دیگر اشیاء کا استعمال کرنا ۔ بعض اطباء کے نزدیک بیٹھی بیٹھنے سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے ان اسباب سے جسم کے اندر سے صاف بغیر بُو کے سفید رنگ کی ایک رطوبت اندام نہانی کے راستہ سے خارج ہوتی ہے ۔ جو عورت کو کمزور ناکارہ اور اولاد پیدا کرنے کے ناقابل بنا دیتی ہے بعض دفعہ تو یہ رطوبت پیشاب کرنے کے قبل یا بعد خارج ہوتی ہے ۔ مگر جب مرض زیادہ بڑھ جاتی ہے ۔ تو ہر وقت بہتی رہتی ہے ۔

پاجامہ تر ہو جاتا ہے۔ مرد کی قرابت سے فوراً پانی بہنے لگ جاتا ہے اور صحبت سے بالکل حظ حاصل نہیں ہوتا۔ طبیعت ہمیشہ بے چین رہتی ہے دماغ کمزور ہو جاتا ہے۔ مُنہ اور تالو خشک ہو جاتا ہے۔ کبھی اس سے بیہوشی ہو جاتی ہے۔ جمائیاں بہت آتی ہیں کبھی مریضہ انڈ بنڈ بکواس کرنے لگ جاتی ہے۔ چہرہ اور روکھا پڑ جاتا ہے۔ یعنی جسم کی چکنائی دُور ہو جاتی ہے۔ باوجود اچھا اور زیادہ کھانے پینے کے بھی دل خوش نہیں ہوتا بلکہ کمزوری بڑھ جاتی ہے۔ یہ ہے سوم روگ۔

یہ مرض تقریباً بہت سی ستورات کو ہو جاتا ہے۔ لیکن جیسی کہ یہ خطرناک مرض ہے ویسے اسکے علاج کی پرواہ کم کرتے ہیں جس کا نتیجہ کثرت اموات ستورات ہے۔ مردوں کا فرض ہے کہ جب اُن کے گھر میں اُنکی عورت کو ایسا عارضہ ہو فوراً علاج کریں۔ اگر مفرد یا معمولی علاج سے آرام نہ ہو۔ تو کسی لائق وید یا حکیم سے علاج کروانا چاہیئے۔

موترا اتیسار

یہ بھی سوم روگ کی ہی ایک قسم ہے۔ بلکہ سوم روگ کے بعد یہ لاحق ہو جاتی ہے۔ اس میں پیشاب زیادہ مقدار میں اور بار بار آ کر عورت کو کمزور کر دیتا ہے۔

علاج (۱) کیلے کی پھلی پکی ہوئی اور آملہ کا رس و شہد ملا کر اس میں کھانڈ ملا کر کھلایا جاوے۔ تو سوم روگ دُور ہو جاتا ہے۔

(۲) ماش کا آٹا۔ ملٹھی۔ بداری قند چورن۔ اِن ہر سہ اشیاء کا چورن بنا کر اور شہد ملا کر بقدر ڈیڑھ تولہ کے کھلاویں۔ اور اوپر سے گائے کا دُودھ پلاویں تو آرام ہو۔

(۳) آملہ کا بیج پانی میں بھگو کر اور رگڑ کر شہد اور کھانڈ ملا کر تین دن

تک پلایا جاوے۔ تو سفید رطوبت کا اخراج بند ہو۔

(۴) ناگ کیسر کو کپڑ چھان کر کے دہی کے مٹھے کے ساتھ کھلایا جاوے اور خوراک چاول دہی۔ مٹھا ملا کر دیا جاوے تو تین یوم میں آرام ہو۔

موترا اتیسار کا علاج

(۱) درخت تاڑ کی جڑ۔ چھوہارا۔ مٹھی۔ بداری قند باریک میں کر اس میں شہد اور مصری ملا کر بقدر ۲ تولہ ہر روز کھاوے تو مرض دور ہو جاوے۔

(۲) شواڑ کی جڑ کا چورن بنا کر چاولوں کے دھوون کے ساتھ کھانے سے یہ مرض رفع ہو وے۔

(۳) موصلی سفید۔ تاڑ کی جڑیں۔ کیلہ پختہ۔ چھوہارا۔ ان سب کو دودھ میں ملا کر کھلاوے۔ تو آرام ہو۔

سپاری پاک دافع سوم روگ یا سیلان الرحم

دکھنی سپاری جو کہ چکنی ہوتی ہے۔ آدھ سیر لیکر خوب کوٹ کر کپڑ چھان کر لیویں اور آدھ سیر گھی میں ڈال کر خوب بھونیں بعد کو چار سیر دودھ ڈال کر مادہ تیار کریں۔ پھر چار سیر مصری کی چاشنی کر کے وہ مادہ چاشنی میں ڈال کر پاک یعنی معجون تیار کریں اور مندرجہ ذیل ادویات خوب کوٹ چھان کر سفوف تیار کر کے بیچ میں ملا دیں۔ الائچی۔ کھریٹی۔ گنگیرن کی چھال لونگ جائفل جلوتری۔ پترج۔ سونٹھ رتنا ور۔ موصلی۔ گوکھ کے بیج۔ بداری قند۔ گوکھرو۔ ثعلب۔ مصری۔ بنسلوچن۔ اسگند۔ چندن یہ ہر ایک دوائی ایک ایک ٹکہ بھر لیں اور کستوری اڑھائی ماشہ۔ بھیم سینی کافور اڑھائی ماشہ کشتہ فولاد ایک تولہ۔ کشتہ قلعی ایک تولہ۔ کشتہ چاندی ایک تولہ۔ بس سپاری پاک تیار ہے اس کو ہر روز چھ ماشہ سے ایک تولہ تک کھایا جاوے۔ تو سوم روگ دور ہو۔

عورتوں کے کھانے کے لائق نہایت ہی عمدہ لذیذ اور میٹھی دوائی ہے مردوں کے جریان کو رفع کرتی ہے۔ اگر خود تیار نہ کر سکیں۔ تو بیانسر کی معرفت تیار شدہ منگوا کر استعمال کرا دیں

سفوف مفید برائے سوم روگ

سپاری دو تولہ۔ مائیں دو تولہ۔ موچرس ۳ تولہ۔ گل دھاوہ ایک تولہ کھانڈ گیارہ تولہ۔ سب اشیاء کو کوٹ چھان کر سفوف تیار کریں۔ اور ہر روز بقدر ایک تولہ کے دودھ کے ہمراہ استعمال کریں۔ آرام ہوگا

سیلان الرحم یعنی سوم روگ کیواسطے مفید ٹوٹکے

(۱) گند سنگی ڈیڑھ ماشہ لے کر سفوف کر کے ہموزن شکر سفید ملا کر پانی یا گائے کے دودھ کے ہمراہ کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

(۲) بالچھڑ بطور فرزجہ رحم کے منہ پر رکھنے سے رطوبتیں خشک ہو کر رفع ہو جاتی ہیں۔

(۳) مازو نیم کوب کر کے اس کا جوشاندہ تیار کر کے اس میں بیٹھنے سے آرام ہوتا ہے۔

(۴) پھٹکڑی کھیل کر کے رحم کے اندر رکھنے سے رطوبات خشک ہو جاتی ہیں۔ بقدر ایک رتی پانی کے ہمراہ کھانا بھی فائدہ مند ہے۔

تشریح عضو تناسل

عورت کے اعضائے خاص کی تشریح وچند امراض کا ذکر کرنے کے بعد ضروری جان پڑتا ہے۔ کہ اسی طرح مردوں کے عضو تناسل و امراض کی تشریح کر کے ان کے تیر بہدف علاج بھی درج کر دئے جاویں

سشسرت کے شاریراستھان کے ادھیائے اول سوتر نمبر ۲
میں عضو تناسل کو کرم اندری مانا گیا ہے۔ سنسکرت میں اس کا نام اوپستھ
ششن لنگ وغیرہ ہے۔ چونکہ یہ کرم اندری ہے۔ کرم نام فعل کا ہے فعل
کسی کام کے کرنے کو کہا جاتا ہے۔ اس لئے یہ جاننا ضروری ہے۔ کہ یہ
کونسا فعل کرتا ہے یا اس کا کیا فعل ہے۔ اس کے لئے بھگوان سشرت
جی نے ہی ادھیائے کے سوتر پانچ میں ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اسکا کرم (فعل)
میتھن (جماع) کرنا ہے گویا کہ عضو تناسل برائے فعل جماع و اخراج
پیشاب کے بنایا گیا ہے۔

آگے چل کر اس ادھیائے کے سوتر، میں جہاں ادھی بھوت ادھیاتم
اور ادھی دیوت کا ذکر ہے وہاں ارشاد ہے کہ لنگ اندری کا ادھی دیوت
یعنی (دیوتا) پرجاپتی ہے۔ پرجاپتی کے لفظی معنے مخلوق کا مالک ہے۔ اس
میں بھی کچھ شک نہیں۔ کہ جس قدر مخلوق انسانی وحیوانی نظر آتی ہے سب
اسی کی برکت سے ہے۔ یہ کہیئے کہ اسی کے ذریعہ سے پیدا ہوئی ہے۔

اگر یہ عضو تندرست ہو تو قابل اولاد پیدا کرنے کے ہوتا ہے اگر
اس میں نقص ہو تو اولاد کا پیدا ہونا بھی غیر ممکن ہو جاتا ہے۔ اسی واسطے
ضروری ہے کہ اس کا مختصر سا بیان لکھ دیا جاوے۔

عضو تناسل

اس کو قضیب یا آلت بھی کہا جاتا ہے۔ اور آلہ تناسل بھی اسی کا نام
ہے۔ سنسکرت کے نام پہلے لکھ آئے ہیں۔ پیشاب کو اسی راستہ سے
خارج کرنا۔ اور بیرج یعنی منی کو بچہ دانی تک پہنچانا اسی کا کام ہے۔
یہ طول میں ۶ سے ۱۲ انگل تک ہوتا ہے۔ اور شریان پٹھے پردے
وجھلی وغیرہ اجزا سے مرکب ہوتا ہے اس کے جسم کی ساخت اسفنجی ہوتی ہے

جو بوقت ضرورت پھیل اور سکڑ جاتا ہے اسکے پھیلنے کا دوسرا نام استادگی بھی ہے اس کے اندر پیشاب کی نالی اور منی کی نالی ہے۔ پیشاب کی نالی سیدھی مثانہ سے آتی ہے۔ اور منی کی نالی دونوں طرف سے آکر ایک جگہ مل جاتی ہے۔ آگے چل کر صرف ایک ہی نالی یا سوراخ رہ جاتا ہے۔ منی کی ہر دو نالیاں خزانہ منی سے آکر ملتی ہیں۔ خزانہ منی کا ذکر آگے کیا جاوے گا۔ اسکے اگلے سرے کو حشفہ کہا جاتا ہے۔

حشفہ اسی کو سپارو بھی کہتے ہیں۔ سنسکرت میں اس کا نام چھتر ہے جو چمڑے کا غلاف عضو تناسل کے اوپر ہوتا۔ اس کو اگلے سرے سے الٹ دیا جاوے۔ تو اندر سے حشفہ نمودار ہوتا ہے۔ یہ بڑا ذی حس اور نرم ہوتا ہے۔ اس کی بناوٹ ہی ایسی ہے۔ کہ عورت کو ہرگز تکلیف نہیں ہوتی اور اس کے سر پر بغور دیکھنے سے جو باریک دانے سے نظر آتے ہیں ان کا مطلب اندام نہانی کے اندر پہنچ کر اس کے باریک پردہ میں کھجلی سی پیدا کرتا ہے۔ جو بوقت جماع موجب حظ زناں ہوا کرتی ہے۔ اس حشفہ کے منہ پر جو سوراخ ہے یہ پیشاب اور منی کے خارج ہونے کا آخری راستہ ہے۔

خزانہ منی

اس کو اوعیہ منی بھی کہتے ہیں۔ اور سنسکرت میں اس کا نام بیج کوش ہے۔ یہ ایک قسم کی تھیلی ہے۔ جو مثانہ کے زیریں حصہ کے پاس واقع ہے۔ خصیتین سے دو رگیں نکل کر اس میں آملی ہیں۔ جن کا کام خصیتین میں تیار شدہ منی کو اس تھیلی تک پہنچانا ہے۔

اخراج منی بوقت جماع جب منی خزانہ سے چلتی ہے۔ تو وہ ایک نالی کے راستہ سے جسے یونانی غدہ قدامیہ کہتے ہیں۔ ہوتی ہوئی احلیل میں جا داخل ہوتی ہے۔ احلیل عضو تناسل کی جڑ کا نام ہے۔ یہاں سے آئی قضیب کے سوراخ کی راہ سے اچھل کر باہر خارج

ہو جاتی ہے۔ اور خارج تب ہوتی ہے۔ جب پٹھوں کے تناؤ سے عضو تناسل استادگی میں آتا ہے۔

حظ جماع } یہ ایک ایسی حالت ہے۔ جس کی تشریح کرنا مشکل ہے نہ تو کوئی مثال ہے۔ جو دی جاوے۔ نہ کسی خاص شئے سے تشبیہہ دی جا سکتی ہے بلکہ دانا سے دانا شخص سے بھی دریافت کیا جاوے تو وہ کچھ نہیں بتا سکتا۔ البتہ یہ ایک حالت ہے جس حالت کے پیدا ہونے کا مختصر سا سبب یہاں بتایا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ احلیل کا اندرونی پردہ بڑا نازک اور حس دار ہوتا ہے۔ اور منی ایک غلیظ شے ہے۔ جو خارج ہونے کے وقت اس پردہ سے زور کے ساتھ مس کرتی ہے۔ اسی حالت کا نام حظ جماع ہے۔

خصیتین } سنسکرت میں اس کو انڈکوش یا برشن کہا جاتا ہے یہ اندرونی جسم کی دو بڑی بڑی گلٹیاں ہیں۔ جو عضو تناسل کی جڑ کے قریب واقع ہیں۔ اور چمڑے کی تھیلیوں میں بند ہیں۔ جو دبانے سے ادھر اُدھر ہو جاتی ہیں۔ اور جب یہاں خون آتا ہے۔ تو اُسے یہ منی بنا دیتی ہیں:۔

منی } سنسکرت میں اس کو بیرج کہا جاتا ہے۔ ویدک رو سے ہم بتلاتے ہیں کہ منی یا بیرج ساتویں دھاتو ہے۔ جو سلسلہ وار پیدا ہوتی ہے۔ مگر اہل یونان کا قیاس ہے کہ جب خون یہاں آتا ہے تو پک کر منی بن جاتی ہے۔ اصل یہ ہے کہ جو منی بوقت ضرورت خارج ہوتی ہے اُس کا یہ آخری ٹھکانا ہے ویسے منی تمام جسم میں ہوتی ہے۔ اس منی میں باریک باریک ذرے ہوتے ہیں۔ جو خوردبین کے ذریعہ سے نظر آتے ہیں ذروں کو ڈاکٹر لوگ کرم (کیڑے) کہتے ہیں۔ آیور وید ک میں انہیں پرماتوں کہہ لینا چاہیئے۔ کیونکہ تمام سرشٹی ہی پرماتوں سے بنی ہوئی ہے۔ اِس

منی کی درستی پر ہی اولاد کا ہونا مانا گیا ہے۔ اگر اس میں نقص ہو تو اولاد نہیں ہو سکتی اور یہی منی ہے۔ جو انسان کو روحانی و جسمانی طاقت بخشنے والی چیز ہے

جلق اور اُس کی حقیقت!

جلق ایک بد عادت ہے۔ جو بچپن میں بد صحبت یا حالت جوانی میں مجرد ہونے سے پیدا ہوتی ہے۔ جلق سنسکرت میں ہست متھن اور فارسی میں مُشت زنی اور عام زبان میں ہتھ رس کہا جاتا ہے۔

جلق کے اسباب

چھوٹے بچے جب سکول میں جاتے ہیں۔ تو اُن کو بد صحبت لڑکے مل جاتے ہیں۔ یا عام لڑکے ایسے لڑکوں کی صحبت میں پڑ جاتے ہیں جن کو یہ عادت پہلے سے ہوتی ہے۔ بعض استاد بھی ایسے نالائق ہوتے ہیں۔ جو اپنے اعلیٰ فرض سے گر کر اس قبیح عادت کے معاون ہوتے ہیں۔ جن سے بچوں کو یہ عادت پڑ جاتی ہے۔

مجلوق اپنے ہاتھ سے یہ ناجائز فعل کر کے ایسی بیش قیمت نعمت (منی) کو ضائع کر دیتا ہے۔ جس پر تمام زندگی کا دارو مدار ہوتا ہے۔ یہ بد عادت مانند سیاہ سانپ کے ہے۔ جو اپنے ڈنگ سے معصوم بچوں کی جان کو تباہ کر ڈالتا ہے۔ جب اس موذی مرض کا زور ہوتا ہے۔ تو پھر دید حکیم یا ڈاکٹر اور کوئی بھی کسی کی مدد نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی کسی کی کچھ پیش جاتی ہے۔ کیونکہ یہ بچوں کی جسمانی ذہنی اور اخلاقی زندگی کے عالیشان مکان کو گرا کر ڈھیر کر دیتا ہے۔

یہ ایسی نامراد مرض ہے۔ جس نے ایسے بچوں کو جنھوں نے بڑے ہو کر عالی دماغ ہونا تھا۔ اور شہ زوری میں رستم ثانی بننا تھا۔ ملک و قوم کی خدمت میں ہاتھ بٹانا تھا۔ اوائل عمری میں ہی زمین کی گود میں سُلا دیا اگر بد قسمتی سے جنھوں نے

لئے زمین نے کبھی اپنی گود کو نہ پسارا و واندھے۔ تنگڑے گنند ذہن دائم المرض بنکر اپنی قسمت کو کوستے حسرت و افسوس سے تڑپتے اور بیقراری و بیچینی سے شب و روز سر کو پیٹتے ہوئے زندگی بمردہ زندگی کے دن بسر کرنے لگے۔

اس بدعادت کا پہلا حملہ جو جسم پر ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ معدہ کی طاقت بالکل جاتی رہتی ہے۔ بھوک کا لگنا موقوف ہو جاتا ہے۔ ہاضمہ کمزور ہو جاتا ہے اس کے علاوہ قبض کا ہر وقت رہنا۔ خوراک کا ہضم نہ ہونا۔ اور گاہ و بیگاہ دستوں کا آنا کھٹے ڈکار آنا۔ اور دل و سینہ میں جلن کا ہونا وغیرہ وغیرہ عارضے ظہور پذیر ہو جاتے ہیں:۔

جگر کی حالت کا تو کچھ پوچھو ہی نہیں۔ اسقدر کمزور و سست ہو جاتا ہے کہ اپنے فعل کو مناسب طریقہ سے انجام ہی نہیں دے سکتا۔ اسی طرح دیگر اعضاء کے فعل میں بھی بے ترتیبی واقع ہو جاتی ہے جس کا نتیجہ تمام جسم کا ناکارہ ہو جانا ہوتا ہے۔ کیونکہ جب غذا ہضم نہیں ہوتی تو دیگر اعضاء بھی کمزور ہو جاتے ہیں۔ پھر کیا ہے۔ بدن میں کمزوری سستی بے چینی کا ڈیرہ جم جاتا ہے جسمانی یا دماغی کسی قسم کی محنت کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ فرخندہ حالی و چستی طبیعت میں نام تک کو بھی نہیں رہتی:۔

یہ علامات تو ابھی اس شخص کی تحریر کی گئی ہیں۔ جسکو یہ بدعادت تھوڑے عرصہ سے شروع ہوئی ہو اور کم ہو۔ اگر یہی عادت پرانی ہو جاوے۔ یا اسکی مشق زیادہ کی جاوے تو جسم کی نشو ونما اور قوت حافظہ و روحانی ترقی کا دروازہ ہمیشہ کیلئے بند ہو جاتا ہے۔ جسم کی ہڈیاں کرم خوردہ کی طرح پوری ناکارہ اور کمزور ہو جاتی ہیں عضلات ڈھیلے اور کھوکھلے پڑ جاتے ہیں۔ چہرہ کی رونق جا بجا گڑھے پڑ جانے سے جاتی رہتی ہے۔ اور کسی قسم کی جسمانی۔ ذہنی یا روحانی محنت ہرگز نہیں کر سکتا اور نہ ہی کسی صدمہ کے برداشت کرنے کی طاقت اس میں رہتی ہے۔ دیکھنے میں انسان نظر آتا ہے لیکن دراصل وہ ایک خالی ڈھانچہ ہوتا ہے

آپ یہ سوال کر سکتے ہیں کہ اس جلق سے اسقدر کمزوری کیوں اور کس طرح واقع ہوتی ہے۔ تو یہ بھی سن لیجئے۔ یقین میں جسم کے تمام اعضا و دل دماغ ساتوں دھاتیں جو پہلے بیان کئے جا چکے ہیں۔ بڑھتے اور پرورش پاتے ہیں جنکے واسطے اول تو غذا عمدہ و کافی چاہیئے۔ دوسرے ہاضمہ کی طاقت ٹھیک ہونی چاہیئے۔ لیکن مجلوق شخص کی قوت ہاضمہ خراب ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے کھائی ہوئی خوراک اچھی طرح ہضم نہیں ہوتی۔ اور غذا کے ہضم نہ ہونے سے رس وخون وغیرہ نہیں بنتے۔ جب یہ نہ بنے تو پھر اعضا کی پرورش کس طرح ہو۔ بجائے بڑھنے کے کمزور ہو جانے شروع ہو جاتے ہیں ؛

جلق سے اعصاب یعنی پٹھے کمزور ہو جاتے ہیں۔ رگوں میں پانی پڑ جاتا ہے۔ اور پھول جاتی ہیں۔ مجامعت میں لذت حاصل نہیں ہوتی۔ گلا خشک رہتا ہے اور پیاس بہت لگتی ہے۔ ہاتھ پاؤں کے تلووں میں سرد پسینہ آتا ہے۔ دل میں دھڑکن۔ تپدق۔ سل۔ مرگی۔ فالج گنٹھیا۔ بواسیر خبط۔ جنون۔ سکتہ۔ رعشہ۔ نفخ۔ بدہضمی۔ دستوں کا لگ جانا۔ جریان۔ احتلام۔ سرعت انزال نامردی۔ دمہ۔ خفقان۔ سر درد۔ کمر درد۔ جگر میں درد۔ دائمی قبض۔ اعضا رئیسہ کی کمزوری ضعف بصارت۔ ضعف باہ کے علاوہ جسم دبلا کمزور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے نزلہ و زکام تو رفیق بن جاتے ہیں مرض نسیان کا دورہ دورہ ہو جاتا ہے۔

مجلوق شخص کی آنکھیں اندر کو دھنس جاتی ہیں شکل وحشیانہ ہو جاتی ہے بزدل پرلے درجے کا۔ اولاد پیدا کرنے کے لائق کبھی نہیں رہتا عضو تناسل میں خم آجاتا ہے۔ یا جڑھ پتلی پڑ جاتی ہے جسکی وجہ سے انتشار کم اور لذت جماع مفقود ہو جاتی ہے۔ اول تو انتشار ہوتا ہی نہیں اگر ہو بھی تو قبل از جماع یا بوقت دخول فوراً ہی اخراج ہو جاتا ہے جسکی وجہ سے از حد شرمندگی برداشت کرنی پڑتی ہے مجلوق شخص کا مثانہ کمزور ہو جاتا ہے۔ بار بار پیشاب آتا ہے۔ سر کے بال قبل از وقت سفید ہو جاتے ہیں۔ دانت ہلنے لگ جاتے ہیں ٹانگیں کمزور ہو

جاتی ہیں۔ معمولی کام کرنے سے تھکاوٹ۔ تھوڑا چلنے یا سیڑھیاں چڑھنے سے
سانس پھول جاتا ہے۔ اور ہانپنے لگ جاتا ہے۔ آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے
پڑ جاتے ہیں۔ تنہا رہنا پسند کرتا ہے۔ دوسرے سے آنکھ ملانے سے شرماتا ہے۔

جلوق شخص اگر زیادہ عرصہ تک اس فعل کو کرتا ہے تو پاگل ہو جاتا ہے۔
زیادہ عرصہ ضروری نہیں۔ یہ مزاج پر بھی منحصر ہے۔ بعض تو تھوڑے ہی عرصہ
میں پاگل خانہ کے لائق بن جاتے ہیں۔

بعض لڑکے جن کو نسیان ہو جاتا ہے۔ یا سکول میں پڑھنے سے دل چراتے
ہیں۔ انکو ضرور یہی عادت ہوتی ہے۔ مگر والدین اور استاد اس بات کا مطلق خیال
نہیں کرتے۔ صرف اسپر اکتفا کرتے ہیں کہ یہ کند ذہن اور نالائق ہے۔

جلق کی بد عادت کا جس طرح جسم پر اثر پڑتا ہے۔ اور طرح طرح کے امراض
پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسیطرح اخلاقی طاقتوں کا بھی ستیاناس ہو جاتا ہے۔ من
اور دیگر اندریوں کو اپنے قابو میں نہیں رکھ سکتا۔ نیک و بد کے سوچنے و غور کرنے
کی طاقت جاتی رہتی ہے بھلے کاموں سے نفرت اور برے کاموں سے
رغبت بڑھ جاتی ہے۔ دھرم و ایمان کھو بیٹھتا ہے۔ چوری زناکاری پر ڈٹا
رہتا ہے اور اپنی بری عادت سے دوسروں کا چال چلن بھی بگاڑ دیتا ہے۔

جلق کا علاج

سب سے اوّل تو والدین کا فرض ہے کہ اپنے بچوں کی نگرانی کریں انکو کمینہ ملازموں کے
ہمراہ کھیلنے باہر نہ جانے دیں۔ اور اگر تعلیم کے لئے کسی استاد کے پاس بھیجنا
ہو تو اس بات کا خیال کرنا چاہئیے کہ استاد کیسے چال چلن کا آدمی ہے پھر یہ
خیال رکھنا چاہئیے کہ بچہ جن لڑکوں کے ساتھ کھیل کود کرتا ہے ان میں تو کوئی
ایسا بدچلن لڑکا نہیں ہے۔ لڑکے کو رات کیوقت یا دوپہر کے وقت
کسی دوسرے لڑکے کے ہمراہ کسی تنہا جگہ بیٹھنے یا باہر سیر کرنے کے لئے نہ

جانے دینا چاہیئے۔ گویا کہ والدین کو ہر نقل و حرکت کا خیال رکھنا چاہیئے اور جب بچہ پندرہ سولہ سال کا ہو جائے اُسے کسی طریقہ سے اس بُری عادت کے نقصانات بھی ذہن نشین کرا دینے مناسب ہیں۔ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ بچے کے ساتھ ایسی گفتگو کرنا اخلاق کو بگاڑنا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے بلکہ ایسی ہدایات سے بچہ کو محروم رکھنا اُسکے ساتھ دشمنی کرنا اور اُسکی زندگی کو تباہ کرنا ہے۔ اگر اس طرح نگرانی کی جائے تو بچہ اس عادت کا مرتکب ہی نہیں ہوتا ورنہ جب ایک بار اس سیاہ سانپ نے ڈس لیا پھر اسکے زہر سے نجات پانا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ تو ہوا والدین اور سرپرستوں کا فرض۔ اب جلق کے عادی کے واسطے چند ہدایات درج کی جاتی ہیں۔

کسی ایسے شخص کو جسکو کہ بدقسمتی سے اور بدصحبت سے یہ بُری عادت پڑ گئی ہو کسی نیک شخص کی زبانی یا کسی ایسی کتاب سے اس بدعادت کے بدنتایج دائرہ سے آگاہی ہو جائے۔ تو اس کا پہلا فرض یہ ہونا چاہیئے کہ اس بدعادت کو ترک کر دے۔ ترک کرنے کیواسطے اُسے یہی علاج کرنا چاہیئے۔ کہ ہونیوالی امراض کی تکالیف کا اندازہ لگا کر اور اپنی زندگی کی کشتی کو ڈگمگاتی دیکھ کر خود ہی اپنے آپ کو لعنت ملامت کرے۔ اور جن بدخصلت اشخاص کی بدولت اُسے یہ تباہ کن تحفہ حاصل ہوا ہو۔ اُن کی صحبت ترک کر دے۔ جب عادت چھوٹ جاوے تو اس سے پیدا شدہ نقائص کے رفع کرنے کی فکر میں کسی لائق معالج سے مشورہ لے اور شرم کو بالائے طاق رکھ کر اپنی کرتوت کا اظہار بے کم و کاست کر دے یہ نہیں کہ اپنی کرتوت کی پردہ پوشی کرنے کے لئے کوئی اور ہی وجہ مرض بیان کرے۔ یہ ہم پہلے لکھ آئے ہیں کہ مجلوق شخص کی قوت باہ جاتی رہتی ہے۔ اور وہ عورت کے کام کا نہیں رہتا۔ بلکہ کمی قوت باہ و نامردی کا سب سے بڑا سبب یہ بدعادت ہوا کرتی ہے۔ اس واسطے کھانے و لگانے کیلئے ادویات آگے قوت باہ یا نامردی کے بیان میں درج کی دیں گی۔

اغلام

یہ بدعادت جلق کا دوسرا اہم جنس ہے اسکی زیادہ تشریح کرنا ہم مناسب نہیں سمجھتے۔ صرف اتنا ہی لکھ دینا کافی ہے کہ یہ فعل جلق کے علاوہ بغیر عورت کے طفلوں سے خلاف قانون اور خلاف فطرت مباشرت کرنے کو کہتے ہیں۔ جس سے وہی تمام نقائص و امراض پیدا ہوتے ہیں۔ جو جلق کے بیان میں لکھے جا چکے ہیں۔ یہ ویسی ہی مہلک و خطرناک مرض ہے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر گناہ ہے۔ جس کیلئے قانوناً بھی سزاوار اور عاقبت میں بھی منہ کالا ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر قانونی طور پر میعاد سزا گذار کر رہا بھی ہو جاوے تو ممکن ہے مگر پرماتما کی درگاہ میں یہ جرم ایسا ہے جس کے لئے بخشا جانا ہی ناممکن ہے

فعل جماع کی حقیقت

اس کو سنسکرت میں استری بھوگ بھی کہا جاتا ہے۔ اور میتھن کریا جماع یا مجامعت کا اصلی مدعا صحت کی درستی اور اولاد کا پیدا کرنا ہے عورت و مرد کے ملاپ کا نام جماع ہے۔ یہ خواہش قدرتی طور پر ہر مرد و عورت میں یا یہ کہیئے کہ ہر مذکر و مونث میں خواہ انسان ہو یا حیوان پائی جاتی ہے۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ تندرست آدمی کیواسطے اپنی صحت کو قائم رکھنے کیلئے جماع ضرور کرنا چاہیئے۔ اس سے بدن کے فضلات دفع ہو کر بدن میں ہلکی آتی ہے ورنہ جو ایام جوانی میں مجرد رہ کر دن گذارتے ہیں۔ وہ مرض جنون یا فساد خون میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ مناسب و واجب طور پر جماع کیا جائے تو ہاضمہ کو تقویت ہوتی ہے اور عمدہ غذا کافی قبول کرنے کے لائق ہو جاتا ہے۔ اور بدن کو بھی مفید مطلب ہے۔

ایام حیض یعنی عورت کے رجسولا ہونے کے بعد اور شدھ اشنان کرنیکے بعد بارہ دن

تک عورت کے ساتھ حصول اولاد کی خاطر رات کو صرف ایک بار جماع کرنا قانون قدرت کے مطابق ہے۔ خلاف اسکے جو شب و روز شہوت پرستی میں غرق ہو کر عورت کو اس فعل کی مشین بنا لیتے ہیں وہ قانون قدرت کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ کیونکہ منی جیسی بیش بہا چیز کو بے وجہ و بے موقعہ فضول خرچ کر کے دین دنی کو کھو بیٹھتے ہیں۔

جماع کس قدر عرصہ کے بعد کرنا چاہیئے

عام طور پر جو شاستر کاروں کا مت ہے وہ یہ ہے کہ جب عورت حیض سے فارغ ہو اس وقت ان ایام میں جو مقررہ ہیں۔ جماع کرے اور اگر حمل ٹھہر جائے تو بچہ پیدا ہونے تک سے جب تک دودھ پیتا رہے مجامعت نہ کرے یہ تو اصول ہے سنتان اپتی کا۔ لیکن اس پر کون قادر رہ سکتا ہے۔ اسی واسطے صحت برقرار رکھنے کے واسطے جوان اور تندرست آدمی کو چار دن کے بعد جماع کرنے کی اجازت ہے۔ بشرطیکہ کوئی امر مانع نہ ہو اور موسم گرما میں ایک ہفتہ یا پندرہ دن کے بعد۔ حکیم جالینوس کا قول ہے کہ چھ ماہ کے بعد جماع کرنا چاہیئے دوسرے صاحب حکمت ایک جماع میں ایک سال کا فاصلہ بتاتے ہیں۔ چھ ماہ کا لکھ ہی چکے ہیں۔ بعضوں کے نزدیک تین ماہ۔ ایک ماہ۔ پندرہ یوم۔ ایک ہفتہ۔ ہفتہ میں دو بار جو بڑا ہی طاقتور جوان ہو اور غذا وغیرہ کافی مل سکتی ہو۔ تو آخر درجہ ہر روز ایکبار۔ اگر کسی کی اس سے بھی تسلی نہ ہو تو پھر اس کیلئے کفن کی تیاری ہے گویا کہ جو تعداد مقرر کی گئی ہے۔ اسکے خلاف کرنا کثرت جماع میں شامل ہے جس سے کئی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسکی تشریح آگے کی جاوے گی۔

ناقابل جماع انسان

جن کو غشی۔ مرگی و جنون کا عارضہ ہو یا قلب کی کوئی بیماری ہو۔ لاغر

اور کمزور ہوں۔ جس کا سینہ تنگ اور منی پتلی ہو۔ غذا کم کھاتے ہوں جن کا معدہ
ہاضمہ کمزور ہو جو فکر و رنج میں مبتلا رہتے ہوں معمولی جسمانی یا دماغی محنت
کرنے سے تھکاوٹ معلوم ہوتی ہو یا بوقت جماع کانپنے لگ جاتے ہوں جن کو تپ دق
کی بیماری ہو یہ جماع کے ناقابل ہوتے ہیں۔ اگر کرینگے تو جلدی بیمار ہو جائینگے:۔

دیگر کن حالتوں میں جماع کرنا منع ہے

(۱) کھانا کھانے کے بعد جبکہ ابھی کھانا ہضم نہ ہوا ہو یا خالی پیٹ اور
کھانا کھا کر فوراً جماع کرنا اسی واسطے منع ہے کہ اسوقت طبیعت غذا کے ہضم
کرنے کی خواہش رکھتی ہے۔ اگر جماع کی خواہش پیدا ہو گئی۔ تو غذا ہضم نہیں ہو گی
جس سے کئی امراض پیدا ہو جائیں گے۔ خالی پیٹ کرنے سے قوت زائل ہو جائے
گی جس کا نتیجہ ظاہر ہے۔

(۲) ریاضت شاقہ کے بعد بھی یہ فعل ممنوع قرار دیا گیا ہے کیونکہ طبیعت
آرام کی خواہشمند ہوتی ہے۔ اس کے خلاف کرنے سے نتیجہ بُرا نکلتا ہے۔

(۳) بے خودی کی حالت میں مجامعت اسی واسطے کرنی واجب نہیں
کہ اس سے قلب اور پھیپھڑوں کو نقصان پہنچتا ہے۔

(۴) برہنہ جسم جماع کرنا بھی درست نہیں۔ کیونکہ یہ فعل وحشیانہ مانا گیا ہے
اور اگر اس فعل سے حمل قرار پا گیا۔ تو جو اولاد پیدا ہو گی وہ بے حیا ہو گی۔ اور
جماع کرنے والے کو مرض نسیان کا عارضہ ہو جائے گا:۔

(۵) شدت سرما میں جماع کرنے سے خشکی بڑھتی اور شدت گرما میں جماع
کیا جائے تو صفراوی امراض پیدا ہوتے ہیں۔

(۶) رنج و فکر کی حالت میں جماع کرنے سے جو بچہ پیدا ہو گا وہ بدصورت
ہو گا اور بدمزاج۔ اسلئے پرہیز لازم ہے۔

(۷) خمار مستی کی حالت میں جماع کرنا منع ہے۔ کیونکہ دل اصلی حالت

میں نہیں ہوتا۔ اسی واسطے مولود کند ذہن اور بے خوف ہوگا۔

(۸) سورج کے سامنے جماع کرنے سے جو بچہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ منحوس شمار کیا جاتا ہے۔

(۹) اگر صبح سفر کو جانا ہو تو جماع ہرگز نہ کریں۔ ایک تو کمزوری کے سبب سفر میں تکلیف ہوگی۔ دوسرے بچہ ٹھیک پیدا نہیں ہوگا۔

(۱۰) بوقت طلوع و غروب آفتاب کے جماع نہ کریں۔ ورنہ بچہ چور یا راہزن ہوگا۔

(۱۱) بیس سال سے کم عمر والے کو جماع ہرگز نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ابھی اس کا بیرج خام ہوتا ہے۔

(۱۲) ساٹھ برس کی عمر کے بعد جماع کرنا اس وجہ سے منع ہے کہ اس عمر میں لذت جماع جاتی رہتی ہے۔ البتہ اگر مجبوری ہو تو مضائقہ نہیں

ناقابل جماع عورتیں

نیک اور بھلے مانس لوگوں کے واسطے تو اپنی شادی شدہ عورت کے بغیر تمام عورتیں ناقابل جماع ہیں۔ تاہم دھرم شاستر اور طبی اصول کے مطابق ناقابل جماع عورتوں کا ذکر کرنا ضروری خیال کیا جاتا ہے۔ تاکہ کوئی غلطی سے بھی ایسا خیال نہ کرے۔

(۱) سنیاسی۔ گورو کی عورت لاوارث عورت اپنے گوت کی عورت سے جماع ہرگز نہ کریں۔ کیونکہ عمر و طاقت کم ہوتی ہے۔ اور کئی امراض آدبلتے ہیں

(۲) کمسن یعنی نابالغ عورت سے جماع کرنا منع ہے۔ کیونکہ اسکے رحم میں منی کو جذب کرنے کی طاقت نہیں ہوتی۔ اور جماع کے وقت مرد سے رغبت نہ رکھ کر الٹا انکار و اظہار نفرت کرتی ہے جو خلاف قانون جماع ہے جس سے وسواس و امراض بلغمی عارض ہوتے ہیں۔ اور قوت باہ زائل ہو جاتی ہے۔

(۳) بدصورت۔ بدمزاج اور جس کے مُنہ سے بُو آتی ہو ایسی عورتوں سے جماع ہرگز نہ کریں کیونکہ دِل کو پوُری خوشی حاصِل نہیں ہوتی۔ بلکہ نفرت ہوتی ہے اور جسمانی کمزوریاں آدباتی ہیں۔ لیکن اگر خاص دلی شوق ہو تو مضائقہ نہیں

(۴) حیض والی عورت یعنی رجسوالا عورت سے جماع کرنے سے بینائی کمزور عمر کم ہوتی اور آتشک سوزاک نامردی وغیرہ امراض عارض ہوتے ہیں۔ اور دماغی امراض مثلاً جنون مالیخولیا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اور اگر حمل ٹھہر جائے تو اولاد جذامی ہوگی۔

(۵) حاملہ سے جماع کرنے سے حمل کے گر جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

(۶) بیمار عورت سے جماع نہ کریں۔ کیونکہ بیمار ہونے کے سبب سے عورت کی رغبت جماع میں نہیں ہوتی اور اکثر مرد کو اسی بیماری کے لگ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ جو کہ عورت کو ہوتی ہے۔

(۷) بیوہ عورت سے جماع کرنا منع ہے۔ کیونکہ اُسے اپنے سابقہ خاوند کا تصور کر اس کا دل خوش نہیں ہوتا۔ اور وہ تمام اوصاف ناز و نخرہ جو کہ قابلِ جماع عورتوں میں ہونے چاہئیں نہیں ہوتے۔ دوسرے وہ دِل میں یہ چاہتی ہے کہ کسی طرح حمل قرار نہ پاوے۔ اسی وجہ سے وہ حرکت کرتی ہے جس سے مرد کو عارضہ سوزاک کے ہونیکا اندیشہ ہوتا ہے۔

(۸) لنگڑی۔ لوُلی۔ کمزور اور گندہ جسم وعقیمہ یعنی بانجھ عورت سے جماع کرنے سے بھی وہی نتیجہ ہوتا ہے۔ جو کہ بدصورت عورت سے ہوتا ہے۔

(۹) بوڑھی عورت سے جماع کرنا اسلئے منع ہے۔ کہ اسکی اندام نہانی میں خشکی زیادہ ہوتی ہے۔ اور سُست ہوتی ہے۔ اور اس کا رحم منی کو زیادہ مقدار میں جذب کر لیتا ہے۔ جس سے مرد کو لذت کم حاصل ہوتی ہے۔ اور قوت باہ زائل ہو کر کمزوری آدباتی ہے۔ پچاس سالہ عورت کو بوڑھی سمجھنا چاہیئے۔

(۱۰) مجرد عورت یعنی جسکو مرد کی قرابت کئے بہت عرصہ گذر چکا ہو۔ مجامعت

منع ہے۔ کیونکہ اس کے اندر فضلہ کثیر اور مادہ متعفن جمع شدہ ہوتا ہے جس سے مرد کو نقصان پہنچتا ہے۔

(۱) سنکھنی اور ہستنی قسم کی عورتیں بھی ناقابل جماع ہیں۔ کیونکہ متمول مرد سے اُن کی خواہش پوری نہیں ہوتی۔ وہ مرد کو بڑی جلدی ہی کمزور اور ناکارہ کر دیتی ہیں۔ اشوا اور برشب قسم کے مردوں کے واسطے یہ موزوں نہیں ہے۔

(۲) جلق و چپٹی[1] کھیلنے والی عورت سے جماع کرنا منع ہے کہ موجب فساد خون و آتشک و سوزاک کا ہوتی ہے۔

(۳) خود سے بڑی عمر والی کے ہمراہ بھی جماع کرنا منع ہے۔

آپ کی آگاہی کے لئے دوبارہ لکھ دیتا ہوں۔ کہ سوائے اپنی معشوقہ بیوی کے کسی دوسری عورت کے ساتھ مباشرت کرنے کا کبھی خیال نہ کریں کیونکہ گناہ عظیم یعنی مہا پاپ ہے۔

قابل جماع مرد و عورتوں کا حال آگے درج کیا جاویگا۔ فی الحال کثرت جماع کے نقصان برائے آگاہی ہر خاص و عام درج کیئے جاتے ہیں۔

(نوٹ[1]) جس طرح مردوں کو جلق اور اغلام کی بد عادت پڑ جاتی ہے۔ اسی طرح عورتوں میں جلق اور چپٹی کی بد عادت بد عورتوں کی صحبت سے لگ جاتی ہے۔ مختصر لکھنا کافی ہے۔ کہ اول یہ کہ دو عورتیں مرد و عورتوں کی طرح جمع ہو کر اپنی باہمی رگڑتی ہیں اور منزل ہوتی ہیں۔ دوسرے یہ کہ طغیانی شہوت میں غرق شدہ عورتیں جن کی مردوں سے سیری نہیں ہوتی یا بے شوہر کے ہوتی ہیں۔ اپنی مرضی کے مطابق چمڑے یا کپڑے کا ایک آلہ بنا کر اس سے مثل مرد کے فعل کرتی ہیں۔ ان میں ایک فاعلہ دوسری مفعولہ ہوتی ہے۔ جو بعد میں فاعلہ مفعولہ اور مفعولہ فاعلہ بن جاتی ہے۔ اور اسی طرح منہ کالا کرنے سے طرح طرح کی امراض میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ اس فعل کو کرنے والی عورتیں تپدق وغیرہ مہلک امراض میں مبتلا ہو کر جہنم رسید ہو جاتی ہیں۔ ہمارے خیال میں ایسے برے فعل کرنے والی عورتیں و مرد قابل نفرت ہیں۔ اُن کی صحبت سے بچنا چاہیے۔

کثرتِ جماع اور اُس کے نقصان

جماع کی تعریف اور ضرورت ہم بیان کر چکے ہیں۔ اب جاننا یہ ہے کہ کثرت جماع کیا چیز ہے۔ یہ بات خاص تشریح کی محتاج نہیں۔ جماع کا مطلب آپ جان گئے۔ کثرت کے لفظی معنی جاننا کوئی مشکل بات نہیں جیسے ہر ایک سمجھتا ہے کہ مراد زیادتی سے ہے۔ یہ دو طرح سے کیجاتی ہے۔ ایک تو اپنی عورت کے علاوہ دیگر عورت سے۔ دوسرے اپنی ہی عورت سے۔ دیگر عورت سے جو فعل کیا جاتا ہے وہ کثرت جماع کے علاوہ گناہ اور جرم بھی ہوتا ہے۔ مگر اپنی ہی عورت سے جو لوگ سوائے ان ایام کے جو کہ اولاد پیدا کرنے کیلئے مخصوص ہیں۔ مباشرت کرتے ہیں۔ کثرت جماع ہے۔ اور یہ کہ جسقدر فاصلہ ایک دوسرے جماع میں ہونا چاہیے اس کے خلاف کرنا کثرتِ جماع ہے۔ مثلاً بعض لوگ جب کسی حکیم کے پاس جاتے ہیں تو دریافت کرتے ہیں۔ کہ کوئی ایسی دوائی ہو جسکے کھانیسے ایک رات میں کئی بار اس فعل پر لگ سکوں۔ وہ بیوقوف یہ نہیں جانتے کہ یہ کثرت جماع ہے ہماری قوت کو زائل کر دیگی۔ اگر اُن کو یہ معلوم ہو کہ یہ قوت ہی زندگی قوت ہی جوانی و شباب ہے۔ تو کبھی ایسا نہ کریں۔ اس قوت کے کم ہوجانیسے جناب بڑھاپا صاحب منہ دکھاتے ہیں اور اسی قوت کے دُور ہو جانے سے انسان لقمہ اجل بن جاتا ہے۔

کثرت جماع کے ذریعہ سے جو منی خارج ہوتی ہے اس کا ہر ایک قطرہ دنیا کو ہر بے بہا ہے۔ کہ اس سے جیو یعنی روح اور جان پیدا ہوتی ہے۔ اس جماع کی کثرت سے جو ہر روح میں نقصان پہنچتا ہے۔ اور جماع کی خواہش و قوت جن اعضا پر منحصر ہے۔ وہی دل دماغ و جگر اور اعضاء تناسل کمزور ہو جاتے ہیں:۔

کثرت جماع سے پہلے تو بیرج یعنی منی کا اخراج ہوتا ہے اس کے بعد تمام دھاتو جن سے کہ منی بنتی ہے۔ ان میں کمی واقع ہونے لگ جاتی ہے۔ اور نہ ہستہ

آہستہ تپ دق تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ علاوہ اسکے مندرجہ ذیل امراض ضعف قوت باہ۔ کمزوری اعصاب و بصارت۔ جریان۔ احتلام۔ سرعت انزال دل و دماغ اور جگر کی کمزوری۔ دل کا دھڑکنا معمولی چلنے سے ہانپنے لگ جانا جسم کا دبلا ہو جانا پیشاب کا بار بار آنا۔ پیشاب کے ساتھ ریگ کا جانا منی کا پتلا پڑ جانا۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا چہرہ کی رونق دور ہو جانا اور بدنما داغوں کا نمودار ہونا حافظہ کمزور ہو جانا حسن و جوانی کا نشان نہ رہنا بدہضمی دق اور ذیابیطس۔ گردہ و مثانہ کی کمزوری حافظہ کمزور ہو کر یادداشت کا کم ہو جانا مرض نسیان کا ظاہر ہونا۔ یہاں تک کہ لقوہ۔ فالج۔ رعشہ کا ہونا سر درد۔ کمر درد۔ پٹھہ۔ درد کا ہونا۔ سر کے بالوں کا گر جانا آنکھوں سے پانی چلنا وغیرہ وغیرہ۔

پس لازم ہے۔ کہ آپ کثرت جماع سے پرہیز کر کے ان تمام امراض کا منہ دیکھنے کے بھی روادار نہ بنیں۔ اور انسان بنکر حیوانوں کے رتبہ کو نہ پسند کریں۔ نہیں نہیں۔ میں نے یہ لفظ لکھ کر غلطی کی۔ اگر آپ کثرت جماع کے عادی ہیں تو آپ حیوان سے بھی بدتر ہیں۔ کیونکہ حیوان قانون قدرت کی خلاف ورزی ہرگز نہیں کرتے۔ بلکہ اسقدر پابند رہتے ہیں۔ کہ سوائے وقت معینہ کے نہ تو نر مادہ کے نزدیک جاتا ہے۔ اور نہ مادہ نر کو نزدیک آنے دیتی ہے لیکن انسان ہے کہ لاتوں کی پابندی کو توڑ کر قانون قدرت کے خلاف کرتا اور عذاب میں پڑتا ہے

بعض ناعاقبت اندیش لوگ محض اس خیال سے اپنی عورت کے ساتھ کثرت سے مباشرت کرتے ہیں کہ عورت کہیں یہ خیال نہ کرے کہ یہ کم طاقت ہے یہ محض انکی غلطی ہے۔ عورت کبھی بھی یہ بات پسند نہیں کرتی۔ اگر کوئی عورت ایسی خواہش کرتی ہے تو جان لو کہ مرد ناکارہ ہے اور وہ کچھ عرصہ اسی طرح مشغول رہ کر اپنی طاقت کو ہمیشہ کیلئے کھو کر پھر عورت کے کام کا ہرگز نہیں رہے گا۔

کثرت جماع سے صرف مرد کو ہی نقصان نہیں پہنچتا۔ بلکہ عورت کو بھی ویسے ہی نقصان پہنچتا ہے اور سیلان الرحم وغیرہ امراض آدباتے ہیں گویا کہ کثرت مجا

سے مرد و عورت دونوں کی زندگی تباہ ہو جاتی ہے۔ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں عقلمندوں کیواسطے اتنا ہی کافی ہے۔ کہ کثرت جماع کرنے والا شخص اپنا اور اپنی عورت کا دشمن ہے۔ اور پرماتما کے آگے گنہگار ہے۔

زناہ کاری یا ویبھ چار

جو ماسوائے اپنی عورت کے غیر عورت کے ساتھ صحبت کرتے ہیں یا عورت اپنے خاوند کے علاوہ کسی دیگر شخص کے ساتھ ہم بستر ہوتی ہے۔ اس فعل کا نام زناہ کاری یا ویبھ چار ہے۔ اور ہر ملک ہر قوم ہر مذہب میں حقارت و نفرت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ گویا کہ یہ نہایت شرمناک اور مذموم فعل ہے اس میں سوائے رسوائی و نقصان کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ زناہ کاری میں جہاں بڑائی و عزت خاک میں مل جاتی ہے۔ وہاں ہر وقت دل میں خوف ہی لگا رہتا ہے کہ ایسا نہ ہو جو کوئی ہمارے اس راز سے واقف ہو جاوے کیونکہ جب ایسا موقعہ بن جاتا ہے۔ تو جوتے پڑتے اور قتل ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ آپ نے کئی دفعہ سنا ہوگا۔ کہ فلاں عورت کے آشنا کو اس کے رقیب یا رشتہ دار نے جان سے مار ڈالا اور اکثر دفعہ خاوند اپنی زانی عورتوں کو مار ڈالتے ہیں۔

یہ ایسی بلائے بد ہے۔ کہ جب کسی سے آنکھیں دوچار ہوئیں۔ پھر جب تک وہ نہ ملے۔ دل میں آگ شعلہ زن رہتی ہے۔ نہ کھانے کا مزہ نہ سونے کا آرام۔ دھن دولت کوڑی کی طرح برباد کر ڈالتے ہیں۔ اگر واقف ہو گئی تو دونوں کی جان مارے خوف کے کانپتی ہے۔ کیونکہ کسی کے جان لینے پر عزت بربادی اور رسوائی ہوتی ہے۔ بعضوں کو خودکشی کرنی پڑ جاتی ہے اور بعض دوسرے کے ہاتھ سے گو داجل میں جا بیٹھتے ہیں۔

ایک رازکی بات ہے کہ جو شخص خود زناہ کار ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اسکی شادی شدہ عورت بھی حرامکاری کا سبق نہ سیکھے کیونکہ اگر مرد

بدچلن ہے تو اس کا اثر اسکی عورت پر پڑتا ہے۔ عورت کو مرد سے نفرت ہو جاتی ہے اور اسکی بدچلنی سے فائدہ اٹھا کر یہ کہہ کر کہ مجھے بھی ویسی آزادی ہے۔ اسی راستہ پر قدم رکھ دیتی ہے۔ باہمی محبت واتحاد اٹھ جاتا ہے۔ تنگدستی اور مفلسی آدباتی ہے۔ شب و روز لڑائی اور ہنگامہ میں گذر جاتا ہے اور ان سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے۔ وہ بھی ویسی ہی بدچلن اور لڑائی فساد کرنے والی ہوتی ہے۔

یہ بھی خیال ہونا چاہیئے۔ کہ جب کوئی آدمی اپنی منکوحہ بیوی کو کسی غیر کے ساتھ گفتگو کرتے دیکھتا ہے۔ تو جوش غضب سے اسکی آنکھوں میں خون اتر آتا ہے۔ اور اس کا سر قلم کرنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ تو پھر یہ کونسی انصاف کی بات ہے کہ عورت اکیلی گھر میں گھبراتی رہے اور خاوند یا ہر مزے اڑاتا پھرے اس حالت میں عورت کب تک برداشت کر سکتی ہے۔

اگر آپ ہندو ہیں تو آپ کو اپنے پرانے اتہاس رامائن اور مہابھارت پر نظر ڈالنی چاہیئے۔ کہ راون جیسے بہادر اور عالم راجہ کا دوسری عورت پر بری نگاہ کرنے سے کیا حشر ہوا۔ راج پاٹ جاتا رہا۔ خود مارا گیا اور ساتھ ہی اپنے خاندان کو بھی تباہ کر گیا۔ اور اپنے ماتھے پر ایسا کلنک کا ٹیکہ لگا گیا کہ جب تک دنیا کا سلسلہ جاری ہے کبھی نہیں مٹ سکیگا۔ بالی نے سگریو کی عورت چھین کر اپنی جان گنوائی اور باوجود عالم ہونے کے بھی بیوقوف اور ظالم کہلایا۔ کیچک نے دروپدی پر محض بدنظر ہی کی تھی جس کی سزا اسے موت ملی۔ پھر سینکڑوں نہیں ہزاروں مثالیں موجودہ زمانہ میں بھی آپ کو مل سکتی ہیں۔ کہ فلاں مرد یا عورت نے حرامکاری شروع کی تو سزا یاب ہوا یا مارا گیا۔

اگر آپ مسلمان ہیں تو مسلمانوں کی مذہبی کتب کا مطالعہ کریں یا بزرگوں اور عالموں سے سنیں۔ کہ زانیوں کا دنیا و آخرت میں کیا حشر ہوتا ہے:۔

ایک مصنف نے اپنی کتاب میں یوں رقم کیا ہے کہ اسلام میں زانی مرد یا

عورت کو جن کی ابھی شادی نہ ہوئی ہو۔ یک صد دُرّے لگانے کا حکم ہے۔ اگر شادی شدہ ایسا فعل کریں تو اُسے سنگسار کرنے کا حکم دیا ہے اور احادیث پاک میں فرمایا ہے کہ بوقت آخرت زانیوں کو دردناک و سخت عذاب دیئے جائیں گے اور یہ بھی لکھا ہے کہ جب خلقت قبروں سے اٹھائی جاویگی تو جو زانی شخص ہوں گے۔ اُن کے پاؤں آسمان کی طرف اور سر زمین کی طرف ہوں گے۔ اور ان کی شرمگاہوں میں سے پیپ اور خون بہے گا۔ اور یہ مانا گیا ہے۔ کہ زناہ کے وقت ایمان زانی کے دل سے خارج ہو جاتا ہے۔ اس لئے خدا کی ذات پاک نے انی پر نظر رحمت سے ہرگز نہیں دیکھتی۔ زانی اس دُنیا میں بدکاری کے سبب بدنام اور آخرت کو دوزخ کا کیڑا بنتا ہے۔

نیتی شاستر میں لکھا ہے کہ غیر عورت کو اپنی ماں اور بہن کے برابر ہی دیکھے اور دُوسرے کی دولت کو مٹی کی مانند خیال کرے۔ دوسرے کی عورت کو جو اپنی ماں کی مانند خیال کرتا ہے۔ اور بیرج کو تخم خیال کرتا ہے۔ وہی پنڈت ہے۔ منو دھرم شاستر میں لکھا ہے۔ کہ جو عورت اپنے خاوند کو ترک کر کے دوسرے مرد کے ساتھ محبت کرے تو راجہ کو چاہیئے۔ کہ اُسے کسی چوراہے میں گرواکر کتوں سے کٹوا ڈالے۔ اور اگر مرد ایسا کام کرے تو اسے ایک لوہے کا پلنگ پر عورت نیا رکر کے اُسے آگ سے خوب تپایا جائے۔ اور اس مرد کو اس کے ساتھ سلا دیا جاوے۔ اور اسی طرح اُس کا خاتمہ کر دیا جاوے۔

چانک نیتی میں ایک جگہ یہ بھی لکھا ہے۔ کہ کدرو جو ایک نیا تا ہے فوراً ہی عقل کو بگاڑتا ہے۔ بچ فوراً عقل کو پیدا کرتی ہے۔ اور استری یعنی عورت فوراً ہی طاقت کو چھین لیتی ہے۔ اور دودھ فوراً ہی طاقت بخشتا ہے اس کے علاوہ دھرم شاستروں میں بار بار یہی لکھا ہے۔ کہ غیر عورت عمر اور طاقت کو کم کرنے والی ہوتی ہے۔

جب کوئی شخص دوسرے کی زمین میں بیج بو دیتا ہے۔ تو وہ زمین والا

ہی مالک ہوتا ہے بیج والے کا تو سراسر نقصان ہی نقصان ہوتا ہے۔
غیر تمندوں کو یہ بھی خیال کرنا چاہیئے۔ کہ جب تمہارے نطفہ سے کسی غیر عورت کو حمل ہو گیا اور اس کے لڑکی پیدا ہو گئی۔ تو وہ کس کی ہوگی؟ گو ملکیت تو اس غیر عورت کی ہوگی۔ مگر تخم تو تمہارا ہی ہے۔ اگر وہ ماں کے بدچلن ہونے سے بدچلنی کریگی تو کیا یہ نہ ہوگا کہ تمہاری بیٹی بدچلن ہے۔ اس لئے اپنی عزت کو قائم رکھو اور اس بُرے فعل سے باز آؤ۔
یہ تو تمام دھرم شاستر کی باتیں ہیں۔ اب ذرا طبی اصول پر نگاہ ڈالیں وہ یہ ہے کہ زنا وکار یا پر استری گامی کا بیرج پتلا پڑ جاتا ہے اور وہ اولاد پیدا کرنے کے لائق نہیں رہتا۔ کیونکہ بیرج یعنی منی کے کمزور ہونے سے جریان واحتلام ہو کر قوت باہ جاتی رہتی ہے۔ اور نامردی پیدا ہو جاتی ہے۔ اُمید ہے کہ آپ ان چند سطور کے مطالعہ سے ضرور سبق حاصل کریں گے اور اس بُرے کام سے باز رہیں گے۔ اور اپنی عورت سے سچی محبت رکھ کر دین و دُنیا کو سنوار لیں گے۔

عشق بازی

عشق کے لفظی معنے محبت اور پریم کے ہیں۔ عشق ہر ایک سے کیا جاتا ہے البتہ نیت کا فرق ہے۔ جو لوگ کہ اپنی ماں۔ بہن۔ بھائی۔ باپ بیٹے یا بیٹی سے عشق یعنی محبت رکھتے ہیں۔ اُن کو ہمیشہ کے لئے آرام اور سکھ ملتا ہے لیکن جو لوگ نفس پرستی کیلئے کسی مرد یا عورت سے عشق پیدا کر لیتے ہیں ان کا نتیجہ وہی ہوتا ہے جو کہ زنا دکاری میں درج کیا جا چکا ہے۔ کئی لوگ ایسے عشق میں پڑ کر بُرے خیالات کو گندہ کر لیتے ہیں اور اپنے روح و جسم کو تباہ و برباد کر ڈالتے ہیں۔ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ اس کے نتائج اخذ کرنے کیلئے زنا دکاری والا مضمون مطالعہ کریں۔

رنڈی بازی

اپنی عورت کے سوائے کسی دوسری عورت جو رنڈی ہو یا شادی شدہ فاحشہ ہو یا بازاری۔ ان سب سے مباشرت کرنا ایک ہی بات ہے۔ اور زناہ بھی اس میں ہی شامل ہے۔ تاہم رنڈی بازی یا بازاری عورتوں سے مباشرت میں ننگی عورتوں سے مباشرت کی بجائے زیادہ نقص ہیں۔ ان کالی ناگنوں رنڈیوں سے ہمیشہ بچنا چاہیئے یہ پیسہ کی یار اور مطلب پرست ہوتی ہیں۔ لوگوں کی دولت لوٹنے کے واسطے ظاہری بناؤ سنگار کرکے دوسرے کو دام میں پھنسا لیتی ہیں۔ نادان مرد بھی خیال کرتے ہیں۔ کہ اب یہ میری ہی ہے اور وہ بھی اسی طرح باتیں بناتی ہے گویا سینہ سے دل نکال کر نچھاور کرنے کیلئے تیار رہتی ہے۔ مگر کس لئے صرف زر کیلئے۔ اسے نہ تو مرد کی جوانی سے محبت۔ نہ حسن و جمال سے رغبت۔ نہ نیک خصلت سے سروکار۔ نہ غیر مذہب سے عار۔ نہ مذہب والے سے پیار۔ ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی، بھنگی، چمار، بچہ، بوڑھا، جوان، میلا کچیلا، دہقان، بدصورت، بیعقل انسان سبھی یکساں ہیں۔ بشرطیکہ زردار ہوں اور اسکی ہنڈیا کے اخراجات پورے کر سکتے ہوں۔

جب کوئی دولتمند زردار قابو میں آ گیا بس کیا ہے۔ فوراً اپنا فریفتہ بنا لیا اور جو کچھ اسکے پاس ہے چند دنوں میں ہی کھسکا لیا۔ پھر وہی صاحب دولت ہیں کہ جوتوں کی مار اور لعنت دھتکار رکھ لے۔ اور حقہ کی چلمیں بھرتے دکھائی دیتے ہیں۔ کئی نوجوانوں نے ان کے دام الفت میں پھنس کر منکوحہ بیویوں کی زندگی تباہ کردی نہ بال بچوں کا خیال۔ نہ بزرگوں کی عزت کا لحاظ۔ جب تمام دولت لٹا دیتے ہیں۔ تو رہائشی مکان تک بھی ہبہ کروا دیتے ہیں پھر خود بھیک مانگنے پر آ جاتے ہیں۔

آپ حیران ہونگے کہ جب ایک انسان اپنی تمام دولت اور اپنا دل کسی رنڈی

کو دے دیتا ہے وہ بھی تو آخر کچھ صلہ میں دیتی ہی ہونگی۔ بیشک یہ خیال آپ کا ٹھیک ہے۔ دولت لیکر مفلسی و ناداری بخشتی ہیں۔ جوانی لیکر بڑھاپا عطا کرتی ہیں دھرم اور ایمان لیکر بے ایمان اور گنہگار کرتی ہیں۔ غیرت لیکر بے غیرتی دیتی ہیں۔ تندرستی لیکر کمزوری و امراض کا خزانہ حوالہ کر دیتی ہیں۔ جن میں ایک ایسا تحفہ بھی ہوتا ہے جو تمام زندگی بھر کام آتا ہے یعنی کمی قوت باہ۔ جریان احتلام نامردی کے علاوہ سوزاک و آتشک ہوتا ہے۔ یہ آتشک ایسی خطرناک و مہلک بیماری ہے جو آخری دم تک پیچھا نہیں چھوڑتی۔ اول یہ کہ جب ان کا زخم تناسل پر شروع ہی میں ہوتا ہے۔ تو ایسی تکلیف ہوتی ہے جو آگ سے گرم کئے ہوئے لوہے سے داغنے سے بھی زیادہ ہوتی ہے الامر جن کو یہ مرض ہو جاتا ہے۔ یہ تکلیف وہی جان سکتے ہیں۔

علاوہ اس تکلیف کے خورد و کلاں دوست و آشنا بجائے ہمدردی کے نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک طرف تو شدت مرض کی تکلیف سے جان جاتی ہے اور دوسری طرف لعنت و پھٹکار سے دنیا دل کو ستاتی ہے الغرض ہر وقت مصیبت ہی مصیبت نظر آتی ہے اور آخر انسان زندگی سے بیزار ہو کر خودکشی پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جب یہ مرض انتہائی درجہ تک پہنچ جاتی ہے تو تمام بدن پر اُس کا مادہ پھوٹ آتا ہے اور زخم ہی زخم پھوٹ آتے ہیں۔ لقوہ فالج جوڑوں کی درد شروع ہو جاتی ہے۔ ناک بیٹھ کر انسان بدصورت ہو جاتا ہے اور تالو میں سوراخ ہو جاتا ہے جسم سے اسقدر بدبو آتی ہے کہ کوئی نزدیک تک نہیں پھٹکتا۔ اگر اس طرف سے اتفاقیہ کوئی گذر بھی جائے تو بدبو سے تنگ آکر تھوک کر گذر جاتا ہے۔ اس وقت کی حالت دیگر لوگوں کو سبق حاصل کرنے کے لئے کافی سے زیادہ موثر ہوتی ہے۔

اس مرض کا خاتمہ یہاں پر ہی نہیں ہوتا۔ کہ مریض تنگ آکر اپنی جان گنوا دے بلکہ اس کی نسل میں بھی یہ مادہ سرایت کر جاتا ہے۔ اور جب اولاد پیدا ہوتی ہے

تو شروع میں ہی اس مرض میں مبتلا ہوتی ہے ورنہ یہ مادہ بعد میں اپنا اثر کر کے اسکی حیاتِ صحت کا خواہاں بن جاتا ہے۔ کئی بچے تو کم عمری میں ہی لقمہ اجل ہو جاتے ہیں۔ جو زندہ رہتے ہیں۔ وہ طرح طرح کی مصیبتوں میں گرفتار رہ کر زندگی بسر کرتے ہیں اور یہ بھی یاد رہے کہ جب انسان باہر سے یہ میوہ خرید کر لاتا ہے تو عورت کو بھی اس میوہ کی چاشنی چکھنی پڑتی ہے۔

اگر تعلیم یافتہ لوگوں کے ہاتھ میں ہماری یہ کتاب پہنچے۔ تو اُن کی خدمت میں عرض کرنا ضروری ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے وہ اسبات کا پرچار کریں کہ کوئی شخص نادانی سے یہ کام نہ کرے۔ اور والدین اپنے بچوں کو۔ اُستاد اپنے شاگردوں کو ایسے موقعہ سے جہاں کہ رنڈی کا ناچ باگانا ہو رہا ہو شامل نہ ہونے دیں اور بیاہ شادیوں میں جو رنڈیوں کا ناچ ایک فخر سمجھ کر کروایا جاتا ہے اس بد رسم کو بند کیا جاوے۔ کیونکہ ایک تو اس سے دولت کا نقصان اور دوسرے اخلاق کی تباہی ہوتی ہے۔

شراب خوری

شراب خوری ایک بد عادت ہے۔ شراب خور کی صحبت بد قرار دی گئی ہے اور یہ ہے بھی درست۔ کیونکہ شراب خور کی صحبت میں جب کبھی کوئی نیک آدمی پڑ جاتا ہے تو وہ اُسے اپنا ہم پیالہ بنانے کے لئے شراب کی تعریف کے راگ الاپتا ہے اسکے اوصاف کے پُل باندھ دیتا ہے بعض دفعہ تو ایسا بھی اتفاق ہو جاتا ہے جو شراب خور اپنے دوستوں کو زبردستی شراب پلانا شروع کر دیتے ہیں جب ایک بار منہ سے لگ گئی تو پھر اس کا چھوٹنا دشوار ہو جاتا ہے۔ شراب کیواسطے ایک عام مثل ہے کہ شراب خانہ خراب۔ اور واقعی یہ ایک صادق مثال ہے جس گھر میں کسی شخص نے شراب پینی شروع کر دی وہ جلدی ہی تباہ ہو جاتا ہے جن کے والدین لاکھوں روپے کی جائداد چھوڑ گئے۔ اُن کم بختوں نے

سخت سے سخت محنت کی کمائی شراب کے مُنہ دنوں یا مہینوں یا چند ہی سالوں میں گنوا دی۔ ہزاروں بیگھوں زمینوں کے مالک شراب خوری میں پڑکر زمین کو چٹ کر گئے اور آخر بھیک مانگنے پر اُتر آئے۔ شراب خوروں نے اپنے گھروں کے برتن فروخت کر ڈالے۔ بیوی بچوں کے زیور و کپڑے بیچ ڈالے جب گھر سے کچھ نہ ملا۔ تو چوری کرنے پر مجبور ہوئے۔ اور آخر جیل کے مہمان بنے

جیلخانہ میں اکثر ایسے قیدیوں کی تعداد بہت ہوتی ہے جو شراب خوری کرکے زناہ کے مرتکب ہوئے یا جنہوں نے شراب میں بدمست ہوکر لڑائی جھگڑا کرکے دوسروں کو جان سے مار ڈالا۔ یا رہزنی کی۔ چوری کی۔ ڈاکوؤں کا ساتھ دے کر ڈاکہ ڈالا۔

پاگل خانوں کی کوٹھڑیوں میں بھی بہت سے پاگل آپ کو ایسے ملیں گے جو کہ شراب خوری کی بدولت ہی اپنے دماغ کو کھو کر اس حالت کو پہنچے اور بال بچوں سے جدا ہوئے۔ گھر کو خیرباد کہا۔ اور دنیا کی نعمتوں سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے۔

مذہبی طور پر ہندوؤں اور مسلمانوں نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔ اور اس کا پینا مہاپاپ بتایا ہے کیونکہ اسکے پینے والے کی عقل ناقص ہو جاتی ہے وہ بےہوش ہو کر کئی ناشائستہ حرکتیں اور جرم کر بیٹھتا ہے۔ چرک وسشرت میں بھی لکھا ہے کہ اسکے استعمال سے انسان متوالا ہو جاتا ہے یعقل یادداشت جاتی رہتی ہے۔ زبان میں لکنت آجاتی ہے۔ اسکی نقل و حرکت پاگلوں و سودائیوں کی سی ہو جاتی ہے۔ اور اس سے متوالا ہو کر انسان اپنے گورو کی عورت یا دیگر ایسی عورتیں جن سے کہ مباشرت کرنا پاپ ہے۔ کرنے لگ جاتا ہے بڑوں کی بےعزتی کرتا ہے۔ اور خلاف دھرم اشیاء کو کھانے لگ جاتا ہے۔ اور راز کی باتیں کہہ دیتا ہے۔

(شسر ھاتی (د...))

شراب خور کا دھرم کرم۔ دین و ایمان کچھ نہیں رہتا۔ جب شراب خوری

کی مجلس لگتی ہے۔ تو ہندو مسلمان۔ برہمن۔ کھتری۔ ویش۔ شودر سب ایک ہی پیالہ سے گذر جاتے ہیں اور ابھکش پدارتھ یعنی مانس وغیرہ کھانے لگ جاتے ہیں۔

شراب خوروں کی حالت اسوقت قابل دید اور عبرتناک ہوتی ہے جب کہ شراب پی کر بدمست ہو جاتے اور گندی نالیوں میں گر پڑتے ہیں۔ قے سے لباس خراب ہو جاتا ہے اور کتے منہ چاٹتے ہیں۔ شریف آدمی پاس سے گذرتے بھی نہیں۔ اگر اس سے ذرا ہوش کی حالت ہو تو انڈ بنڈ بکواس کرنے لگ جاتے ہیں۔ جس سے سننے والے تنگ آکر جوتیوں سے خوب خاطر و تواضع کرتے ہیں۔ شرابی کے اعتبار کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ اگر کسی پرہیزگار کا کوئی رشتہ دار شراب پی کر اسکے گھر آجاوے۔ تو بجائے مہمانداری کے حقارت و نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے یہانتک کہ گھر میں داخل ہونے کی اجازت تک نہیں دی جاتی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا رسوائی ہو سکتی ہے۔ دنیادار اگر شراب کا استعمال کرنیوالا ہے تو اُس کا اعتبار ایسا اٹھ جاتا ہے کہ اُسے کوئی سودا وغیرہ تک نہیں دیتا۔ جس سے روزگار بند ہو کر مفلسی کا دروازہ کھل جاتا ہے اگر کوئی ملازم شراب پی کر کسی افسر کے سامنے جائے۔ تو وہ فوراً باہر نکالا جاتا ہے اور ملازمت سے موقوف کر دیا جاتا ہے۔

جو لوگ ہیضہ وغیرہ وبائی امراض کے دنوں میں اس کا استعمال اس خیال سے کرتے ہیں۔ کہ یہ ہمیں بیماری سے بچائیگی۔ وہ بھی سخت غلطی کرتے ہیں۔ کیونکہ اس سے بجائے فائدہ کے نقصان ہوتا ہے۔ وجہ یہ کہ شراب خور بے تحاشا کھا لیتا ہے۔ جس سے فتور ہاضمہ ہو کر امراض پیدا ہو جاتی ہیں۔ تشریح کی ضرورت نہیں۔

اب اس سے ہونیوالی امراض کا ذکر کرنا مناسب خیال کر کے نیچے درج کی جاتی ہیں۔ کیونکہ شراب خور کی جسمانی صحت جلدی بگڑ جاتی ہے غذا اچھی طرح ہضم نہیں ہوتی۔ سر میں درد۔ دل کا متلانا۔ چہرے کا زرد پڑ جانا

گردے اور مثانے کا کمزور ہو جانا۔ یا مثانہ میں سنگ پڑ جانا۔ عقل و حواس کا قائم نہ رہنا۔ دل و دماغ اور جگر کا کمزور ہو جانا۔ پھیپھڑوں میں خرابی پیدا ہو کر سل دق کا ہونا۔ استسقا اور یرقان کا ہونا۔ رعشہ جس سے ہاتھ پاؤں اور سر کانپنے لگ جاتے ہیں۔ نقرس یعنی جوڑوں کا درد۔ ہچکی۔ دمہ۔ مسوڑوں کی درد۔ بیخوابی۔ شدت پیاس۔ جلن۔ بخار۔ بیہوشی۔ اسہال۔ قے۔ کھانے کی خواہش جاتے رہنا۔ ابکائیوں کا آنا۔ ان سب سے بڑھ کر جو بیماری ہوتی ہے وہ یہ ہے قوت باہ کا کم ہو جانا جس سے انسان اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتے۔ جو امیر لوگ کہ شراب کے عادی ہو جاتے ہیں۔ انکی منی آتش شراب سے جل جاتی ہے۔ اور وہ نامرد ہو جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے انکے اولاد پیدا نہیں ہوتی۔

اب ہماری التجا ہے کہ انسان کو کوئی بھی نشئی چیز استعمال نہیں کرنی چاہئے اور خاص کر شراب خانہ خراب سے ضرور بچنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ سب سے بری بلا ہے۔ اگر آپ اپنی عزت و دولت کی حفاظت چاہتے ہیں اگر آپ اعلےٰ دماغ کے گذارنا چاہتے ہیں۔ خوبصورت۔ نیک اور طاقتور اولاد پیدا کرنا چاہتے ہیں تو اس کو ہرگز منہ نہ لگا دیں اور اپنے بچوں دوستوں کو اس سے بچا دیں۔

جریان منی

یہ بڑا نامراد مرض ہے۔ کہ جس کسی کو لگ جاتا ہے۔ گھن کے کیڑے کی طرح اندر ہی اندر کھا جاتا ہے۔ جریان کا مریض بالکل نکما ہو جاتا ہے کسی کام کاج پر اس کا دل ہرگز نہیں لگتا۔ طبیعت ہمیشہ پریشان و حیران رہتی ہے۔ اور مرض کے بڑھ جانے پر ضعف باہ کا عارضہ ہو جاتا ہے۔ جریان منی کی سادے

الفاظ میں تعریف یہ ہے کہ منی کا بغیر مباشرت کئے ہی خارج ہوجانا مجلوق شخص اس مرض کا شکار زیادہ ہوتے ہیں کیونکہ انکی منی کمزور ہوجاتی ہے اور دائمی قبض کے ہونے سے رفع حاجت کے وقت اگر مقعد کی طرف زور دیا جائے تو منی نکل جاتی ہے اسکے علاوہ قضیب کو ہاتھ لگانے۔ گھوڑے کی سواری کرنے عورت کا خیال دل میں لانے۔ عشقیہ قصہ کہانیوں کے پڑھنے۔ خوبصورت عورتوں کے دیکھنے سے منی خود بخود نکل جاتی ہے کیونکہ منی مانند پانی کے پتلی پڑ جاتی ہے۔ ماہر طب یونان اسکے اسباب کثرت جماع۔ جلق۔ فوطوں کی خارش بواسیر پیٹ کے چھوٹے شقاق المقعد اور تیلنی مکھی کا کھا جانا بیان کرتے ہیں۔

جریان کا مریض ہمیشہ فکر و رنج میں مبتلا رہتا ہے۔ بزدل وڈرپوک ہوتا ہے اسکی طبیعت سست و بیکار رہتی ہے۔ بصارت کم ہوجاتی ہے کانوں میں شائیں شائیں کی آواز آنے لگتی ہے۔ اور سر میں درد رہتا ہے اور زبان میں لکنت پڑ جاتی۔ دل میں دھڑکن۔ کوتاہ دمی۔ نسیان۔ ہول دل۔ مرگی فالج وجنون دل دماغ اور جگر کمزور فتور ہاضمہ دائمی قبض ضعف باہ اور نامردی ہوجاتی ہے۔

آیورویدک حکمت میں جریان یعنی پر میہ بیس قسم کا مانا گیا ہے۔ جس کی تشریح نیچے کی جاتی ہے۔

اسباب مرض

زیادہ بیٹھنے زیادہ سونے۔ یا محنت کم کرنے اور استری پرسنگ زیادہ کرنے سوپن دوش (خواب میں ناپاک ہونے) دہی کے زیادہ استعمال کرنے قند سیاہ اور دیگر مٹھائیاں بافراط کھانے شراب کے زیادہ پینے اور ایسے جانوروں کا گوشت کھانے سے جو کہ سیلاب جگہ میں ہوتے ہیں۔ زیادہ محنت کرنے دل میں ہر وقت مباشرت کا خیال رکھنے۔ زیادہ گرم اور کڑوی کسیلی چیزوں کے کھانے اور دیگر ایسی اشیا، کے روزانہ زیادہ استعمال سے جو کہ کف

پت کو پیدا کرتے ہیں۔ عارضہ جریان یعنی پرمیہ کا ہوتا ہے۔

علامات قبل از مرض

مرض کے پیدا ہونے سے پہلے زبان میلی ہوتی ہے۔ دانتوں پر میل جم جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں گرم اور جسم چکنا ہو جاتا ہے۔ پیاس زیادہ لگتی ہے اور منہ کا ذائقہ میٹھا رہتا ہے۔

پرمیہ کی عام علامات

پیشاب کا بار بار زیادہ اور گاڑھا آنا۔ پرمیہ کی عام علامات ہیں۔

دس قسم کے کف (بلغم) پرمیہ

(۱) اُدک میہ۔ جس میں سفید اور سرد بغیر بُو کے زیادہ بار بار پانی کی مانند پیشاب آتا ہے۔

(۲) ایکھ میہ۔ گنے کی رس کی مانند پیشاب آتا ہے۔

(۳) ساندر میہ۔ اگر کچھ عرصہ رکھا رہے تو پیشاب گاڑھا ہو جاتا ہے۔

(۴) سُرامیہ۔ اس کی رنگت شراب کی طرح ہوتی ہے۔ اور کچھ عرصہ رکھا رہنے سے نیچے سے گاڑھا ہو جاتا ہے اور اوپر سے پتلا رہ جاتا ہے۔

(۵) پشٹ میہ۔ جس طرح ماش کی دال کی پیٹھی کو پانی میں دھویا جاوے اور اس کی رنگت ہوتی ہے۔ اسی طرح پیشاب کی حالت ہوتی ہے اور رنگت میں سفید۔ پیشاب کرتے وقت کچھ تکلیف محسوس ہوتی ہے پیشاب کو چھونے سے ٹھنڈا معلوم ہوتا ہے اور پیشاب کرتے وقت رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

(۶) شکر میہ۔ اس میں پیشاب کے ساتھ صرف شکر یعنی منی ہی خارج ہوتی ہے۔

(۷) سکتا میہ۔ کف کی سفید اور باریک مانند ریت کے پھٹکیاں سی

پیشاب کے ہمراہ خارج ہوتی ہیں۔
(۸) شیت میہ۔ اس میں پیشاب برف کی مانند ٹھنڈا ہوتا ہے۔
(۹) شنئی میہ۔ بار بار تھوڑا تھوڑا پیشاب آتا ہے۔
(۱۰) لالہ میہ۔ جسکے پیشاب میں یا پیشاب کے بعد تارسی گرتی ہے۔

۳۔ پت (گرمی) کے پرمیہ

(۱) کشار میہ۔ پیشاب کھار کے رنگ و بو ہوتی ہے۔
(۲) نیل میہ۔ پیشاب کی رنگت نیلی ہوتی ہے۔
(۳) کال میہ۔ پیشاب کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔
(۴) ہاردر میہ۔ ہلدی کے رنگ کی طرح اور جلن سے آتا ہے کڑوا ہوتا ہے۔
(۵) مانجشٹ میہ۔ مجیٹھ کے پانی کی طرح پیشاب کی رنگت ہوتی ہے اور بو آتی ہے۔
(۶) رکت میہ۔ اس میں پیشاب کی رنگت سُرخ ہوتی ہے۔ یا خون ملا ہوا ہوتا ہے۔ پیشاب کرنے کے بعد جلن ہوتی ہے۔

۴۔ وات (باد) کے پرمیہ

(۱) وسا میہ۔ اس میں چربی کی طرح پیشاب ہوتا ہے۔
(۲) مجا میہ مجا (مغز) کی طرح چکنا پیشاب ہوتا ہے۔
(۳) کھشودر میہ۔ پیشاب کسیلا۔ رُوکھا اور میٹھا ہوتا ہے۔
(۴) ہستی میہ۔ مست ہاتھی کی طرح رُک رُک کر پیشاب آتا ہے اور ساتھ تار نکلتی ہے۔

مدھومیہ

آیوروید شاستر میں لکھا ہے۔ کہ یہ تمام قسم کے جو پرمیہ ہیں اگر ان کا عرصہ تک علاج نہ کیا جاوے۔ تو مدھومیہ ہوجاتا ہے۔ رنگ بھی شہد کی اور مٹھاس بھی شہد کی۔

جریان یعنی پرمیہ کا علاج

(۱) شتاور۔ سنگ جراح۔ ہر دو برابر وزن لے کر سفوف بناویں اور دونوں کے وزن کے برابر شکر سفید ملا دیں۔ ایک تولہ صبح اور ایک تولہ شام کو نہار منہ کھا دیں۔ بڑی مفید دوائی ہے۔

(۲) کشتہ تر وستاتا (قلعی۔ جست۔ سکہ) بقدر دو رتی مکھن میں ڈال کر اکیس روز تک متواتر کھاویں۔ جریان کو مفید ہے۔

سفوف دافع جریان

(۳) تخم اٹنگن۔ موچرس۔ تخم کونچ۔ تال مکھانہ۔ موصلی سفید۔ بجبند۔ موصلی سیاہ۔ گوکھرو۔ ساٹھی کے چاول۔ اندر جو۔ شتاور۔ ہر ایک ایک تولہ۔ شکر سفید برابر وزن ایک تولہ صبح و ایک تولہ شام کو گائے کے دودھ کے ہمراہ کھادیں۔

(۴) گوندھبیا۔ مصری۔ ہر دو برابر وزن لیکر سفوف بناویں اور دونوں کے برابر کھانڈ ملا کر ایک تولہ صبح و ایک تولہ شام ہمراہ دودھ استعمال میں لاویں۔

(۵) گوکھرو۔ موچرس۔ بجبند۔ شتاور۔ تال مکھانہ۔ صمغ عربی۔ بیج اٹنگن ہر ایک ایک تولہ۔ اسگندھ۔ گوندھبیا۔ آردسنگھاڑا۔ شقاقل ہر ایک ۸ ماشے۔ موصلی (سفید۔ سیاہ) ہر ایک چھ ماشہ۔ شکر سفید برابر وزن۔ سفوف بنا کر ایک تولہ صبح و ایک تولہ شام ہمراہ دودھ گائے یا بکری استعمال کریں۔

(۹) کشتہ قلعی۔ سلاجیت۔ ست گلو۔ پکھان بید۔ بنسلوچن۔ تال کھانہ۔ الائچی خورد۔ ہر ایک مساوی وزن لے کر کوٹ چھان کر برابر کی مصری کوزہ شامل کریں۔ ۹ ماشہ صبح و ۹ ماشہ شام کو ہمراہ دودھ استعمال کریں۔

(۷) ہڑ کی چھال۔ ناگرموتھا۔ کائپھل۔ لودھ۔ ان سب کا کاڑھا کر کے پینے سے جریان کو فائدہ ہوتا ہے۔

۱۰۔ آنند بھیرو رس جریان کے واسطے

کشتہ قلعی۔ کشتہ سونا۔ رس سیندور ہر ایک برابر وزن لیکر شہد میں ڈال کر ۲ رتی کی گولی بناویں۔ ایک گولی صبح اور ایک شام دودھ کے ہمراہ کھاویں۔ اس سے پرانے سے پرانا جریان بھی رفع ہوجاتا ہے۔

۱۱۔ چندر پربھاوٹی!

رس سیندور۔ کشتہ ابرک سیاہ۔ کشتہ فولاد۔ کشتہ سیسہ۔ کشتہ قلعی۔ الائچی لونگ۔ جاوتری۔ جائپھل۔ مہوے کے پھول۔ ملٹھی۔ آملہ۔ مصری۔ کاتھ۔ کتھ۔ سونٹھ۔ کیہڑی۔ اِل بیدان۔ سب ادویات کو برابر وزن لیکر ان کو بھیڑ کے دودھ میں ایک دن کھرل کریں۔ اور بیر کی گٹھلی کے برابر گولی بناویں۔ ایک گولی ہر روز بوقت ضرورت کھاویں۔ اوپر سے دودھ پی لیں۔

۱۲۔ برہت بنگیشور رس

کشتہ قلعی۔ کشتہ چاندی۔ شنگرف سے نکالا ہوا پارہ۔ گندھک مصفا کشتہ ابرک سیاہ۔ کافور ہر ایک دوائی ایک تولہ۔ کشتہ سونا۔ کشتہ موتی ہر ایک چار ماشہ۔ ان سب ادویات کو کھرل کر کے۔ ملا کر بھنگرے کے رس میں سات روز کھرل کر کے ہر روز نیا رس ڈالیں۔ بعدہ ۲ رتی کے گولی بناویں ایک

گولی صبح وایک شام دودھ کے ہمراہ استعمال کریں۔ اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کا جریان (۲۰ قسم کے پرمیہ) خواہ لاعلاج ہی کیوں نہ ہوگیا ہو۔ دور ہو جاتا ہے۔ بلکہ یہ دوائی امراض متعلقہ پیشاب یعنی پیشاب کا تکلیف سے آنا جلن سے آنا۔ بار بار آنا اور بہت آنا۔ مستورات کے سیلان الرحم (سفید و زرد رطوبت کا آنا) جس کو ویدک میں سوم روگ کہتے ہیں۔ مفید ہے۔ یرقان۔ فساد خون و پرانے بخار سنگرہنی۔ بدہضمی کو دور کرتا ہے۔ کمزور شخص کو طاقت دیتا ہے۔ چہرہ چمک پیدا کرتا ہے منی کو خوب پیدا کرتا ہے۔

(۱۳) کشتہ قلعی اکیلا ہی یا کشتہ ابرک سیاہ کے ساتھ ملا کر آملہ کے رس کے ساتھ بمقدار ۲ رتی کے کھانا مفید ہے اسکے علاوہ اور ادویات جو قوت باہ کے بیان میں درج کی جاوینگی۔ جریان کیواسطے مفید ہونگی۔ اگر کوئی نسخہ یا دیگر بنی بنائی دوائی کی ضرورت ہو۔ جو کہ آپ خود نہ بنا سکتے ہوں۔ تو مصنف کتاب ہذا کی معرفت منگوا سکتے ہیں ؛

احتلام

بوقت شب سونے کی حالت میں انسان کو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے کہ وہ کسی عورت سے مباشرت کر رہا ہے۔ اسی وجہ سے منی خارج ہو جاتی ہے سنسکرت میں اسکو سوپن دوش لکھا ہے۔ اگر تندرست آدمیوں کو جو کہ غذا بھی اچھی کھاتے ہوں۔ مہینہ میں ایک دو بار ہو جاوے تو کوئی بیماری نہیں ہے اسکے واسطے کسی خاص علاج کی ضرورت نہیں۔ اور نہ ہی اس سے کسی طرح کی تکلیف ہوتی ہے۔ ہاں خلاف اسکے اگر بغیر کسی کا خیال آئے ویسے ہی انزال ہو جاوے۔ یا ہر روز ہونا شروع ہو جاوے یا رات میں دو تین بار ہو جاوے تو اسے مرض سمجھنا چاہیئے۔ اس کا نام ہے کثرت احتلام۔ احتلام کے اسباب یہ ہیں :۔ قبض ہونا۔ بھوک سے زیادہ غذا کھانا ایسی

غذاؤں کا کھانا جو منی کو بافراط پیدا کرتی ہیں۔ اور مجرد۔ ہنا دل میں ہر وقت خوبصورت عورتوں کا تصور باندھنا۔ مجامعت کی خواہش رکھنا۔ فحش کتب و قصہ کہانیوں کا پڑھنا۔ جلق لگانا۔ یا کسی دیگر سبب سے منی کا کمزور ہو جانا۔

علاج احتلام

غذا اعتدال سے کھاویں۔ قبض کا خیال رکھیں۔ بُرے خیالوں کو دل میں میں جگہ نہ دیں۔ فحش قصہ کہانیوں کو نہ پڑھیں۔ جلق کے عادی نہ بنیں اوندھے نہ سوویں گرم دودھ نہ پیویں۔ کھانے کیواسطے مغلظ منی ادویات کا استعمال کریں۔

مغلظ منی دافع احتلام

تخم کشنیز خشک۔ میدہ سک۔ آردسنگھاڑا۔ چینیا گوند۔ سمندر سوکھ ہر ایک دو تولہ۔ ایجبند۔ موچرس۔ تال مکھانہ۔ خارخسک۔ تخم کونچ ہر ایک ایک تولہ گل دھاوا اندر جو ہر ایک چھ ماشہ سب کا سفوف بنا ہموزن کھانڈ ملا کر ایک تولہ صبح و ایک تولہ شام استعمال کریں۔

دیگر:۔ برگ کشنیز ایاد۔ پوست خشخاش نصف چھٹانک۔ خشخاش نصف چھٹانک کوٹ کر برابر وزن کی کھانڈ ملا کر ۶ ماشہ صبح و ۶ ماشہ شام دودھ کے ہمراہ کھائیں۔ چند دن میں آرام ہوگا۔

دیگر:۔ کشتہ قلعی۔ کشتہ فولاد۔ ثعلب مصری۔ شقاقل مصری۔ موصلی سیاہ و سفید۔ بیج اوٹنگن۔ دارچینی۔ مستگی رومی۔ گوند کیکر۔ دانہ الائچی کلاں۔ تالمکھانہ اندر جو۔ موچرس۔ زنجبیل ہر ایک ایک تولہ لیکر سوائے ہر دو کشتہ کے باقی سب کو خوب کوٹ کر سفوف بنالیں۔ ہر دو کشتہ شامل کرکے برابر کی کھانڈ ملادیں ہر روز صبح و شام بقدر ۵ ماشہ کے کھاویں۔ اوپر سے دودھ پیویں آرام ہوگا:۔

سُرعت انزال اس کو سنسکرت میں شیگھر تپن کہا جاتا ہے جس شخص کو یہ مرض

ہوتا ہے۔ اس کی منی بڑی پتلی یعنی پانی کی طرح ہو جاتی ہے اور مردوں کے لئے باعث شرمندگی کا ہوتا ہے۔ کیونکہ جب مرد عورت کے نزدیک جاتا ہے تو قبل از وقت یا بروقت خاص فوراً ہی انزال ہو جاتا ہے۔ بعض لوگوں کو تو عورت کی شکل دیکھنے یا احساس کرنے۔ بوس و کنار کرنے۔ پیار کی گفتگو کرنے سے ہی انتشار ہو کر انزال ہو جاتا ہے۔ بعضوں کو عشقیہ کتب کے پڑھنے یا سننے سے ہی یا جانوروں کی جفتی دیکھنے سے رطوبت بہ نکلتی ہے۔

کثرت احتلام۔ کثرت جماع۔ جلق۔ گرم ترش اشیاء کا استعمال اس کے اسباب ہوتے ہیں۔ اور جو لوگ کہ امساک کی ادویات بلا ضرورت ہی کھانی شروع کر دیتے ہیں۔ اُن کو بھی یہ مرض لاحق ہوتی ہے۔

علاج دافع سُرعت انزال

سپاری۔ گوکھرو۔ گوند ڈھاک۔ تخم سرس۔ بیجبند۔ شکر سفید۔ ہر ایک ایک تولہ۔ بڑھ کا دودھ ۶ تولہ۔ سب کو باریک کرکے ۱۲ عدد گولیاں بناویں۔ ایک ایک گولی صبح و شام گائے کے تازہ دودھ کے ہمراہ استعمال میں لاویں۔

دیگر۔ ببول کی پھلی جس میں کہ بیج نہ پڑا ہو۔ اور سایہ میں خشک کی گئی ہو۔ نکھانہ۔ تخم دریاں مقشر۔ چنیا گوند۔ ہموزن لیکر سفوف بناویں۔ برابر کی کھانڈ ملا کر ایک تولہ شام کو ہمراہ دودھ کے کھا دیں۔

سُرعت انزال کے لئے نہایت مجرّب

تخم سرس۔ بیجبند۔ تخم پلاس۔ تخم اوٹنگن۔ برابر وزن لیکر سفوف بنائیں اور ہموزن کھانڈ ملا کر ۹ ماشہ صبح اور ۹ ماشہ شام کو دودھ کے ساتھ کھاویں۔ یا شربت بنگیشور جو جریان کے بیان میں بتایا گیا ہے۔ استعمال کریں۔

اسبغول کا سفوف رات کو دودھ میں بھگو چھوڑیں اور صبح مصری ڈال کر کھا دیں۔

مرض سوزاک

سوزاک کے لفظی معنے اس طرح بھی کیئے جاتے ہیں ۔ سوز ۔ آگ ۔ سوز بمعنی جلن ۔ آگ بمعنی آگ کی جلن ۔ اس مرض کے کئی اسباب ہیں ۔ مثلاً حیض والی عورت سے مباشرت کرنا ۔ نہایت گرم اشیاء کا استعمال کرنا ۔ سوزاک والی عورت سے ہم بستر ہونا ۔ پیشاب کا روکنا یا پیشاب کی حاجت ہونے پہ جماع کرنا ۔ بر وقت انزال منی کو روکنا ۔ پیشاب میں ریت آنا ۔ شراب پینا ۔ گرمی کی شدت سے گرم شدہ زمین یا لوہے پتھر پر پیشاب کرنا ۔ احتلام کیوقت انزال کا روکنا ۔ جماع کے وقت منی کا اچھی طرح خارج نہ ہونا ۔ سوزاک والے مریض کیساتھ ملکر کھانا وسونا ۔ اسکے علاوہ وجع المفاصل و نقرس بھی اسکے اسباب بتائے گئے ہیں ۔

اس مرض میں عضو تناسل پر سوزش ہو جاتی ہے ۔ اور اس کے اندر ایک زخم ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے پیشاب چیر کر جلن سے آتا ہے ۔ ہر وقت پیشاب کی حاجت معلوم ہوتی ہے ۔ لیکن جب رفع حاجت کیواسطے بیٹھا جاوے تو پیشاب اترتا ہی نہیں ۔ یا قطرہ قطرہ آتا ہے ۔ بعض دفعہ تھوڑا پیشاب آکر پیچھے سخت ٹیس پڑتی ہے ۔ یہ نہایت خطرناک مرض ہے ۔ اس سے پیشاب کے ہمراہ زرد و سرخ پیپ آنے لگ جاتی ہے ۔ سوزش کی حالت سے زخم والی حالت زیادہ خطرناک ہوتی ہے اسکو قرحہ بولتے ہیں ۔ لیکن یہ قرحہ دیرینہ مرض کی حالت میں ہوتا ہے ۔ اگر شروع میں علاج کیا جاوے تو قرحہ تک نوبت نہیں پہنچتی ۔ اس سے ناسور بھگندر بھی ہو جاتا ہے ۔ اور خصیوں میں سوزش جریان منی ضعف باہ بعض حالتوں میں آنکھوں کے بالائی پردوں میں سوزش ہو جاتی ہے ایک اور بد نتیجہ اس مرض کا یہ ہوتا ہے کہ اگر اس کا مواد کسی کی آنکھوں میں لگ جاوے تو اندھا ہو جاتا ہے ۔ سوزاک والی عورت کے بچہ پیدا ہوتے وقت اسکی آنکھوں کو کسی طرح یہ مواد لگجاوے تو ضرور اندھا ہو جاتا ہے ۔

جس طرح یہ مرض مردوں کو ہوتا ہے۔ اسیطرح عورتوں کو بھی ہو جاتا ہے زیادہ تر سوزاکی مرد سے مباشرت کرنے یا شرابی سے ہمبستر ہونے یا ایام حیض میں جماع کرنے وغیرہ وغیرہ سے اول فرج میں سوزش ہو جاتی ہے جس کا اثر نزدیکی مقامات پر ہو جاتا ہے۔ پیشاب کرنے کے وقت سخت تکلیف ہوتی ہے اور چیس پڑتی ہے۔ جس طرح کہ مرد کا زخم مثانہ تک چلا جاتا ہے۔ اسی طرح اگر عورت کا سوزاک بگڑ جاوے تو رحم تک نقصان پہنچاتا ہے۔

علاج سوزاک

اگر شروع میں سوزش ہو تو سب سے اول اس کا علاج کرنا چاہیئے بعد میں پچکاری دینی مناسب ہے۔ اور اس کے بعد کھانے کی دوائی دینی چاہیئے۔ مستورات کو زیادہ تر پچکاری ہی مفید رہتی ہے۔

اگر سوزش بہت ہو تو مریض کو چارپائی پر آرام کرنے کے واسطے ہدایت کریں اور سرس یعنی شرینہہ کی چھال کا جوشاندہ کر کے مقام سوزش پر گرم گرم ٹکور کریں۔ یا نیم کے پتے اور پھٹکڑی کو جوش دیکر اس پانی کی روئی یا کپڑے کی تہ سے ٹکور کریں۔ پوست کے جوشاندہ سے ٹکور کرنا بھی مفید ہے۔

نسخہ جات پچکاری برائے سوزاک

(۱) رسوت۔ کتھہ۔ کباب چینی۔ شورہ قلمی۔ ہر ایک بقدر ۴ ماشہ لیکر خوب باریک پیس لیں۔ پھر ۵ چھٹانک پانی میں ڈال کر خوب ملاویں اور ۲ رتی کے اندازہ سے نیلا تھوتھا ڈالیں۔ دن میں چار بار پچکاری کریں۔

(۲) رسوت ایک تولہ کو عرق گلاب ایک پاؤ میں بھگو دیں۔ اس کا زلال لیکر بقدر ایک رتی نیلا تھوتھہ ملا کر دن میں دو تین بار پچکاری کریں۔

(۳) پھٹکری ۲ رتی۔ پانی ایک چھٹانک ملا کر دو بار پچکاری کریں۔

(۴) برگ نیم آدھ پاؤ۔ برگ حنا آدھ پاؤ۔ ایک سیر پانی ڈال کر جوش

دیں جب آدھ سیر پانی رہ جاوے تو رسوت ایک تولہ۔ گل ارمنی ۲ ماشہ۔ افیون ۲ ماشہ۔ کتھ ۲ ماشہ۔ نیلا تھوتھہ ۲ رتی ملا کر خوب صاف کر کے دنمیں چار مرتبہ پچکاری کریں۔

(۵) رسکپور بقعف رتی پانی ۵ تولہ ہردو کو حل کر کے دو بار پچکاری کریں

اندری جلاب

سوزاک والے کو پہلے یہ دوائی دینی چاہیئے۔ تاکہ پیشاب کھل کر آجاوے قلمی شورہ ۵ ماشہ۔ جوکھار ۴ ماشہ۔ سرد چینی ۲ ماشہ۔ دانہ الائچی خورد ۲ ماشہ سب کو باریک پیس کر سفوف بناویں اور دودھ خام گائے یا بکری میں پانی ملا کر لسی بنالیویں یہ سفوف کھلا کر اوپر سے پیٹ بھر کے لسی پلاویں اس سے پیشاب کھل کر آویگا اور سوزاک کو نفع پہنچے گا۔

کھانے کے نسخہ جات

گولی دافع سوزاک :۔ بنسلوچن۔ سرد چینی۔ الائچی خورد۔ کافور۔ کتھ سفید پھٹکڑی ہر ایک ۶ ماشہ۔ سفیدہ کاشغری ۱ تولہ سب کو کوٹ اور کپڑ چھان کر کے گھیکوار کے رس میں ایک دن تک کھرل کریں اور بقدر چنا کے گولی باندھیں ایک گولی صبح و ایک شام دودھ خام کی لسی کے ہمراہ کھاویں۔

روغن مجرب و مفید برائے سوزاک

روغن بیروزہ۔ روغن صندل۔ روغن سرد چینی۔ چندر بھاسکر چاروں چیزیں تین تین ماشہ لیکر ایک شیشی میں ملا دیں۔ تین بوند صبح و تین بوند شام کو پتاشہ میں ڈالکر کھا دیں اوپر سے تازہ پانی یا دودھ تازہ پی لیں۔

سفوف دافع سوزاک

بیروزہ ایک تولہ۔ مغز جمال گوٹہ ۸ ماشہ۔ شورہ قلمی۔ سنگ جراح۔ زیرہ سفید

تالمکھانہ۔ کتھ سفید۔ الائچی خورد۔ کباب چینی ہر ایک ۶ ماشہ۔ سب کا سفوف بنا کر بقدر ۶ ماشہ صبح اور ۶ ماشہ شام کو ہمراہ لسی کے استعمال کریں

دیگر:۔ رال۔ حجر الیہود۔ کباب چینی۔ دانہ الائچی خورد سنگجراحت مصطگی رومی۔ شورہ قلمی۔ زیرہ سفید۔ سرد چینی۔ پھٹکڑی بریاں۔ ہر ایک دوائی ایک ایک تولہ لیکر سفوف بنا دیں اور ۸ تولہ مصری کوزہ شامل کریں ایک تولہ صبح ایک تولہ شام ہمراہ دودھ گلشیرہ یا بکری کے جو کہ پائو بھر ہو معمولی میٹھا ڈالکر استعمال کریں۔

دیگر علاج۔ سلاجیت ۲ رتی۔ ست گلو ۲ رتی۔ دونوں کو ملا کر ایک خوراک بنا دیں۔ گوکھرو بقدر ۲ تولہ کا جوشاندہ بنا کر اسکے ہمراہ کھا دیں۔

دیگر۔ گوکھرو۔ تخم خرفہ۔ تخم کاہو۔ کاسنی۔ خشخاش۔ تخم ککڑی ہر ایک ۳ ماشہ۔ مغز بادام ۸ عدد انکو گھوٹ کر قدرے مصری ملا کر پی لیویں۔

نہایت مفید } کافور ۱ تولہ۔ کتھ سفید ۶ ماشہ۔ افیون ۲ ماشہ۔ سب کو خوب حل کر کے ۲ رتی کی گولی بنا دیں۔ اور رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ اس سے رات کی خیزش دفع ہوگی۔ جس سے کہ سخت تکلیف ہوتی ہے۔

دیگر:۔ رال۔ سنگجراحت۔ سمندر سوکھ ہر ایک برابر وزن لیکر سفوف بنا دیں۔ مساوی کھانڈ ملا کر ۶ ماشہ صبح اور ۶ ماشہ شام کو کچی لسی کے ہمراہ کھلا دیں۔

ورونادی لوہ برائے سوزاک

ریٹھے کی چھال ۴ تولہ۔ دھائے کے پھول ۲ تولہ۔ ہرڑ ایک تولہ اور ہنسپت برنی ۶ ماشہ کشتہ ابرک ۶ ماشہ۔ کشتہ فولاد ۶ ماشہ یہ سب ادویات کھرل کر کے سفوف بنا دیں۔ اور ہر روز یہ دوائی بقدر ۶ ماشہ تازہ پانی کے ساتھ کھائی جائے۔ تو بڑی مفید رہتی ہے۔

آتشک

یہ مرض زیادہ تر زناہ کاری اور بدمعاشی کا نتیجہ ہے۔ حکما اسے چھوت کی بیماری مانتے ہیں جو آتشک کے ایک مریض سے دوسرے کو لگجاتی ہے۔ مثلاً مرد سے عورت کو اور عورت سے مرد کو اگر بحالت مرض آتشک مجامعت کیجائے۔ بلکہ یہانتک بھی کہ اگر آتشک کے مریض کے ساتھ کھانا کھایا جائے یا اس کے کپڑے استعمال کئے جائیں ایسے مریض کا بوسہ لیا جائے جسکے لبوں پر آتشک کی پھنسیاں ہوں یا اگر آتشک کا مواد کسی دوسرے شخص کے زخم پر لگ جائے تو بھی مرض لگ جاتی ہے۔

آریو ویدک طب میں اسے اپدنش کہا گیا ہے۔ اور اسکے کارن یعنی اسباب اس طرح بیان کئے ہیں۔ ہاتھ کی چوٹ لگنے سے۔ دانت یا ناخن کے کاٹنے سے اچھی طرح سے نہ دھونے سے کثرت مباشرت سے۔ یا یونی کے دوش سے یعنی لمبے سخت بالوں کی حالت میں مجامعت کرنے سے یا کھاری و گرم جل سے دھونے سے۔ برہمچارنی استری سے جماع کرنے سے۔ وغیرہ اسباب سے عضو تناسل پر اپدنش یعنی گرمی کا روگ ہو جاتا ہے۔ وات۔ پت۔ رکت۔ کف اور سنپات اتنی قسم اپدنش کی مانی ہیں۔ اور اپدنش کو ایک قسم کا پھوڑا مانا ہے جو عضو تناسل پر ہو جاتا ہے۔ اگر وات کا ہو تو پھوڑے یعنی پھنسی کی رنگت سیاہ ہو سوئی لگنے کی سی درد اور پھڑپھڑاہٹ ہو اگر پت کا اپدنش ہو تو زرد رنگ کے پھوڑے ہوتے ہیں۔ ان میں سے پانی بہت بہتا ہے۔ اور جلن ہوتی ہے۔ اگر خون کا فساد ہو۔ تو پھوڑوں کی رنگت سرخ ہوتی ہے۔ باقی تمام علامتیں پت کی ہوتی ہیں۔

کف اپدنش میں سفید اور موٹے پھوڑے مانے گئے ہیں۔ ان میں خارش ہوتی ہے۔ اور غلیظ مواد بہتا ہے اور جسمیں طرح طرح کا مواد ہے اور درد ہو۔ اسے سنپات کا اپدنش مانا گیا ہے

جب مرض بڑھ جاتا ہے۔ تو لنگ یعنی عضو تناسل پر زیادہ سوزش ہو کر کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ جلن ہوتی ہے۔ پیپ پڑ جاتی ہے۔ عضو تناسل گل جاتا ہے۔ یہ حالت لاعلاج مانی گئی ہے۔

دوسرے لفظوں میں وید لوگ آتشک کو فرنگ روگ کہتے ہیں اور اسباب اس کے فرنگستانی عورت سے جماع کرنے سے جس کو یہ مرض ہو یا مرد کی صحبت سے ہو جاتا ہے۔

اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ مرض آتشک ایک نئی بیماری ہے جسے اکثر لوگ آبلہ فرنگ بھی کہتے ہیں۔

آتشک ایک متعدی مرض ہے۔ یا یہ کہ ایک قسم کا زہر ہے جو بصورت زخم کے عضو تناسل پر ظاہر ہوتا ہے۔ اور پھر تمام بدن پر اسکی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں نئے طریق تشخیص سے اس کے تین درجے اور دو اقسام مانی گئی ہیں۔ ایک مقامی اور دوسری جسمانی:

قسم اوّل ۔ یہ مقامی ہے۔ لیعنی یہ صرف عضو تناسل پر ظاہر ہوتی ہے خاصکر حشفہ کی اندرونی سطح اور حشفہ کے ارد گرد جب آتشک کا مواد لگتا ہے اسی وقت یہ مرض پیدا ہو جاتی ہے مرض کی علامات مندرجہ ذیل ہوتی ہیں تمام مرض ۲۴ گھنٹہ کے اندر سرخ رنگ کا ہو جاتا ہے۔ دوسرے یا تیسرے روز ورم بن جاتا ہے۔ اور اسپر ایک پھنسی نمودار ہوتی ہے جسمیں تیسرے چوتھے روز پانی سا پیدا ہو جاتا ہے۔ پھنسی کے منہ کی رنگت سیاہی مائل ہوتی ہے۔ پھنسی پیدا ہونے سے چوتھے پانچویں روز اسمیں مواد پیدا ہوتا ہے اور چھٹویں روز سخت درد معلوم ہوتا ہے۔ البتہ زخم کے کنارے سخت نہیں ہوتے۔ اس زخم کے رہنے کی میعاد اکیس دن سے تین ماہ تک ہے۔ ان زخموں کے مواد سے بدبو بھی آتی ہے۔

قسم دوم ۔ جسمانی ہے۔ اسمیں پہلے پہل علامت خفیف ہوتی ہے۔

زخم اعضائے تناسل پر ظاہر ہوتا ہے۔ اور ما سوائے اس کے انگلیوں اور ہونٹوں پر بھی ہو جاتا ہے۔ ۲۴ گھنٹہ سے ۴۰ یوم تک اس کا زخم پیدا ہو جاتا ہے۔

درجہ اوّل ۔ اس درجہ میں زخم آتشک کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض کے حشفہ پر پہلے ایک چھوٹی سی پھنسی ہوتی ہے۔ جب وہ پھوٹتی ہے تو چپٹا سا زخم بنجاتا ہے جس کا رنگ مانند تانبا کے سُرخ ہوتا ہے۔ اور کبھی صرف جلد کے اوپر نشیب ہو جاتا ہے۔ ان زخموں کے کنارے سخت ہوتے ہیں۔ بہت سوزش تو نہیں ہوتی مگر گلٹیاں متورم ہو جاتی ہیں زخم میں سے رقیق زہریلے مواد کا اخراج ہوتا ہے۔ اب اس زخم کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک تر دوسرا مادین۔ نر قسم کے آتشک میں علامات سخت اور تکلیف دہ ہوتی ہیں۔ یہ زخم حشفہ کے اوپر ہوتا ہے اور مادین آتشک حشفہ کے نیچے ہوتا ہے۔ اسکی علامات نر کی سی تیز نہیں ہوتیں بلکہ ہلکی اور سست ہوتی ہیں ویسی تکلیف دہ بھی نہیں ہوتی لیکن کچھ عرصہ کے بعد ایسی علامات کا ظہور ہوتا ہے کہ مریض کی جان کا خطرہ پڑ جاتا ہے درجہ اول کا زخم تقریباً چھ ہفتہ کے اندر خود بخود ہی اچھا ہو جاتا ہے لیکن پوری طرح سے آرام نہیں ہوتا۔ بلکہ تمام جسم میں آتشک کا زہر پھیل جاتا ہے۔

درجہ دوم ۔ اس درجہ میں مادہ آتشک تمام جسم میں سرایت کر جاتا ہے۔ اسکی میعاد عموماً ایک سال ہوتی ہے اس کا اثر سب سے پہلے احلیل کی آبدار جھلی پر ہوتا ہے پھر ہونٹوں پر اس سے مریض کا چہرہ زرد پھیکا اور طبیعت سست ہو جاتی ہے۔ آنکھ کے پپوٹوں کے کناروں کی رنگت سُرخ۔ بدن کی کھال اور ہتھیلیاں زرد ہو جاتی ہیں۔ اور بدن کے اوپر خاصکر ہتھیلی اور چھاتی پر سُرخ رنگ کے گول گول دانے یا دھبے ہوتے ہیں۔ جنمیں سے رطوبت بہتی ہے۔ دل و دماغ اور جگر میں فتور۔ اور گردوں میں نقص ہو جاتا ہے۔

اس کے سُرخ دانے یعنی پھنسیاں مردوں کو خصیہ اور مقعد کے درمیان اور عورتوں کو فرج اور مقعد کے قریب اور کبھی حلق تالو ہونٹ اور ناک کے نتھنوں کے قریب ہو جاتی

ہیں۔

درجہ سوم۔ اس حالت میں خون کم ہونے کے سبب رقیق بڑھ جاتا ہے جسکی وجہ سے سرخی کم ہو جاتی ہے تمام حلق و بلن اور تالو پر زخم ہو جاتے ہیں اس درجہ میں یہ مرض ہڈیوں تک پہنچکر انہیں مردہ کر دیتا ہے جسم کے بال گرنے لگ جاتے ہیں طاقت بالکل جاتی رہتی ہے امراض جگر و معدہ اور فالج اور مرگی بھی ہو جاتے ہیں جس طرح کہ مردوں کو پہلے عضو تناسل پر اس مرض کا اثر ہوتا ہے اسی طرح عورت کو جب یہ مرض لگتا ہے تو پہلے اسے فرج میں قدرے خارش پیدا ہو کر اندر کی جھلی میں یا سامنے ہی ایک چھوٹا سا زخم ہو جاتا ہے۔ اور بڑھتا بڑھتا مندرجہ بالا صورتوں کو اختیار کر لیتا ہے۔

آتشک کا علاج

آتشک کے واسطے وہ ادویات جن میں پارہ کی جز ہو۔ بہت مفید رہتی ہیں لیکن شنگرف۔ رسکپور۔ دارچکنا۔ اس وجہ سے کہ ان میں پارہ ہوتا ہے۔ اس مرض کے لئے مفید ہیں سنکھیا۔ نیلا تھوتھا۔ اور زنگار یہ بھی اس مرض کے واسطے مخصوص ہیں۔

سب سے پہلے مریض آتشک کو جلاب دینا چاہیئے۔ اس سے مادہ آتشک بذریعہ دستوں کے خارج ہو جاتا ہے بعض دفعہ تو جلاب سے آرام ہی آجاتا ہے اگر آرام نہ ہو تو کھانیکی ادویات یا پلانے کے کاڑھے دینے مناسب ہیں۔

نسخہ جلاب برائے آتشک

سہاگہ کوڑھ مدبر ۲ تولہ۔ چوک لکڑی ۲ تولہ۔ شنگرف رومی مدبر ۶ ماشہ۔ سہاگہ بریاں ۶ ماشہ۔ پیپل یعنی مگھ ۶ ماشہ۔ سونٹھ ۶ ماشہ۔ ان سب اشیاء کو کوٹ چھان کر گمرل میں ڈالکر تازہ پانی سے کھرل کریں۔ اور سفوف تیار کریں

یہ مریض کی طاقت کے لحاظ سے ۲ رتی سے ۴ رتی تک کھانڈ ملا کر کھلا دیں۔
اوس کے اوپر سے ٹھنڈا پانی پلا دیں۔ جب دست آنا شروع ہو جاویں تو ہر دست کے
بعد تازہ پانی یا شربت نیلوفر یا شربت مصری پلا دیں اور گرم پانی سے ہاتھ منہ دھلائیں
غذا دہی اور چاول دیں۔ اگر دست ضرورت یا طاقت سے زیادہ آویں اور
ان کو بند کرنا چاہئیں تو ترش دہی کا میٹھا بنا کر پلا دیں۔ یا لیموں جو سنے کیواسطے
دیں نہایت مفید ہے۔ چونکہ جلاب ہونیکی وجہ سے اندر نرم ہو جاتا ہے۔ اسی
واسطے جلاب کے دوسرے دن غذا کیواسطے روٹی یا دیگر کوئی ثقیل چیز نہ دیں۔
صرف مونگ کی دال کی کھچڑی یا دال چاول دیں۔ اسی طرح دو تین جلاب تین
چار دن کا وقفہ دے کر کرا دیں۔ مرض آتشک کو بہت فائدہ مند ہیں۔

دیگر جلاب

رسوت ڈیڑھ تولہ۔ عشق پیچیہ ۶ ماشہ۔ سونٹھ ۳ ماشہ۔ نکھیر ایک ماشہ۔
سب کا سفوف بنا کر ایک تولہ روغن بادام میں چرب کریں۔ اور ایک چھٹانک گلقند
میں ملا لیں۔ بطور معجون کے ہو جائے گا۔

اس میں سے بقدر ۳ تولہ کے لیکر مریض کو کھلا دیں۔ گرم پانی یا عرق گلاب
گرم کر کے ہر دو میں سے جو ہو۔ اس میں کوری کھانڈ ملا کر پلا دیں۔ خوب کھل کر
دست آئیں گے۔ اگر بند کرنے منظور ہوں تو شربت نیلوفر یا شربت مصری۔
پلا دیں۔

دیگر چ۔ شنگرف سے نکالا ہوا پارہ ایک حصہ۔ شدہ گندھک ایک حصہ گیرو
نصف حصہ شدہ جمالگوٹہ تین حصہ پہلے پارہ اور گندھک کو کھرل میں ڈالکر ایک دن
برابر کھرل کریں۔ جب اسکی کجلی تیار ہو جاوے تو دیگر دو تول اشیا شامل کر کے حسب ضرورت
پانی ڈالکر خوب کھرل کریں۔ اسکے بعد تین تین رتی کی گولیاں بنا دیں ایک گولی
بوقت ضرورت کھلا کر اوپر سے گرم دودھ پلا دیں۔ خوب کھل کر دست آویں گے

جوشاندہ دافع آتشک

پٹول تیر۔ ہرڑ۔ بہیڑہ۔ آملہ نیم کی چھال۔ چرائیتہ کتھ۔ بجے سار۔ ہر ایک ۶ ماشہ لیکر جوکوب کریں۔ شام کو ۱۶ گنا پانی میں بھگودیں۔ صبح نرم آگ پر جوشاندہ تیار کریں۔ جب آٹھواں حصہ پانی باقی رہجاوے تب اُتار کر چھان لیں اور گل بقدر ۱ ماشہ کے کھا کر اوپر سے یہ جوشاندہ پی لیں نہایت مفید ہے۔

اکسیر آتشک

سنکھیا ۱ تولہ۔ رسکپور ۱ تولہ۔ ہڑتال ورقیہ ۶ ماشہ۔ شنگرف سے نکلا ہؤا پارہ ۱ تولہ۔ نوشادر ۱۰ ماشہ۔ سہاگہ ۶ ماشہ۔ شورہ قلمی ۶ ماشہ۔ نیلا تھوتھا ۱۲ ماشہ۔ تمام اشیاء کو سفیدی بیضۂ مرغ میں خوب کہرل کریں حتی کہ خشک ہو جائے پھر دو پیالے کورا کوزا گلی آب نار سیدہ ملادیں۔ ایک پیالہ میں دوائی مذکورڈالکر دوسرا اوپر رکھ کر دونوں کے لبکو اچھی طرح سے بند کردیں اور چولھے پر چڑھا کر نیچے بیری کی لکڑی کی آگ جلائیں اُوپر والے پیالہ پر تر کپڑا رکھیں اور جوہر اڑالیں پھر اسی جوہر کو معہ تمام اشیاء کے جو کہ نیچے رہ گئی ہیں سفیدی بیضۂ مرغ میں کھرل کریں اور جوہر اڑادیں۔ تیسری بار بھی اسی طرح کریں۔ تیسری بار جو جوہر اوپر لگی ہے اُسکو شیشی میں محفوظ رکھیں یہ جوہر ایک چاول بھر مکھن یا بالائی میں رکھ کر نگل لیں۔ اور اوپر سے گھی کی چُوری کھادیں۔ سات دن میں بالکل آرام ہو جائے گا۔

گولی آتشک

رسکپور ۱ تولہ۔ شنگرف مصفیٰ ۶ ماشہ۔ سفوف مرچ سیاہ ۱ تولہ ان ہر اشیاء کو آب گھیکوار میں خوب کہرل کریں جب خشک ہو جاوے تو دو سیر دن اور

آب سیکوار ڈالیں۔ اسی طرح تیسرے دن تک کھرل کر کے بقدر ایک رتی کے گولی بنا دیں۔ ایک گولی ہر روز مکھن یا بالائی یا حلوہ رکھ کر کھالیں آرام ہوگا۔

دیگر:- رسکپور ۳ ماشہ۔ جائفل ۱ عدد۔ لونگ ۲۱ عدد۔ مرچ سیاہ ۲۱ عدد ان سب کو باریک کر کے سات عدد گولیاں تیار کریں۔ ایک گولی ہر روز چھاچھ کے ہمراہ کھا دیں۔ غذا گیہوں کا دلیہ بکری کے دودھ کے ساتھ کھائیں۔

دیگر کوڑی زرد کی راکھ ۲ تولہ۔ نیلا تھوتھا بریاں ۲ ماشہ۔ زنگی ہرڑ ۱ تولہ۔ ہرڑ کلاں ۱ تولہ۔ ان سب اشیاء کو بارہ پہر تک آب لیموں میں کھرل کریں اور چنے کے برابر گولی بنا دیں ایک گولی ہر روز گھی کے گھونٹ کے ساتھ دیں۔

مجرب برائے آتشک سبلادہ شدہ کیا ہوا ۱ ماشہ۔ گوگل ۱ ماشہ۔ پارہ شنگرف سے نکالا ہوا ۵ ماشہ۔ سب کو خوب کھرل کر کے جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنا دیں۔ ایک گولی بالائی کے ہمراہ کھا دیں۔ یہ دوائی آتشک کے علاوہ گنٹھیا کو بھی مفید ہے۔

دافع آتشک کتھ ایک تولہ۔ نیلا تھوتھا ۱ رتی۔ ارنڈ کا پانی ۸ تولہ۔ بالائی دودھ ایک تولہ۔ تمام اشیاء کو کھرل کر کے چار چار رتی کی ٹکیہ بنا دیں اور سایہ میں خشک کرلیں۔ یہ ٹکیہ مٹی کے حقہ یا چلم میں بھر کر مریض کو تمباکو کے طور پر پلائیں۔ دن میں صرف ایکبار کافی ہے۔ لیکن ایسے کمرہ میں عمل کریں۔ جہاں زیادہ ہوا نہ ہو۔ کیونکہ اس سے پسینہ آتا ہے۔ دھواں اگر تمام اندر کی طرف کھینچا جائے تو اچھا ہے ورنہ زخم کی طرف چھوڑنا چاہیئے۔

مفید آتشک

زنگار ایک تولہ۔ دانہ الائچی خورد ۶ ماشہ۔ ارنڈ کے تازہ پتے لیکر ان کا پانی نکال کر اس پانی میں یہ ہر دو اشیاء خوب کھرل کر کے نخود کے برابر گولی بنا دیں۔ ایک گولی صبح اور ایک شام کو آم کے اچار کے ہمراہ کھا دیں۔ ایک ہفتہ میں آرام ہوگا

حب آتشک ہر قسم

خواہ کسی درجہ کی کیوں نہ ہو۔ اس کے استعمال سے ضرور فائدہ پہنچتا ہے اور نہ ہی اس سے مُنہ آتا ہے۔

سنکھیا سفید۔ کتھ سفید۔ عاقر قرحا۔ چکنی سپاری۔ بھنگرہ سب اشیاء برابر وزن پیسکر برابر نخود کے گولیاں بناویں۔ ایک گولی صبح وایک شام کو کھائیں گوشت نمک و ترش اشیا دکا پرہیز رکھیں۔ آرام ہوگا۔

کُشتہ جات مُفید آتشک

کُشتہ سنکھیا۔ کُشتہ رسکپور و کُشتہ دارچکنا یہ عمدہ بنے ہوئے آتشک کے واسطے مفید ہوتے ہیں۔

مرہم برائے آتشک

پارہ ایک تولہ۔ موم زرد ایک تولہ۔ کافور ۶ ماشہ تیل تِل ۹ ماشہ موم کو پگھلا کر تیل میں ڈال دیں۔ بعد اسکے پارہ اور کافور ملا کر خوب کھرل کریں حتےٰ کہ مرہم بنجا دے تو زخموں پر لگا دیں اور ہر روز نیم کے جوشاندہ سے دھو یا کریں۔

دیگر مرہم کمیلہ سندور ۶ ماشہ۔ سنگ جراحت ۶ ماشہ۔ مردار سنگ ۶ ماشہ کافور ۶ ماشہ۔ نیلا تھوتھا بریاں ۲ ماشہ۔ میٹھے تیل میں سب اشیا ملا کر مرہم تیار کریں۔ وقت ضرورت کے وقت لگا دیں۔

قوت باہ کا بیان

قوت باہ وہ طاقت ہے جس کے ذریعہ سے انسان لذت دنیاوی حاصل کر سکتا ہے اور قانون قدرت کے مطابق بقائے نسل انسان کا کام سرانجام دے سکتا

ہے اور یہ قوت ہے۔ جسکی ہر ایک مرد کو ضرورت ہے۔ جس میں یہ قوت ہے وہی مرد ہے۔ سنسکرت میں اس قوت کے موجود ہونے کا نام پُرشتو ہے خلاف اسکے جس میں یہ طاقت نہ ہو یا کم ہو جاوے اسے نامرد یا نپُنسک کہا جاتا ہے جس حالت میں کہ یہ طاقت موجود نہ ہو یا کم ہو جاوے۔ تو کمی باہ یا ضعف باہ کہا جاتا ہے اور سنسکرت میں اسے کلیوتا کہتے ہیں ؛

ضُعف باہ

جس طرح کہ قوت باہ کے دو مقصد ہیں۔ لذت دنیاوی و بقائے نسل انسان۔ اسی طرح اس قوت میں ضعف یعنی کمزوری بھی دو ہی طرح سے واقع ہوتی ہے۔ اول شہوت جماع کا ضعیف ہو جانا۔ دوسرے یہ کہ آلہ تناسل میں سستی و ضعیف کا ہونا۔ یہ دونوں ہی چیزیں لازم ملزوم ہیں۔ ان دونوں کا صحیح ہونا مفید مطلب ہو سکتا ہے۔ کیونکہ فعل جماع کا تعلق ان دونوں سے ہے اور یہ دونوں چار چیزوں سے حاصل ہوتی ہیں۔ دل۔ دماغ۔ جگر۔ آلہ تناسل جب ان میں نقص واقع ہوتا ہے تو ضعف باہ ہوتا ہے۔ ان چاروں میں تین چیزیں کام کرتی ہیں۔ روح۔ خون اور ریح۔ روح بہ سبب لطیف ہونیکے لذت بخشتا ہے اور سختی بہ سبب خون کے۔ پھیلاوٹ ریح یعنی ہوا سے اطبائے قدیم نے روح کی تین اقسام مانی ہیں۔ دل کا روح۔ دماغ کا روح و جگر کا روح قسم اوّل روح دل اسی کے سبب سے بوقت جماع لذت حاصل ہوتی ہے۔ قسم دوم روح دماغ۔ اس کے سبب سے مرد کے قضیب اور عورت کے فرج کو باہم ملنے و حرکات سے لذت نصیب ہوتی ہے۔ قسم سوم روح جگر یہی طاقت ہے جو مرد و عورت کو فعل مجامعت کی طرف رغبت دلاتی ہے؛

دوسرے الفاظ میں ضعف باہ کی تعریف اس طرح ہے کہ جس شخص میں طاقت جماع نہیں یا جو اس فعل پر قادر نہیں آسکتا ہے۔ اسے ضعف باہ سمجھا جائے

ضُعف باہ کے اسباب

اس کے اسباب کئی ہیں۔ آیورویدک والوں نے اس کے سات اسباب مانے ہیں۔ طب یونانی میں اسکے گیارہ بارہ اسباب مذکور ہیں۔ لیکن ما دہ تونکا ایک ہی ہے۔

آیورویدک میں قسم اول کا نام سہج ہے۔ یعنی جو جنم سے ہی نپُنسک نامرد ہو جس کا سبب والدین کی منی کا خراب ہونا یا بحالت حمل کسی قسم کی بے اعتدالی کرنا یا حمل کے دنوں میں عورت کی کسی خواہش کا پورا نہ ہونا۔ یا بہ کب پہلے جنم کے کرموں کے سبب ہی نامرد پیدا ہوتا ہے لیکن یہ مادر زاد نامرد دو قسم کا ہے۔ ایک وہ کہ جس کا آلہ تناسل ہی ٹھیک نہیں ہوتا۔ اور دوسرے وہ جسکے بیرج ہی نہیں ہوتا جس کے آلہ تناسل نہیں ہوتا۔ اسے ہجڑا بھی کہتے ہیں۔ اس کا علاج ہی نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر کسی کا اعضاء تناسل ٹھیک ہو۔ اور بیرج کا نقص ہو تو ممکن ہے کہ کچھ علاج کرنے سے پرماتما کی کرپا سے قابل ہو سکے۔

۲۔ مانسک۔ جو شرم یا نفرت کی وجہ سے ہو۔ یعنی اپنے سے زبردست عمر میں بڑی اور بد چلن دشمن بد زبان گندہ جسم بوڑھی یا باکرہ عورت سے مباشرت کرنے سے۔ خوف رعب شرم افسوس نفرت کے سبب خواہش جماع جاتی رہتی ہے اور وہ اپنے آپ کو اس کام کے لائق خیال نہیں کرتا۔ اس کا علاج دل کو تسلی دینا اور وہم کو دور کرنا ہے۔

۳۔ بیرج دکار یعنی نقص منی۔ کڑوی۔ تیکھی۔ ترش نمکین اشیا و زیادہ مقدار میں کھانے۔ زیادہ گرم خشک ادویات کے کھانے یا گرمی کے سبب منی خراب ہو جاتی ہے۔ اس حالت میں منی رقیق مثل پانی کے ہو جاتی ہے یا منی میں چھیچھڑے سے ہو جاتے ہیں۔ یا منی خشک ہو جاتی ہے۔ ادویات سرد کا استعمال کریں۔

۴- بیرج الپسی - جن کی منی کم ہو یا پیدا ہی نہ ہو - یا غذا کے نہ ملنے یا کثرت جماع سے ہوتا ہے یا ۴۰ برس کی عمر کے بعد بھی یہ عارضہ ہو جاتا ہے بوقت مجامعت منی دیر سے خارج ہوتی ہے یا شہوت کم ہوتی ہے - یا شہوت ہو کر فوراً ترک ہو جاتی ہے ؛

۵- میدھر اندری میں کسی روگ کا ہونا - فسیانا آتشک یا سوزاک وغیرہ سے یا جلق احتلام سے اعضاء تناسل کی رگیں سست و کمزور ہو جاتی ہیں - اُن رگوں میں پانی بھر آتا ہے - ایسی ادویات کے استعمال سے جن میں کینچوے پڑے ہوں یا سخت تیز اشیاء کے استعمال سے آلہ تناسل پک جائے یا اسباب اول جلق وغیرہ سے ٹیڑھا پتلا ہو جا دے تو نامردی ہو جاتی ہے یہ امراض تناسل ۱۸ قسم کے دیدک میں درج ہیں تفصیل بوجہ عدم گنجائش نہیں دی جاتی

۶- بیرج واہنی شرا چھیدن سے ہونیوالی نامردی منی کے بہنے والی رگوں کے کٹ جانے یا ٹوٹ جانے سے یہ عارضہ ہوتا ہے جیسے انڈکوش یعنی خصیتین کے کھل جانے یا کٹنے یا مقعد اور تناسل کے درمیان جو سوئی ہوشیار رکھ رو پ ناڑی (رگ) ہے اس کے کٹ جانے یا کان کے پیچھے ایک نس ہے - اس کے کٹ جانے سے یہ مرض ہوتا ہے ؛

۷- شکر ستمبھا سے نامردی - جو لوگ زیادہ عرصہ مجرد رہتے ہیں - کئی مہینوں بلکہ برسوں تک فعل مجامعت یا عورتوں سے گفتگو یا ایسا خیال ہی دل میں نہیں لاتے یا جن کو کبھی عورت کا منہ دیکھنا ہی نصیب نہیں ہوتا - تو ان کا بیرج ستمبھ ہو جاتا ہے یعنی جم جاتا ہے جس کی وجہ سے انہیں خواہش ہی نہیں ہوتی ایسے لوگ بظاہر موٹے تازے تندرست ہوتے ہیں - لیکن اس کام کے لائق ہرگز نہیں ہوتے - مبارک ہیں وہ لوگ جن کو ایسی نامردی ہے - اگر ایشور کا دھیان کریں تو ؛

یہ آیورویدک طریقہ سے مختصر طور پر اسباب ضعف باہ درج کیے گئے

ہیں۔ اب دیگر طریقہ سے اسباب مرض تحریر کئے جاتے ہیں ؛

(۱) سبب اوّل۔ کمی غذا سے۔ کیونکہ کم غذا ملنے سے بدن کمزور ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے مادہ شہوت میں ریح اور خون کم ہو جاتا ہے اس حالت میں چہرے کی رنگت زرد پڑ جاتی ہے۔ بدن لاغر اور قوت باہ کم ہو جاتی ہے ؛

ایسے مریض کو فربہ بدن کرنے والی غذاؤں کا استعمال کرنا چاہیئے جماع کو بالکل ترک کردیں اور جہاں تک ہو سکے نیند زیادہ لیں ؛

(۲) سبب دوئم۔ قلت منی سے۔ جب اعضاء میں منی کی کمی ہوگی تو شہوت کو تحریک نہیں کرے گی۔ اور منی بسبب برودت کے جامد و سرد ہوگی اور مشکل سے نکلے گی۔ گرم ادویات سے فائدہ ہوگا ؛

(۳) قلت منی رطوبت سے اس میں منی رقیق ہوتی ہے۔ پیشاب کی رنگت سفید اور آلہ تناسل سست ہوتا ہے۔ تناسل پہ روغن وغیرہ کی مالش کریں اور قوت بخش ادویات کا استعمال کریں ؛

(۴) قلت منی بہ سبب حرارت کے اس میں منی غلیظ ہوگی۔ اور آسانی سے نکلے گی منی کی رنگت زرد ہوگی۔ سرد ادویات سے فائدہ ہوگا ؛

(۵) قلت منی بہ سبب گرمی و خشکی کے یا سردی و خشکی سے۔ علامات منی کا غلیظ ہونا کبھی مشکل سے نکلنا کبھی آسانی سے نکلنا ؛

سبب سوئم۔ منی کا ساکن ہونا۔ جب منی ٹھہر جاتی ہے اور حرکت نہیں کرتی تب انزال مشکل سے ہوتا ہے۔ اگر ہو تو منی زیادہ مقدار میں خارج ہوتی ہے

سبب چہارم۔ ترک جماع۔ مدت طویل تک جماع نہ کرنے سے مرد کی خواہش جماع جاتی رہتی ہے۔ کیونکہ منی کا پیدا ہونا بند ہو جاتا ہے وجہ یہ کہ اس کی ضرورت نہیں پڑتی۔ جن اشیاء کی ضرورت نہ ہو۔ ان کی عام تیاری بھی نہیں ہوتی ؛

سبب پنجم۔ عورت سے خوف کھانا یا نفرت کرنا یا رعب میں آجانا۔

جب کسی مرد کے دل میں کسی عورت کی طرف سے نفرت ہو جاتی ہے یا اس کا دبدبہ بیٹھ جاتا ہے۔ تو اس کے قریب جانے سے قبل ہی اسکے دل میں یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ میں اس پر قادر نہیں ہو سکوں گا۔ ایسی شرم کے سبب شہوت ساقط ہو جاتی ہے۔ باوجودیکہ منی بکثرت اور آلات تندرست ہیں یہ یاد رہے کہ بدن پر امور نفسیانیہ کا اثر سب اثرات سے زیادہ اور جلد ہوتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض مردوں کو ایک ہی عورت کے ساتھ جماع کا شغل زیادہ رہتا ہے۔ جب اُن کو دوسری سے اتفاق پڑتا ہے تو شہوت بالکل نہیں ہوتی۔ خصوصاً اگر وہ عورت نئی یا باکرہ ہو۔ کیونکہ ازالہ بکر کی ہیبت بعض جوانوں میں یہاں تک ہوتی ہے کہ اس خوف سے ان کی اصلی شہوت بھی ساقط ہو جاتی ہے۔

ایسے مریضوں کا علاج یہی ہے کہ وہم باطل کو دل سے دُور کریں اور دل کو تسلی دیں اور دل و دماغ کو طاقت دینے والی ادویات کا استعمال کریں۔

سبب ششم۔ کمزوری دل سے بہت شفقت کرنے یا زیادہ عرصہ تک بیمار رہنے یا بھوکا رہنے سے دل کمزور ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں بعد جماع کے غشی کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ اوّل جماع کو دل ہی نہیں چاہتا اگر خواہش ہو بھی تو لطف ہی نہیں آتا۔ علاج کے واسطے ادویات مقوی دل کا استعمال کریں۔

سبب ہفتم۔ دماغ جگر، معدہ کی کمزوری سے۔ اُن کے کمزور ہونے سے صالح خون جس سے منی پیدا ہوتی ہے۔ کم ہو جاتا ہے اسی سبب سے ضعف باہ ہوتا ہے۔ تب بھوک کم ہو جاتی ہے اور خواہش جماع جاتی رہتی ہے۔

سبب نہم۔ گردوں کا کمزور ہونا۔ اس کی وجہ سے شہوت طبعی میں

نقصان واقع ہوتا ہے۔

سبب دہم۔ کثرت جماع سے۔ تعریف اس کی پہلے کثرت جماع میں کردی گئی ہے۔

سبب یازدہم۔ آلہ تناسل کے نقص سے۔ یہ کئی قسم سے ہوتا ہے۔ جو بہ تفصیل ذیل درج کیا جاتا ہے۔

(۱) بہ سبب کمزوری ولاغری بدن کے۔ استرخا اور سستی ہوجاتی ہے۔

(۲) اگر عرصہ دراز تک مجامعت کا اتفاق نہ ہو تو قضیب ڈھیلا ہو کر سکڑ جاتا ہے وجہ یہ کہ ہر ایک اعضاء اپنی مخصوصہ ریاضت وعمل کے سبب سے طاقت حاصل کرتے ہیں۔ اور اس کے ترک کرنے سے کمزور رہ جاتے ہیں اس حالت میں قضیب پر گرم پانی ڈالنا اور بھیڑ کے دودھ کی لگاتار مالش کرنا مفید رہتا ہے۔

(۳) بہ سبب شدت سردی یا گرمی یا خشکی نیچے کے بدن میں نفخ و ریح بہت کم پیدا ہو تو آلہ تناسل سست رہتا ہے اپنے فعل کو سرانجام نہیں دے سکتا۔ اس حالت میں اعضا رتناسل صحیح وسالم ہوتا ہے۔ لیکن نفخ نہیں ہوتا۔ نفاخ غذاؤں کے کھانے سے فائدہ معلوم ہوتا ہے منی کا اخراج زیادہ ہوتا ہے۔ انتشار بالکل باطل نہیں ہوتا۔ بلکہ انتشار کم اور ضعیف ہوتا ہے۔ کبھی قلت حرارت ونقصان رطوبت سے نفخ نہیں ہوتا۔

(۴) اس قسم سے بلغمی فضلہ پٹھوں میں آجاتا ہے۔ یا اگر مریض عرصہ تک سرد پانی میں کھڑا رہے۔ یا برف پر بیٹھا رہے۔ یا عارضہ فالج ہو ان اسباب سے اعضا رتناسل میں قوت وحرکت واحساس کا اثر نہیں ہوتا۔ اس صورت میں منی رقیق اور بکثرت ہوتی ہے۔ بلا انتشار ہی نکل آتی ہے جس وحرکت جاتی رہتی ہے۔ اور قضیب دن بدن دبلا۔ پتلا وکمزور ہوجاتا ہے۔ اور سرد پانی لگنے سے سکڑتا نہیں۔ اگر یہ مرض پرانا ہو۔ اور آلہ تناسل

میں کمزوری صدرجہ کی ہوتو لا علاج ہو جاتا ہے۔ اکثر حکما ایسے شخص کو ہیجڑا کہتے ہیں اگر مرد پانی کے نکلنے سے ٹکڑا جاوے اور باریک یا حقیر نہ ہو تو علاج کرنے سے فائدہ پہنچتا ہے۔

(۵) جلق سے۔ جلق کے نقصان و اسباب پہلے بیان کئے جا چکے ہیں اب نیچے علاج درج کئے جاویں گے۔

سبب دوازدہم۔ کثرت جماع سُرعت انزال۔ جریان۔ احتلام آتشک و سوزاک سے ضعف باہ ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے لکھ آئے ہیں۔

ضُعف باہ کا عِلاج

اب ہم یہاں ضعف باہ کے نسخہ جات تحریر کرینگے۔ جو نہایت مفید ہیں۔ تاہم یہ یاد رکھیں کہ جن کو منی کے ساکن ہونے یعنی حرکت نہ کرنے کے سبب سے ہو۔ یا یہ کہ ترک جماع مدت طویل کے بعد ہو۔ تو اس کے لئے ادویات کے علاوہ ایسے طریق اختیار کرنے چاہئیں۔ جو شہوت کو پیدا کرنے والے ہوں۔ مثلاً خوش گلو عورتوں کا گانا سننا۔ اور جماع کی حکایات سننا عاشق و معشوق لوگوں کے قصہ کہانیاں پڑھنا یا سننا۔ خوبصورت تصاویر کا دیکھنا۔ خوشبودار اشیاء کا سونگھنا۔ جانوروں کی جفتی کا دیکھنا وغیرہ وغیرہ۔

لیکن جلق سے یا سُرعت انزال سے ہونے والی ضعف باہ میں ایسے کام ہرگز نہ کریں۔ اور نہ ہی تیز گرم ادویات کا استعمال کریں۔ بجائے فائدہ کے نقصان ہوگا۔ قلت منی میں منی کو پیدا کرنے والی ادویات کا استعمال مناسب ہے وغیرہ وغیرہ۔

۱۔ سفوف مقوی باہ

گوکھرو۔ تالمکھانہ۔ کونچ بیج۔ ہر سہ مساوی الوزن لیکر دودھ میں بھگو دیں۔ پھر خشک کرکے کھرل کریں۔ جب سفوف بن جاوے تو بقدر تین درم ہر روز گائے کے تازہ دودھ کے ہمراہ کھائیں نہایت مقوی ہے۔

۲۔ سفوف مقوی باہ

شقاقل ۴ تولہ۔ ثعلب مصری ۱ تولہ۔ الائچی سفید ۱ تولہ۔ بہمن سرخ و سفید ہر ایک ایک تولہ۔ دارچینی ایک تولہ موصلی سیاہ۔ موصلی سفید چھوہارہ ہر ایک ۲ تولہ گوکھرو۔ برگ گاؤزبان ہر ایک ۱۰ ماشہ سب کو کوٹ چھان کر ہموزن مصری شامل کریں۔ اس سفوف کو ۹ ماشہ ہر روز بوقت صبح کھایا کریں۔ اوپر سے گائے کا دودھ پیویں۔

۳۔ معجون مقوی باہ

یہ معجون جس طرح کہ مردوں کیواسطے مفید ہے۔ اسی طرح عورتوں کے غلبہ شہوت کو بھی بڑھاتی ہے۔ عقر قرحا ۴ تولہ۔ تخم پیاز ۴ تولہ۔ تخم شلغم ۲ تولہ فلفل دراز ۲ تولہ۔ مرچ سیاہ ۲ تولہ۔ نارجیل ۲ تولہ۔ خردل ۲ تولہ تخم گندنا ۴ تولہ۔ سیاہ دانہ ۱۰ ماشہ۔ پستہ ۴ ماشہ ان سب اشیاء کو کوٹ چھان کر سہ چند شہد ملاکر معجون تیار کریں۔ ایک تولہ صبح و ایک تولہ شام کو کھاویں اوپر سے دودھ گائے کا جوش دیا ہوا ٹھنڈا کرکے پی لیں۔

۴۔ سفوف مقوی باہ و مفید برائے مجلوق

اسگندناگوری۔ نیتر بالا۔ شقاقل مصری۔ ثعلب مصری۔ ہر ایک ۱ تولہ

مصطگی۔ نشاستہ۔ بہمن سفید ۔ بوہ پھلی۔ تالمکھانہ۔ سلاجیت زنجبیل۔ کشتہ قلعی ہر ایک ایک تولہ سب کو کوٹ چھان کر سفوف تیار کریں۔ اور برابر کی مصری ملاویں ایک تولہ صبح اور ایک تولہ شام کو ہمراہ دودھ گائے استعمال کریں۔

۵۔ سفوف مقوی باہ کہ ایک ہفتہ میں مرد کامل بناتا ہے

بکھکنی ۔سونٹھ ۔ باویڑنگ ۔ ہر سہ کو کوٹ کر برابر کی کھانڈ ملا کر بقدر ایک تولہ ہر روز دودھ کے ساتھ کھاویں:۔

۶۔ معجون مقوی باہ و مولد و مغلظ منی

موصلی سیاہ۔ موصلی سفید۔ تخم کونچ ۔مغز بنولہ۔ تخم اوٹنگن۔ شقاقل مصری ۔مغز پستہ۔ مغز چرونجی ہر ایک ایک تولہ ۔مغز نارجیل ۔مغز چلغوزہ مغز بادام ۔ تج ہر ایک دو تولہ۔ تالمکھانہ ڈیڑھ تولہ۔ پیپل ۔سونٹھ ۔بہمن سرخ و سفید ۔سپاری کا پھول ۔کنجد مقشر ہر ایک ۲ ماشہ۔ مصطگی ۔عاقر قرحا ۔ہر ایک ۹ ماشہ بستان ۔گوند کتیرا ہر ایک پاؤ بھر ۔کوٹ چھان کر گھی میں بریاں کرکے معہ دیگر ادویات کے پھر ایک سیر کھانڈ کا قوام کرکے شہد خالص آدھ سیر ۔روغن گاؤ پاؤ سیر میں ملا دیں۔ اور ۳ ماشہ زعفران حل کر کے ڈال دیں۔ خوراک ۲ تولہ اوپر سے دودھ پی لیں:

۷۔ معجون مقوی باہ

یہ معجون بعد جماع کھانے سے پھر ویسی ہی طاقت ہو جاتی ہے گوکھرو خورد ۔لہسن ۔ نخود۔ مساوی لیکر علیحدہ علیحدہ کوٹ لیں۔ اور روغن گاؤ میں بریاں کر لیں۔ شہد خالص سہ چند ۔آب پیازہ ۔ترنجبین ہر دو برابر ۔جملہ ادویہ بدستور معمول شہد کا قوام ۔آب پیازہ و ترنجبین میں حل کرکے معجون تیار کر لیں بعد

از جماع ساڑھے چار ماشہ ہر روز کھایا کریں۔ اُوپر سے گائے کا گرم دُودھ پی لیا کریں ؛

۸۔ معجُون مقوّی باہ

یہ معجون باہ کو بڑھاتی اُور قضیب میں سختی لاتی ہے۔ چند رسوختنی۔ بسباسہ۔ جوزبوا۔ قرنفل۔ دارچینی۔ ہر ایک پانچ درم۔ کنجد سیاہ مقشر سات درم کوٹ چھان کر شہد خالص میں معجون بنا دیں۔ خوراک ۳ درم ؛

۹۔ معجون نہایت مقوّی باہ

مغز چلغوزہ ۲ تولہ۔ خشخاس سفید۔ موصلی سیاہ۔ موصلی سفید۔ ثعلب شقاقل ہر دو بہمن۔ سمندر سوکھ۔ اِندر جو۔ تالمکھانہ۔ موچرس۔ طباشیر۔ دارچینی ہر ایک چار تولہ۔ مغز پستہ۔ مغز چلغوزہ۔ مغز بادام ہر ایک ۸ تولہ ان سب اشیاء کو کوٹ چھان کر ہموزن شکر سفید کا قوام کر کے معجون تیار کریں۔ ۲ تولہ صبح اور ۲ تولہ شام کو حسب ضرورت کھا دیں۔ اور اُوپر سے دُودھ پی لیں ؛

۱۰۔ لکشمی ولاس رس

قوت باہ کیواسطے اکسیر:۔ کشتہ ابرک سیاہ ۴ تولہ۔ شنگرف سے نکالا ہوا پارہ شدھ گندھک۔ کافور۔ جائفل۔ جاوتری۔ بدھارے کے بیج۔ دھتورے کے بیج۔ بھنگ کے بیج۔ بداری قند۔ شتاور۔ گنگیرن کنگھی۔ گوکھرو۔ سمندر پھل کے بیج۔ ان ہر ایک کا سفوف ایک ایک تولہ ان سب ادویات کو پان کے رس میں کھرل کر کے تین تین رتی کی گولیاں بنائیں ایک گولی صبح اور ایک گولی شام کو ہمراہ دُودھ کے کھا دیں۔ اسکے کھانے سے قوت باہ از حد پیدا ہوتی ہے یہاں تک کہ بوڑھا بھی جوانی کے مزے لوٹ سکتا ہے۔ علاوہ قوت باہ کے

یہ دوائی دات پت۔ کف سے ہونیوالی تمام امراض اٹھارہ قسم کے جذام بیس قسم کا جریان۔ ناسور۔ بھگندر۔ فیلپا۔ گلے کی سوجن۔ اسہال۔ کھانسی نزلہ زکام تپ دق بواسیر بدن کی بدبو گنٹھیا۔ سفید زرد اور مستورات کے امراض کو دور کرتی ہے۔

۱۲۔ کام دیو رس

یہ کام دیو رس۔ کام یعنی قوت باہ کو بڑھانے والا ہے۔ اسکے استعمال سے لاثانی طاقت پیدا ہوتی ہے اور نامرد بھی مرد بن جاتا ہے۔ شنگرف سے نکالا ہوا پارہ ۲ تولہ۔ شدھ گندھک ۸ تولہ ان دونوں کو خوب کھرل کریں کہ کجلی بن جاوے۔ پھر اٹ سٹ بوٹی کے رس میں اور کپاس کے پھولوں کے رس میں کھرل کریں اور دھوپ میں خشک کرلیں۔ پھر کانچ کی آتشی شیشی لیکر ملتانی مٹی اور کپڑے سے کپڑ وٹی کر کے دھوپ میں خشک کریں۔ اس میں اوپر کی دوائی ڈال کر سہاگہ سے اس کا منہ بند کر دیں۔ بالو جنتر میں ایک دن رات نیچے آگ جلادیں۔ جب خود بخود شیشی ٹھنڈی ہوجاوے تو اسکو پھوڑ کر اس میں لگی ہوئی شنگرف کے مانند دوائی کو لے لیوے پھر دوائی بقدر چار رتی کے گھی اور شہد میں ملا کر کھالیوے اور اوپر سے دودھ پیوے اور اگر کھی سیاہ رنگ کا گنا۔ مصری۔ داکھ۔ کھجور اور میٹھی وغیرہ کھاوے۔ اگر گرم دودھ کے ساتھ عورت کو اس کا استعمال کرانے کو خواہ بانجھ ہی کیوں نہ ہو اسکے گھر لڑکا ہو۔

۱۳۔ مقوی باہ و معدہ و جگر نہایت مجرب

جدوار خطائی ساڑھے تین ماشہ۔ نارجیل دریائی ۳۔۲ ماشہ۔ مروارید ناسفتہ ۳۔۲ ماشہ۔ مشک عنبر ۳۔۲ ماشہ۔ بنسلوچن ۳۔۲ ماشہ۔ عنبر اشہب ۳ ماشہ دانہ الائچی خورد ۳۔۲ ماشہ۔ زہر مہرہ خطائی ۳۔۲ ماشہ۔ مغز لیمو کاغذی ۳۔۲ ماشہ ورق نقرہ ۶ ماشہ۔ ورق طلا ۳۔۲ ماشہ ان سب ادویات کو کوٹ چھان کر اور کھرل میں

ڈال کر کھرل کریں اور بقدر نخود کے گولی بنائیں۔ ایک گولی صبح اور ایک شام کو ہمراہ دودھ کے استعمال کریں۔

۱۴۔ نامردی کے لئے مُفید گولی

سنکھیا سفید۔ مشک خالص ہموزن لے کر پیس کر مونگ کے برابر گولی بنائیں ایک گولی ہر روز ہمراہ دودھ کے استعمال کریں۔ گھی بہت کھاویں۔

۱۵۔ حب کچلہ برائے نامردی و قوت باہ

کچلہ دس درم لیکر گائے کے دُودھ میں جوش دیں۔ کہ اس کا چھلکا اُتر جائے بعد فلفل دراز و مرچ سیاہ ہر ایک ۵ درم شامل کریں۔ سب کو خوب چھان کر کھرل کریں۔ ۴ رتی کی گولی بنادیں اور سایہ میں خشک کریں۔ ایک گولی صبح کھائیں۔ اُوپر سے دُودھ پی لیں۔ جو عورت پر قادر نہ ہو سکے۔ اسکے واسطے نہایت مفید ہے۔

۱۶۔ دافع نامردی

کشتہ سنکھیا ایک ماشہ۔ کشتہ موتی ایک ماشہ۔ رس سیندور ایک ماشہ فلفل دراز ایک ماشہ۔ مرچ سیاہ ایک ماشہ۔ کستوری ۴ رتی۔ کیسر ایک ماشہ سب کو گھیکوار کے رس میں کھرل کر کے ایک ایک رتی کی گولی بناویں ایک صبح اور ایک شام کو مکھن میں یا بالائی میں لپیٹ کر کھا لیویں۔ اور اوپر سے گرم دُودھ مصری ڈال کر پی لیں۔

۱۷۔ حلوہ مقوی باہ

آرد نخود بریاں ۴ تولہ۔ دودھ ایک سیر۔ آرد نخود کو دودھ میں ڈال کر

مادہ تیار کریں۔ پھر روغن زرد میں بھون لیں اور مصری ملا کر کھالیں۔

۱۸۔ حلوہ ماش برائے قوتِ باہ

آرد ماش ۴ تولہ۔ گھی ۱ چھٹانک۔ مصری ایک چھٹانک۔ آرد ماش کو گھی میں بھونکر مصری کی چاشنی بنا کر ڈال دیں۔ اور بروقت تیاری سونٹھ ایک تولہ شامل کر لیویں اور ایک چھٹانک ہر روز کھا دیں اور اوپر سے دودھ پیویں۔

۱۹۔ حلوہ سنگھاڑہ

آرد سنگھاڑہ ۲ تولہ۔ گھی ۴ تولہ۔ خوب بھون کر ۸ تولہ مصری کی چاشنی بنا کر ڈال دیں۔ اور ایک ہی وقت میں کھالیں۔

۲۰۔ حلوہ مقوی و ممسک

جائفل۔ جاوتری۔ ہر ایک ایک درم۔ دارچینی۔ الائچی خورد۔ لونگ ہر ایک دو درم۔ سونٹھ۔ فلفل دراز ہر ایک ½ ۲ تولہ۔ پوست بیخ اونٹ کٹارہ۔ تالمکھانہ۔ موصلی سیاہ۔ مجیٹھ۔ گوند ڈھاک۔ تخم اوٹنگن۔ ہر ایک ۲ چھٹانک۔ مغز نارجیل۔ مغز چلغوزہ۔ مغز اخروٹ۔ مغز پستہ۔ مغز بادام۔ ہر ایک ۴ چھٹانک موچرس۔ آرد سنگھاڑہ آرد ماش۔ گوند ببول۔ تخم کونچ۔ نشاستہ گندم۔ شہد خالص ہر ایک آدھ سیر۔ روغن گاؤ ایک سیر۔ شیر گاؤ و مصری ہر ایک پانچ سیر۔ ورق طلاء۔ ورق نقرہ حسب توفیق۔ ادویات کو باریک کر کے پہلے دودھ میں ماوہ بنادیں۔ پھر گھی میں خوب بھونیں۔ بعد ازاں مصری ڈال کر حلوہ تیار کریں۔ اور نیچے اتار کر شہد شامل کریں۔ صبح و شام بقدر طاقت کھادیں۔

۲۲۔ حلوہ گندم

آرد گندم (روا) ایک چھٹانک۔ روغن زرد ایک چھٹانک۔ مصری ایک چھٹانک۔ آرد گندم کو گھی میں خوب بھونیں کہ سُرخ ہو جاوے۔ پھر مصری کی چاشنی کر کے بیچ میں ڈال دیں۔ اور بر وقت تیاری مغز بادام۔ مغز پستہ مغز نارجیل۔ کشمش شامل کریں اور کھاویں ٭

بادام پاک (حلوہ)

ایک پاؤ بادام کی گری لیکر گرم پانی میں بھگو کر ان کا چھلکا اُتار دیں پھر مہیٹھی کی طرح پیسکر گائے کے ۴ سیر دُودھ میں مادہ تیار کریں اور دو سیر مصری کی چاشنی تیار کر کے بیچ میں ڈال دیں۔ بر وقت تیاری مندرجہ ذیل ادویات شامل کر لیں۔ مغز پستہ۔ مغز نارجیل۔ ہر ایک ایک چھٹانک۔ الائچی جاوتری جائفل ایک ایک تولہ۔ لونگ ۶ ماشہ۔ زعفران۔ عقرقرحا ہر ایک ۳ ماشہ کستوری ڈیڑھ ماشہ۔ ورق چاندی ۳ ماشہ۔ حلوہ تیار کر کے کسی چینی کے برتن میں رکھیں خوراک ۲ تولہ ہر روز موسم سرما میں کھاویں۔ دماغی کمزوری کو دُور کرتا منی اور قوت باہ کو بڑھاتا ہے۔

بالائی کا حلوہ مقوی باہ

ایک پاؤ بالائی دودھ کی لیکر اس میں آدھ سیر قند سفید ڈال کر نرم آنچ پر رکھو اور ہلاتے جاؤ۔ جب حل ہو جاوے ایک پاؤ گھی گرم کر کے ڈال دیں مادہ بن جاویگا۔ پھر اس میں میوہ الائچی چاندی کے ورق ڈال کر اُتار لیں۔ منی کو پیدا کرتا ہے اور قوت باہ کو بڑھاتا ہے۔ خوراک ایک چھٹانک سے آدھ پاؤ تک ٭

سنگھ امرت گھرت مقوی باہ

کیٹلی اور گلو ہر ایک اڑھائی سیر کوٹ کر ایک من پانی میں ڈال دو۔ نیچے آگ جلا دو۔ جب دس سیر پانی رہ جاوے تب ایک سیر چھٹانک گھی لیں اور ترپھلہ ۲ تولہ۔ واوڑنگ چیتک کھمباری۔ گھ۔ مرچ۔ سونٹھ ہر ایک ایک تولہ۔ انکو بھی علیحدہ پانی میں ڈال کر کاڑھا کریں۔ پہلا پانی اس کاڑھے کا پانی ہر دو ملاکر گھی ڈال دیں۔ اور نرم آگ پر پکا دیں جب صرف گھی ہی رہ جاوے تو اُتار لیں۔ اور ایک تولہ ہر روز کھا دیں۔ جریان احتلام سرعت انزال کو دُور کرے اور قوت باہ بڑھائے ۔

اِن کے علاوہ کشتہ سونا۔ چاندی۔ تانبہ۔ فولاد۔ قلعی سنکھیا۔ عقیق وغیرہ مفید ہیں۔ جن کی ترکیب آگے کسی جگہ درج کی جاویگی ۔

ا۔ روغن عجیب کھانے ولگانے کیلئے

کنیر سفید کی جڑ کا چھلکا۔ گھنگچی سفید ہر ایک آدھ پاؤ۔ کٹھ تلخ ۲ تولہ جمالگوٹہ ۲ تولہ۔ سب ادویات کا سفوف کر کے گائے کے پندرہ سیر دودھ میں ڈال کر جوش دیں۔ پھر اسی کا دہی جما دیں۔ صبح کو چار سیر پانی ڈالکر بلو دیں اور مسکہ حاصل کریں۔ اور مسکہ کو آگ پر رکھ کر روغن بنالیویں اور محفوظ رکھیں۔ قضیب پر ملا کریں۔ اور ایک رتی پان میں رکھ کر کھا دیں چودہ یوم استعمال کرنے سے فائدہ ہوگا ۔

۲۔ روغن مجلوق ومفلوج اور سکڑجانے قضیب کیلئے

تخم جوز ماثل۔ مالکنگنی۔ پوست بیج کنیر سفید ہر ایک چار درم گھنگچی سفید دو درم ہینگ ایک درم۔ کوٹ کر روغن تخم ہر ل یا روغن کنجد میں گوند

کر آتشی شیشی میں رکھ کر تیل نکال لیں۔ اور رات کو سوتے وقت قضیب پر مالش کریں۔ اور پر ارنڈ کا پتا باندھ دیں۔ اگر ایک دو قطرہ پان میں کھلایا جاوے تو ممسک و مقوی اثر کرتا ہے۔

احتیاط :- ہر ایک روغن طلا دیا لیپ جو آلۂ تناسل پر لگایا جاوے وہ اگلا حصہ یعنی حشفہ اور نیچے کی سیون چھوڑ کر لگانا چاہیئے۔ اور آب سرد سے دھونا نہیں چاہیئے۔

۳- روغن دافع سستی قضیب

ہرمل ایک پاؤ۔ آک کا دودھ ایک پاؤ۔ ہرمل کو دودھ آک میں تر کر کے ایک ہفتہ تک سایہ میں رکھ کر خشک کریں۔ اور آتشی شیشہ کے ذریعہ سے روغن نکالیں اور قضیب پر مالش کریں۔

۴- روغن برائے کجی مجلوق

لوبان کوڑیا۔ ایک سیر۔ جوزبوا۔ بسباسہ۔ عقرقرحا۔ قرنفل۔ ہر ایک دو درم۔ زال تین پاؤ۔ مشک سات ماشہ۔ بطریق روغن آتشی شیشی سے تیل نکالیں اور قضیب پر ملیں۔ یہ تیل کل زخموں کو مفید ہے۔ اگر سو سال کا بوڑھا اس کی مالش کرے تو جوان ہو جاوے۔

۵- روغن طلا برائے مجلوق

مدار کا دودھ ایک درم۔ تھوہر کا دودھ ایک درم۔ شہد خالص دو درم۔ روغن بھلاوہ ۲ درم۔ گائے کا گھی چار درم۔ سب اشیاء کو ایک دن برابر کھرل کریں۔ اور بوقت ضرورت حشفہ اور سیون چھوڑ کر لگا دیں اور پان کا پتا باندھیں۔

۶۔ روغن طلاء

تج۔ دارچینی۔ جائفل۔ لونگ۔ جاوتری ہر ایک پانچ تولہ سنکھیا سفید ۲ ماشہ۔ جمالگوٹہ آدھ پاؤ۔ مالکنگنی ایک پاؤ۔ چربی ریچھ ایک تولہ۔ سب اشیاء کو آتشی شیشی میں بھر کر تیل نکالیں اور حسب دستور لگا کر اوپر پان کا پتا باندھ دیں۔

۷۔ نہایت مفید طلاء

سنکھیا سفید۔ میٹھا تیلیہ۔ کچلہ۔ جمالگوٹہ۔ تخم دھتورہ۔ جائفل جاوتری لونگ دارچینی۔ مالکنگنی۔ مصطگی رومی۔ عقرقرحا۔ ہر ایک ایک تولہ۔ کیسر ۴ ماشہ مغز ارنڈ ۴ تولہ۔ سب اشیاء کو کوٹ کر پہلے زردی بیضہ مرغ میں کھرل کریں بعد ازاں شراب عمدہ دیسی ڈیڑھ پاؤ۔ یا شراب برانڈی ایک پاؤ میں کھرل کر کے گولیاں بنا دیں۔ اور آتشی شیشی میں بھر کر روغن نکالیں قضیب پر حشفہ و سیون چھوڑ کر طلاء کریں۔ اوپر پان کا پتا باندھ دیں۔

۸۔ پوٹلی مفید برائے مجلوق

برادہ دندان فیل ۲ تولہ مصطگی۔ دارچینی۔ لونگ۔ عقرقرحا۔ ہر ایک تین ماشہ گنجد سیاہ۔ مالکنگنی ہر ایک ۹ ماشہ۔ ہلدی ۱ تولہ۔ تج ۵ ماشہ سب کو پیس کر ۲ پوٹلیاں بنا دیں اور روغن کنجد گرم کر کے اس میں تر کر کے قضیب کی جڑ پر سکوریں کریں۔

۹۔ پٹی برائے مجلوق

پارد۔ گندھک آملہ سار۔ گھونگچی سفید۔ سہاگہ۔ تیلیا۔ ہر ایک ۹ ماشہ سنکھیا سفید۔ ہڑتال طبقی ہر ایک ڈیڑھ ماشہ۔ روغن زردگاؤ ڈھائی تولہ۔ کل اشیاء کو باریک کر کے روغن میں حل کر کے پھر ایک باریک پارچہ لے کر دودھ

مدار میں ترکر کے خشک کر لو۔ اس پر اس تیار شدہ دوائی میں سے تھوڑی سی دوائی لے کر پارچہ مذکور پر لیپ کر کے ذکر کے اوپر باندھ دو۔ اگر دانہ پھنسی نکلے۔ تو اُن پر گھی جلا کر لگا دو۔

گولی امساک

کشتہ ابرک۔ جیم سینی کافور۔ کستوری۔ عقرقرحا۔ جائفل۔ جاوتری لونگ۔ سونٹھ۔ لکھ۔ کیسر ہر ایک ایک ماشہ۔ افیون ۱ ماشہ۔ سب اشیاء کو خوب کھرل کر کے ایک رتی کی گولی بنا دیں۔ شب کا کھانا مرغن کھا کر تین گھنٹہ بعد یہ گولی دودھ کے ہمراہ کھا دیں اور ایک گھنٹہ بعد اثر دیکھیں

دیگر برائے امساک

شنگرف۔ عقرقرحا۔ جائفل۔ افیون ہر ایک ایک درم۔ ان سب ادویات کو خوب کوٹ چھان کر اور شہد ملا کر اس کی بیس گولیاں تیار کر لیں شام کو ایک گولی کھا کر اوپر سے پان کھا دیں۔

ملذذ

کبوتر صحرائی کی بیٹ۔ نمک لاہوری۔ پارہ۔ مساوی وزن لے کر آب پیاز میں کھرل کر کے گولیاں بنا دیں۔ قبل از وقت لعاب دہن کے ساتھ گھس کر عضو پر لیپ کریں۔

دیگر

عقرقرحا۔ مویزج۔ دارچینی۔ کبابہ برابر وزن لے کر شہد خالص میں چنے کے برابر گولی بنا کر منہ میں رکھیں اور ذکر پر لیپ کریں۔

گولی منزل

عقرقرحا۔لونگ۔دارچینی۔کیسر مساوی الوزن لیکر شہد میں گولیاں بنائیں حسب ضرورت ایک گولی قبل از وقت لعاب دہن میں گھس کر لیپ کریں۔

دیگر

پارہ ایک ماشہ۔روغن زرد ۶ ماشہ۔برگ پان ۴ عدد کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔قبل از وقت ایک گولی عورت کو کھلائیں۔

ضروری واقفیت

عورتیں بدچلن کیونکر ہوتی ہیں،

یہ باتیں ایسی ہیں جو ہر خانہ دار کو یاد رکھنی چاہئیں۔اور ان کا تدارک کرنا چاہیئے۔

(۱) کنواری لڑکیاں اکثر بدچلن عورتوں کی صحبت سے خراب ہوجاتی ہیں کیونکہ ان لڑکیوں کے ذریعہ سے وہ پیغام رسانی کا کام لیتی ہیں۔جس سے ان پر بُرا اثر پڑتا ہے۔

(۲) وہ لڑکیاں خراب ہوجاتی ہیں۔جن کے ماں باپ اُنکے سامنے باہم ناجائز حرکتیں۔چھیڑ چھاڑ ہنسی مذاق کرتے اور خاص فعل کے وقت بھی ان کا بالکل لحاظ نہیں رکھتے۔

(۳) لڑکیوں اور عورتوں کو کمینہ ملازموں کے بھروسہ پر باہر اندر جانے کی اجازت نہ دیویں۔

(۴) عورتوں کو نیچ ذات کی عورتوں کی سنگت زیادہ نہ رکھنی چاہیئے۔

(۵) زبان کے مزہ سے بہت سی لڑکیاں اور عورتیں خراب ہوجاتی ہیں۔

شروع سے ہی غذا کا مناسب انتظام ہونا چاہیئے اور زبان کے مزہ میں پڑنے نہ دیں۔ ورنہ کھانے پینے کے لالچ سے جب گھر سے کچھ میسر نہیں ہوتا تو خراب ہو جاتی ہیں ؎

(۶) بدمزاج خاوند کی بیوی اور بدمزاج باپ کی بیٹی خراب ہو جاتی ہے ؎

(۷) بدمزاج ساس کی بدولت اسکے بیٹے کی بیوی خراب ہو جاتی ہے

(۸) جس عورت کا خاوند ہمیشہ بیمار رہے۔ یا جسے عارضہ ضعف باہ ہو وہ خراب ہو جاتی ہے۔

(۹) جوان لڑکی یا عورت اگر اکیلے میں غیر مرد کے پاس نشست و برخاست رکھے تو وہ خراب ہو جاتی ہے ؎

(۱۰) نابالغ اور بوڑھے خاوند کی بیوی خراب ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہ اس کی دلجوئی نہیں کر سکتے ؎

(۱۱) جن کے خاوند زیادہ عرصہ گھر سے باہر رہتے ہوں اور عورتوں کیلئے کافی خوراک اور سامان رہائش مہیا نہیں کر کے جاتے اور نہ ہی ان کے پیچھے ان پر کسی کا سایہ ہوتا ہے وہ خراب ہو جاتی ہیں ؎

(۱۲) شادی شدہ عورت اگر زیادہ عرصہ اپنے باپ کے گھر رہے تو خراب ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہ ہر طرح سے آزاد ہوتی ہے کسی کا شرم و لحاظ نہیں ہوتا جہاں چاہے چلی جاتی ہے۔ اسے آزادی ہے۔ اس لئے خاص کر شادی شدہ عورت کو باپ کے گھر زیادہ عرصہ تک نہیں رہنا چاہیئے۔ اسی طرح کنواری لڑکیاں جو سن بلوغ کو پہنچ چکی ہوں ماں باپ کے گھر میں خراب ہو جاتی ہیں۔ اگر ان کی شادی نہ کی جائے ؎

(۱۳) بیوہ عورتیں رشتہ داروں کی بدمزاجی اور بے پرواہی سے خراب ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ اکثر لوگ بیوہ عورت کو کافی خوراک اور لباس نہیں دیتے اور ہر وقت جھڑک جھڑپ اور لعن طعن کرتے رہتے ہیں اگر ان سے نیک سلوک

کیا جاوے۔ تو کبھی خراب نہ ہوں ؛

بدچلن عورتوں کی شناخت

بدچلن عورت اپنے خاوند سے دنگہ فساد کرتی ہے۔ اور خواب کیوقت منہ دوسری طرف کرکے سورہتی ہے۔ جس قدر عرصہ خاوند گھر میں رہے اس کے ماتھے پر بل پڑے رہتے ہیں۔ اور وہ کراہتی رہتی ہے۔ جونہی خاوند باہر نکلا چہرہ فوراً تروتازہ ہوگیا۔ وہی لب اور وہی مسکراہٹ۔ وہی ہنسی اور وہی مذاق جو خاوند کی موجودگی میں رنج و فکر میں ڈوبی ہوئی تھی اسکی عدم موجودگی میں خوب کنگھی پٹی کرکے سنگار کرتی ہے اور اپنی تصویر آئینہ میں دیکھ کر خوش ہوتی ہے مکان کے دروازہ یا کھڑکی میں ہر وقت کھڑے ہوکر ادھر ادھر جھانکنا غیر مردوں کی تعریف کرکے خوش ہونا۔ خاوند کے بوسہ لینے پر فوراً پونچھ دینا تھوکنا تھارنا اور ان پر سے کپڑے کا کھسکا رہنا۔ بالوں کا گالوں پر بکھیرنا وغیرہ وغیرہ سے ظاہر ہوسکتا ہے کہ ضرور اس کا چال چلن درست نہیں اور کسی غیر مرد سے محبت رکھتی ہے ؛

عورتیں نیک چلن کیونکر رہ سکتی ہیں

(۱) کنواری لڑکیوں کو بدچلن عورتوں کی صحبت میں نہ بیٹھنے دیں اور عشقیہ قصہ کہانیوں کے پڑھنے سے باز رکھیں ؛

(۲) اپنی لڑکیوں کے سامنے اپنی عورت سے ہنسی مذاق ہرگز نہ کرو ؛

(۳) جوان لڑکی یا عورت کو کسی غیر شخص کے ساتھ باہر مت بھیجو۔ اور نہ ہی ہنسی، مذاق یا پوشیدہ گفتگو کا موقع دو ؛

(۴) لڑکیوں اور عورتوں کے ساتھ نیک برتاؤ کرو ؛

(۵) نابالغ یا بوڑھے شخص کے ساتھ شادی مت کرو ؛

(۶) جن کے خاوندوں کو زیادہ عرصہ باہر رہنے کا اتفاق ہو۔ وہ اپنی عورت کے کھانے پینے کا کافی سامان مہیا کردیں۔ اور اپنے کسی معتبر رشتہ دار کی سپردگی میں رکھیں۔

(۷) جوان لڑکیوں کی شادی جلد کردینی چاہیئے۔

(۸) شادی شدہ لڑکی کو زیادہ عرصہ تک (اس کے باپ کو) اپنے گھر نہیں رکھنا چاہیئے۔

(۹) عورتوں کو بیکار نہ رکھنا چاہیئے۔ بلکہ چرخہ کا تنے اور دیگر کاروبار خانگی میں مصروف رکھنا چاہیئے۔

(۱۰) خوراک دربایش کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اور ہدایت کرنی چاہیئے کہ لڑکی یا عورت بازار میں خود کوئی چیز خریدنے نہ جائے۔

(۱۱) چھابڑی فروشوں سے زیادہ گفتگو نہ رکھنی چاہیئے۔

(۱۲) رتو کال میں عورت کی خواہش کو پورا کرنا چاہیئے۔ حسب توفیق بحالت حمل خواہش کے مطابق زیور کپڑا مہیا کرنا چاہیئے۔

(۱۳) اپنی عورت کے ہوتے ہوئے کسی غیر عورت کے ساتھ ہنسی مذاق یا دل لگی یا بُرا خیال نہ کرنا چاہیئے۔

(۱۴) بیوہ عورتوں کا ہر طرح سے خیال رکھنا چاہیئے۔ کھانے پینے کا کافی انتظام ہونا چاہیئے۔ گھر میں اُنکی عزت کرنی چاہیئے۔ اور کبھی طعنہ زنی نہ کرنی چاہیئے اور نہ ہی اُسے منحوس سمجھنا چاہیئے۔ بلکہ گھر کا کاروبار اور بچوں کی پرورش اسکے سپرد کردینی چاہیئے۔ اور ہر طرح سے نیک سلوک کرنا چاہیئے۔

نیک عورتوں کی شناخت

نیک لڑکیاں اپنے ماں باپ کا ادب کرتی ہیں۔ اور اُن سے شرم کرتی ہیں۔ جو کچھ ماں باپ کھانے پہننے کو دیں۔ اسے قبول کرتی ہیں نہ زیادہ

کیلئے پسند نہیں کرتیں۔ انکے گھر میں جب کوئی غیر مرد آجاوے تو وہ تنہا ہوکر بیٹھی رہتی ہیں اور ہر وقت کسی نہ کسی کام میں مصروف رہتی ہیں۔ اپنے بہن بھائیوں اور ماں باپ سے محبت رکھتی ہیں۔

شادی شدہ عورت اپنے خاوند سے از حد محبت کرتی ہے۔ خاوند سے پیچھے سوتی اور پہلے جاگتی ہے۔ جب خاوند باہر سے گھر آئے تو اسے دیکھ کر باغ باغ ہوجاتی ہے وقت پر کھانا تیار کرکے بڑے آدر ستکار سے کھلاتی ہے اور ہر وقت خدمتگذار رہتی ہے۔ کوئی کام خاوند کی رضامندی کے بغیر نہیں کرتی اور اسکے سکھ میں سکھی اور دکھ میں دکھی ہوتی ہے۔ اور اپنے خاوند سے کوئی راز پوشیدہ نہیں رکھتی۔ نہ ہی توفیق سے بڑھ کر زیور کپڑے کی طلبگار ہوتی ہے۔ سچ پوچھو تو عورت کا زیور کپڑا اشٹ دیوتی ہی ہوتا ہے۔

جو عورت اپنے خاوند کے سوائے غیر مرد کا خیال خواب میں بھی نہیں کرتی اور نہ ہی کسی غیر کے ساتھ ہنسی مذاق کرتی ہے۔ وہی پتی برتا استری ہے ایسی استری ساکشات لکشمی روپ ہوتی ہے۔ نیک عورتوں کے اور بھی اوصاف ہوتے ہیں کہ وہ اپنی ساس سسر اور نند کا بڑا ادب کرتی ہیں۔ اور بزرگوں کی خدمت کرتی ہیں۔ اپنے خاوند کی طرح اُن کے حکم کی کبھی نافرمانی نہیں کرتیں۔ ہر وقت کاروبار خانگی میں مصروف رہتی ہیں۔ خاوند کی جدائی کو گوارا نہیں کرتی ہیں۔ خاوند خواہ بیمار یا تنگ جھنگ والا بھی کیوں نہ ہو وہ اس کی بڑی عزت کرتی ہیں۔

بیوہ عورت جو اپنے دیور و جیٹھ کے بچوں کو اپنا ہی خیال کرتی ہے اور اپنے بچوں کی طرح پیار و محبت کرتی ہے۔ بزرگوں کا ادب اور چھوٹوں سے محبت کرتی ہے۔ عمدہ کپڑا و کھانا پسند نہیں کرتی۔ صبح و شام اپنے مرحوم خاوند کی تصویر کا تصور دل میں باندھے رہتی ہے۔ گھر کے کاج میں مصروف رہتا ہے۔ غیر مردوں کے ساتھ ہنسی مذاق نہیں کرتی۔ بناؤ سنگار کو ترک

کرتی ہے۔ وہی نیک ہے۔ یہ ہیں نیک عورتوں کے اوصاف۔

قرارِ حمل کے متعلق ضروری باتیں

ہماری کتاب کا اصلی مدعا عمدہ اولاد پیدا کرنا اور بُرے افعال سے باز رہنا اور جماع کی بے قاعدگیوں کو دُور کرنا ہے۔ اسواسطے طریق قرار حمل سے پہلے جسے کہ شاستر میں گربھادان کہتے ہیں۔ کچھ ضروری امور کا ذکر کر دینا مناسب خیال کر کے یہاں درج کیا جاتا ہے۔

بالغ مرد کی علامتیں

چونکہ ہم پہلے لکھ آئے ہیں کہ پُورن برہمچریہ کے بعد شادی کر کے اولاد پیدا کرنا چاہیئے تاہم نابالغ مرد کو کبھی بھی اولاد پیدا کرنے کے واسطے پابند نہ کرنا چاہیئے۔ اور نہ ہی کسی ایسے شخص کو خواہش جماع کرنی چاہیئے۔

جبکہ قدرتی طور پر خواہش مباشرت پیدا ہوتی ہے۔ چہرے پر کیل وغیرہ نکلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور خواب میں ناپاک ہونا شروع ہو جائے گا۔ گلے کی گھنڈی آگے کو نکل آوے۔ آواز بھاری ہو جائے۔ بغلوں سے بدبو آنی شروع ہو جائے۔ ناک کے نتھنے کشادہ ہو جاویں۔ عمر کے لحاظ سے اور زیادہ ہے تاہم ۲۰ سال کے بعد بالغ سمجھیں۔ مگر شاستر میں اس کام کے واسطے ۲۵ سال سے بیشتر اجازت نہیں ہے۔

بالغ عورت کی علامات

چھاتیوں کا نمودار ہونا۔ ماہواری حیض کا جاری ہونا۔ خاص بالوں کا پیدا ہونا۔ مباشرت کی خواہش کا پیدا ہونا۔ آواز کا بھاری ہونا۔ مردوں کے سامنے ہونے سے شرما جانا۔ حیض کا جاری ہونا ایک خاص علامت ہے

جس کے واسطے عمر حیض و دیگر باتیں متعلقہ حیض قبل اسکے حیض کے بیان میں لکھی جا چکی ہیں۔

عورتوں کے کام چیشٹا یا خواہش مباشرت کے اسباب

عورتوں کے حیض کے بعد غسل کرنے کے پیچھے اور بھر جوبن میں اور خاوند کے زیادہ عرصہ جدا رہنے کے بعد۔ قرار حمل سے دو ماہ بعد یا وضع حمل سے ہم ایام بعد سردی کے موسم اور موسم برسات میں جبکہ برسات ہو رہی ہو بجلی چمک رہی ہو۔ مرد کے حسن و جمال اور شجاعانہ کارناموں کے سننے سے عمدہ نفیس زیور و لباس پہننے سے۔ عمدہ سیج پر سونے سے۔ بناؤ سنگار کرنے اور عطر پھلیل لگانے کے وقت یا عشقیہ گفتگو یا قصہ کہانی سننے سے مرد کا احساس ہونے سے کام چیشٹا ہوتی ہے۔

مردوں کے کام چیشٹا کے اسباب

عمدہ آراستہ کمرہ جس میں کہ طرح طرح کی دل بھانیوالی تصاویر لٹکی ہوئی ہوں اور ٹیل کی مالش کرنا۔ پھولوں کا استعمال کرنا۔ خوش الحان پرندوں کا راگ سننا عورت کے زیور کی چھنا چھن کا سننا۔ یا عورت سے پاؤں دبوانا رات کے وقت چاندنی کی چاندنی میں سونا۔ موسم گرما میں سرد ہوا کے جھونکے خوش گلو عمدہ کا راگ سننا۔ لذیذ غذا کا کھانا۔ موسم سرما کی کالی راتیں دودھ و گھی کا زیادہ استعمال۔ بسنت رتو یعنی چیت بیساکھ اور جوانی کا عالم۔ برسات کی بوندوں کی چھما چھم یہ سب مردوں کی شہوت پیدا کرنے کے اسباب ہیں۔ اس لئے ایسے اسباب سے انہیں اولاد کا خیال رکھنا چاہیئے۔

جائے قیام کامدیو بحساب چاند

جہاں یہ جاننا ضروری ہے۔ کہ عورت کو اس وقت خواہش ہے یا نہیں وہاں بعض بزرگوں نے کام دیو کے مقام ارشاد فرمائے ہیں۔ جو چاند کی تاریخ سے معلوم کئے جاتے ہیں۔ جن کے معلوم کرنے کی غرض صرف یہ ہوتی ہے کہ اس مقام کے احساس سے یا حرکت سے عورت متوالی ہو جاتی ہے۔ اور اس حالت میں مباشرت کرنے سے نطفہ قرار پا سکتا ہے۔ چاند ایک تاریخ سے لیکر پندرہ تاریخ تک بڑھتا اور پھر پندرہ دنوں میں کم ہوتا ہے۔

جن تواریخ میں چاند بڑھتا ہے۔ انہیں شکل پکش اور جن میں کم ہوتا ہے اُسے کرشن پکش کہا جاتا ہے۔ اسی طرح کام دیو نیچے سے اُوپر کو جاتا ہے۔ اور پھر وہی اُوپر سے نیچے کو آتا ہے۔ پس اس خیال سے ہمیں چاند کے بڑھنے کا خیال پہلے ہونا چاہیئے۔ بڑھنا نیچے سے اُوپر کو ہوتا ہے اس لئے پہلے نیچے سے اُوپر کی طرف کام دیو کا جانا تسلیم کیا جاتا ہے۔

ایک بات اور بھی ہے کہ بعض کا خیال ہے کہ کام دیو دائیں اور بائیں طرف کے اعضاؤں میں گردش کرتا ہے۔ مگر میں اس بات سے اتفاق نہیں کرتا۔ جس کے واسطے سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ مرد کا دایاں حصہ اور عورت کا بایاں حصہ طاقتور ہوتا ہے۔ ہر ایک حکیم یا وید بوقت تشخیص مرد کے دائیں ہاتھ کی نبض اور عورت کے بائیں ہاتھ کی نبض دیکھا کرتے ہیں گویا کہ عورت کی صحت و بیماری بائیں ہاتھ کی نبض سے ہی معلوم ہو سکتی ہے۔

نیز بوقت ہمبستری مرد بائیں کروٹ ہوتا ہے اور عورت دائیں کروٹ یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ بعض لوگ اس کے خلاف کرتے ہوں گے۔ مگر ایسا ہونا چاہیئے۔ کیونکہ گرنتھا دان کے واسطے لکھا ہے کہ مرد پہلے دایاں پاؤں سیج پر رکھے اور عورت پہلے بایاں پاؤں رکھے اس حالت میں دائیں

ہاتھ سے ہی ساس کیا جاتا ہے جو بائیں طرف کو کیا جا سکتا ہے۔ اسواسطے چاند کی پہلی تاریخ سے پندرہ تک کام دیو عورت کے بائیں جانب کے مقامو میں دورہ کرتا ہوا اُوپر کو جاتا ہے اور پھر اسی طرح نیچے کو جاتا ہے۔

شکل پکش (چاندنی رات) نیچے سے اُوپر کو	کرشن پکش (اندھیری رات) اُوپر سے نیچے کو
یکم تاریخ۔ انگشت زر یا یعنی انگوٹھا	(۱) سر کے پچھلے حصے میں
(۲) تلوہ پا	(۲) پیشانی
(۳) پنڈلی	(۳) لبوگوش
(۴) گھٹنا	(۴) رخسار
(۵) ران	(۵) زبان، منہ وہونٹ
(۶) جائے مخصوص	(۶) حلق یعنی گلے میں
(۷) کمر	(۷) پستان
(۸) ناف	(۸) ناف
(۹) پستان	(۹) کمر
(۱۰) حلق یعنی گلے میں	(۱۰) جائے مخصوص
(۱۱) زبان، منہ، ہونٹ	(۱۱) ران
(۱۲) رخسار	(۱۲) گھٹنا
(۱۳) لبوگوش	(۱۳) پنڈلی
(۱۴) پیشانی	(۱۴) تلوہ پا
(۱۵) سر کے اگلے حصہ میں	(۱۵) انگشت زر یا یعنی انگوٹھا

قرار حمل کے واسطے چار چیزوں کی ضرورت

سشرت کے شاریراستھان کے شلوک ۳۶ میں اس طرح لکھا ہے کہ

جس طرح کسی نباتی یا اناج کے پیدا ہونے کے واسطے چار چیزیں۔ موسم زمین پانی اور بیج کی ضرورت ہے اسی طرح اولاد پیدا کرنے کے واسطے بھی چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ اوّل موسم غسل ماہواری یعنی عورتوں کا حیض سے ہونا موسم یعنی فصل ہے۔ اور رحم یعنی بچہ دانی کا درست ہونا زمین ہے۔ اور عورت کی کھائی ہوئی غذا کا رس پانی ہے۔ مرد کا ویرج یعنی منی بیج ہے ان چار چیزوں کے درست ہونے سے تندرست۔ طاقت ور اور زیادہ عرصہ تک زندہ رہنے والی اولاد پیدا ہوتی ہے۔

تین اشیاء حیض۔ رحم اور رس کا ذکر تو ہم پہلے کر آئے ہیں چوتھی چیز منی ہے۔ جس کا مختصر ذکر ہم پہلے کر آئے ہیں۔ کہ یہ خوراک سے پیدا ہوتی ہے اب اسکے اشدھ یعنی ناقص اور شدھ یعنی عمدہ ہونے کے متعلق کچھ لکھتے ہیں۔

ناقص منی یا اشدھ بیرج

جس منی کی رنگت سُرخی مائل یا سیاہی لئے ہوئے ہو۔ اور اخراج کے وقت سوئیوں کی سی چبھن یا درد معلوم ہو۔ وہ بوجہ غلبہ سودا (وات) کے ناقص ہوتی ہے اور جو زرد یا نیلگوں رنگ کی ہو۔ اور جس میں جلن ہو تو غلبہ پت صفرا سے ناقص ہوتی ہے۔ اگر رنگت سفید ہو۔ اور خارش ہو۔ تو کف یعنی (بلغم) کا نقص ہے۔ اگر منی کی رنگت سُرخ ہو۔ اور ساتھ جلن ہو اور مردے کی سی بدبو آئے اور مقدار میں زیادہ ہو۔ تو خرابی خون کی وجہ سے منی ناقص سمجھیں۔ اگر کف اور وات دونوں ہی بگڑے ہوئے ہوں اور ان کے سبب سے منی ناقص ہو گئی ہو۔ تو منی میں گانٹھیں ہو جاتی ہیں۔ اگر پت وکف سے ہو تو بدبو آتی ہے۔ اور پیپ کی طرح منی ہوتی ہے۔ وات اور پت سے منی بالکل خشک ہو جاتی ہے بوقت مباشرت خارج نہیں ہوتی یا کم خارج ہوتی

ہے۔ اور بعد میں خون آنے لگ جاتا ہے۔ واتٍ پت کف جب تینوں بگڑ جائیں اور اُن کے سبب سے منی خراب ہو تو اس میں پاخانہ اور پیشاب کی سی بُو آتی ہے ؁

عُمدہ منی یا شُدھ بیرج

سشسرت میں عُمدہ منی کے اوصاف اس طرح بیان کئے ہیں۔ رنگت ایسی سفید ہو۔ جیسے عمدہ بلور کی ہوتی ہے۔ پتلا اور چکنا ہو اور میٹھا ہو۔ اور شہد کی سی اُس میں بُو آوے تو شدھ بیرج ہے ؁

اگر منی شُدھ ہے تو بہتر ورنہ کسی لائق ویدیا حکیم سے علاج کرا دیں تاکہ بیرج شدھ ہو جاوے۔ ان کے علاوہ جو پہلے قوت باہ کے بیان میں اسباب و علامات ضعف باہ کے بیان کئے گئے ہیں۔ اُن کا لحاظ رکھا جاوے اس کی شکایت اُس کے مطابق ہو تو علاج کر کے رفع کی جاوے ؁

دھرم شاستر کے مطابق قربت کے ممنُوع اوقات

علی الصبح جب کہ سورج طلوع ہونے والا ہو۔ یا شام کو جب کہ سورج غروب ہو رہا ہو۔ اسوقت جبکہ سورج گرہن ہو یا کوئی پرب کا دن مثلاً اماوش پورنماشی سنکرانت آدھی رات کو یا دوپہر کو قربت کرنی منع ہے ؁

گربھادان یا قرار حمل کیواسطے مکان کیسا ہو

گربھادان کے واسطے جو مکان ہو وہ ایسا ہونا چاہیئے۔ کہ جہاں دوسرے کی نظر نہ پڑسکے۔ اور نہ ہی وہاں ایسی آواز سنائی دے سکے جو دل کو بُری لگے یا توجہ کو اپنی طرف کھینچنے والی ہو۔ جہاں کوئی قریب جاگتا نہ ہو اور نہ اور اس کے ماں باپ وغیرہ بزرگوں کے نزدیک اور نہ ایسا کہ جس مکان میں کوئی بایہ

ہو وہاں بھی منع ہے ؛

اوقات مباشرت مطابق موسم

اگر موسم سرما ہو تو رات کے وقت اگر گرما ہو تو دِن کو ۔ بسنت رتو یعنی چیت بیساکھ میں حسب طبیعت چاہیے ۔ دِن کو خواہ رات کو ۔ موسم برسات میں جب بجلی چمکتی ہو ۔ بادل گرجتا ہو ۔ اسی طرح کنک میں بھی حسب طبیعت چاہیے ۔ لیکن قرار حمل کے واسطے سب سے عمدہ وقت رات کا ہی ہے ؛

کون عورت کس موسم میں مفید ہوتی ہے

بالا استری یعنی بالغ ۱۶ سالہ گریکھم رتو یعنی جیٹھ ہاڑ ساون بسرد رتو اسوج کتک میں ۔ ترنی (جوان) موسم سرما ۔ ہمنت شِشر رتو یعنی مگھر پوہ ماگھ پھاگن میں ۔ پر ودھا یعنی ادھیڑ جس کی عمر ۳۲ سال سے زائد ہو تو برسات (ساون بھادوں) بسنت (چیت بیساکھ) میں مفید ہوتی ہے یعنی ان موسموں میں صحبت کرنے سے زیادہ حظ حاصل ہوتا ہے ؛

جائز وقت رات کا کھانا کھانے کے بعد کھانا خوب ہضم ہو چکا ہو رات آدمی سے کچھ اوپر ہو تو یہ جائز وقت شمار کیا جاتا ہے ؛

آسن

جو لوگ کوک شاستر کے خواہشمند ہوتے ہیں ۔ ان کو یہ ضرور خواہش ہوتی ہے کہ کوئی ایسا کوک شاستر ہو جس میں عجیب و غریب آسن درج ہوں ۔ یہ لوگ محض بیوقوف ہوتے ہیں ۔ کیونکہ سوائے اسکے کہ عیاش تماش بین لوگوں کی زبانی انہوں نے سُنا ہوتا ہے کہ ایسے اڑنگ بڑنگ آسنوں سے لذت حاصل ہوتی ہے ۔ مہربان من ! یہ سب غلط ہے ۔ جو لوگ آپ کو

اس طرح کے آسن بتاتے ہیں وہ آپ کے دشمن ہیں۔ انہوں نے اپنی واپنی عورت کی زندگی کو پہلے ہی صدمہ پہنچایا ہوا ہے۔ اب چاہتے ہیں کہ تم بھی ایسی غلطی کے مرتکب ہو کر ان کے شریک بن جاؤ۔ کاش کہ آپ کو زندگی کے واسطے آسن کے دریافت کرنے کی ضرورت ہوتی تو آپ اس مطلب کو جلدی ہی حل کر لیتے اور عیش و آرام سے زندگی کے دن پورے کر سکتے۔ آسن کے لفظی معنے نشست کے ہیں۔ لیکن آپ کو جس آسن کی جستجو ہے وہ طریق مباشرت ہے اور اس آسن میں جس قدر احتیاط رکھی جاوے گی۔ اسی قدر آپ کے حق میں مفید ہوگا۔ اصلی آسن وہی طریق مباشرت ہے۔ جس سے نطفہ ضائع نہ ہو اور قرار حمل پا سکے تاکہ نسل انسانی کی زیادتی ہو۔ تندرست آدمیوں کو سوائے قدرتی طریقہ کے کہ نر اور مادہ اوپر نیچے ہو کر اس کام کو انجام دیں اور کوئی عمدہ طریقہ نہیں ہے اور یہ ایسا طریقہ ہے۔ جس کے ذریعہ سے حیوان بھی اپنی نسل کو قائم رکھتے ہیں۔ پھر انسان کیوں نہ اس طریقہ کی پیروی کرے۔ البتہ خاص حالتوں میں جب کہ عورت کے رحم یا مرد کے اعضا میں کوئی نقص ہو تو کوئی خاص طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔ جس سے نطفہ قرار پکڑ سکے۔ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر یا اوندھے لیٹ کر اکڑو ہو کر مرد نیچے اور عورت اوپر ہو کر یا پس پشت ہو کر کرنا بہت برا ہے۔ ان طریقوں سے کئی امراض مرد و عورت کو لاحق ہو جاتے ہیں۔ داناؤں کے لئے اتنا ہی کافی ہے ورنہ ان سے ہونے والے امراض کا اگر ذکر کیا جاوے تو چند صفحے درکار ہیں۔ اس لئے قدرتی طریق کو ہی استعمال میں لانا چاہئے۔ اگر جوڑا ٹھیک نہ ہو رحم میں نقص ہو قضیب میں نقص ہو تب کسی ماہر وید یا حکیم سے مشورہ لینا چاہئے۔

گربھادان یا میتھن کریا یعنی قرار حمل باطریق مجامعت

پہلے یہ بتا دینا ضروری ہے کہ مرد اور عورت دونوں کو قبل از وقت

خواہش ہونی چاہیئے۔ یعنی غلبہ شہوت کا ظہور ہو۔ جسکے جاننے کیلئے یہ باتیں یاد رکھنی چاہیئیں کہ جب عورت میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے۔ وہ بار بار بالوں کو سنوارتی ہے۔ اور جمائیاں لیتی ہے۔ چھاتی کو برہنہ کرتی اور ڈھانپ لیتی ہے پستانوں پر اپنا ہاتھ ملتی ہے اگر کوئی بچہ پاس ہو تو اُسے بغل میں دباتی ہے بعض اپنی ہمنس سہیلیوں سے ایسا سلوک کرتی ہیں۔ آئینہ میں ہر بار اپنا منہ دیکھ کر خوش ہوتی اور بن ٹھن کر رہتی ہے۔ کبھی انگلیوں کو بجاتی اور کبھی کانوں کو کھجلاتی ہے اپنے خاوند سے نہایت میٹھی اور محبت بھری باتیں کرتی اور ہنسی مذاق کرتی ہے۔

مرد و عورت دونو خوش و خورم رنج و فکر اور متوحش خیالات سے پاک ہوں مرد دودھ چاول و مرغن غذا کھا کر اور عورت چاول و ماش (ماہنہ) تیل کی اشیا کھا کر عمدہ لباس پہن کر گلے میں پھولوں کے ہار ڈالکر اس کام کیواسطے ہمبستر ہوں۔

عورت اپنی میٹھی میٹھی اور دلخوش کن باتوں اور ناز و انداز سے مرد کو خوش کرے اور مرد بھی اسیطرح میٹھی و دل لبھانیوالی باتوں سے خوش کرے الغرض دونو ہی کام سے متوالے ہو جائیں۔ تو اس حالت میں قدرتی طریق پر جیسا کہ آسن کے بیان میں درج ہے کام انجام دیا جاوے اور دونوں ہی اپنے اپنے دل میں نیک خیال اور خوبصورت تصویروں کا تصور کریں۔ تاکہ جو اولاد پیدا ہو وہ خوبصورت و نیک سیرت ہو۔ اس وقت جیسا کہ تصور کیا جائے اس کا اثر نطفہ پر پڑتا ہے ::

گربھادان یا مباشرت کے بعد کیا کرنا چاہیئے

(۱) مباشرت سے فارغ ہو کر سب سے پہلے مرد کو پیشاب کرنا چاہیئے تاکہ اگر کوئی قطرہ منی ذکر کے اندر رہ گیا ہو تو خارج ہو جائے۔ عورت کے واسطے بعد مجامعت پیشاب کرنا ضروری نہیں۔ کیونکہ اس کے پیشاب کا راستہ علیحدہ ہوتا ہے۔ البتہ مرد کی طرح وہ بھی کسی پاک و صاف کپڑے سے ستر کو

(۲) مرد کو چاہیئے۔ کہ اگر موسم سرما ہو تو کچھ عرصہ ٹھہر کر گرم پانی سے عضو دھوئے مگر سرد پانی سے ہرگز نہ دھووے۔ اگر اشد گرمی ہو تو کافی عرصہ ٹھہر کر اگر سرد پانی سے بھی دھو ڈالا جاوے تو ہرج نہیں :۔

(۳) گربھادان کے بعد ٹھنڈا پانی یا شربت ہرگز نہ پینا چاہیئے کیونکہ اس وقت تمام اعضاؤں میں حرارت آجاتی ہے۔ جس وجہ سے وہ ٹھنڈے پانی یا شربت کو جذب کر لیتے ہیں اور ادھرنگ۔ لقوہ و امراض ریکی پیدا ہو جاتے ہیں :۔

(۴) موسم گرما میں مباشرت کے بعد کچھ عرصہ ٹھہر کر غسل کرنا چاہیئے یا ہاتھ پاؤں دھو کر جوش کیا ہوا دودھ مصری ملا کر پی لینا چاہیئے۔ اگر سلاجیت تھوڑی سی کھا کر یا ثعلب مصری کا سفوف کھا کر اوپر سے دودھ پیا جاوے تو بڑا مفید رہتا ہے۔ پنکھے کی ہوا کھانا بھی مفید ہوتا ہے موسم سرما میں ہاتھ منہ دھونے کے بعد گرم دودھ مصری ڈال کر پینا اور ہمراہ دودھ کے سونٹھ کیسر۔ الائچی۔ اسگندھ کا تھوڑا سا سفوف کھانا یا صرف سلاجیت کا کھانا مفید رہتا ہے۔

(۵) ہر موسم میں مجامعت کے بعد خوب سو لینا مفید ہوتا ہے۔ بلکہ اس دن اگر دن کو بھی کچھ عرصہ سو رہے تو بہتر ہوتا ہے۔

(۶) گربھادان کے دوسرے دن مرد کو چاہیئے۔ کہ خوشبودار تیل کی مالش کر کے اچھی طرح ملکر غسل کر کے دودھ چاول یا دیگر کوئی مزے دار لذیذ و طاقتور غذا کھاوے :۔

بغیر حیض کے حمل کا ہونا

ہم نے قبل ازیں لکھا ہے کہ جب عورت حائضہ ہو اور حیض بھی درست طریقہ سے ہو۔ تو حمل قرار پا سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ لیکن بعض دفعہ بغیر جاری ہوئے حیض کے بھی حمل قرار پا جاتا ہے۔ جیسے بچہ دودھ پیتا ہو۔ اور وہ

دُودھ چھوڑ دے یا دُودھ پیتا ہُوا بچہ مر جاوے یا بچہ گود میں ہی ہو اور دودھ پیتا ہو۔ اگر عورت کی خواہش بہت دنوں سے پتی سنگ (اپنے خاوند کی قربت) کی ہو تو ایسے موقعہ پر مباشرت کرنے سے حمل قرار پاتا ہے:۔

جب کبھی ایسا موقعہ ہو تو عورت کو حائضہ سمجھنا چاہیئے۔ سنسکرت میں ایسی حالت کا نام ادرِشٹ آرتو رتومتی ہے۔ یعنی رتومتی (حائضہ) تو ہے مگر خون نہیں آتا۔ سنسکرت میں اس قسم کی حائضہ کے علامات اس طرح بیان کئے ہیں کہ جس کا چہرہ کھلا ہوا ہو اور بڑی خوش ہو۔ بدن منہ اور مسوڑے کلیدرت یعنی گلگلائے ہوئے سے ہوں اور مرد کی خواہش ہو۔ اور میٹھی میٹھی پیاری پیاری باتیں کرے کوکھ دبال اور آنکھ ڈھیلے سے ہو جائیں۔ اور ہاتھ پستان کمر۔ ناخن اور رانیں و پنڈلیاں اور ٹھوڑی پھڑکنے لگ جاویں۔ اور کام سے متوالی ہو تو ایسی عورت کو بغیر خون حیض ظاہر ہوئے بھی حائضہ جاننا چاہیئے:۔

حمل کی فوری پہچان

قرار حمل کے واسطے ہم پہلے لکھ آئے ہیں کہ جب تک مرد و عورت دونو منزل نہ ہوں۔ حمل قرار نہیں پا سکتا۔ لیکن جب حمل قرار پا جاوے تو اسکی فوری پہچان اس طرح سے کی جا سکتی ہے۔ کہ اسدن عورت کو تکان یا سستی سی معلوم ہوتی ہے۔ اور جماع سے نفرت ہو جاتی ہے۔ پیاس کا لگنا۔ رانوں کی ساتھیں تھکی ہوئی معلوم ہونا یا بھاری معلوم ہونا۔ پیشانی پر پسینہ آنا شکر شونت کا اوبندھ یعنی منی کا باہر خارج نہ ہونا اور اندام نہانی کا پھڑ پھڑانا جمائی وانگڑائی کا آنا۔ یہ علامات ہوتی ہیں۔ دانا عورتیں فوراً سمجھ جاتی ہیں

شناخت حمل کے خاص راز

تصدیق حمل کے واسطے کہ آیا حمل ہے یا نہیں یہ طریقہ اختیار کرنا چاہیئے

کہ خالص شہد ۴ تولہ ۔ بارش کا پانی ۴ تولہ ۔ یا سرد پانی ۴ تولہ لیکر اس میں حل کر کے پلا دو ۔ اگر اسکے پینے سے اسکے پیٹ یعنی ناف میں ہچکی یا درد معلوم ہو تو خیال کر لو کہ حمل ضرور رہے ۔ اگر ایسا نہ ہو تو حمل نہیں ہے ۔

دیگر

زراوند مدحرج جوکہ ایک لکڑی کی گانٹھ ہوتی ہے تقریباً ۵ ماشہ لیکر خوب کوٹ لیں اور شہد جوکہ اس کا مصلح ہے ۔ اس میں ملا دیں اور کسی سبز یا نیلے رنگ کے پارچہ صوف پر لگا کر بوقت صبح جبکہ عورت نے ابھی کچھ کھایا نہ ہو اس کا فرزجہ کریں ۔ جوکہ تقریباً بارہ بجے تک رکھا ہے ۔ اور کھانے کو کچھ نہ دیا جائے ۔ اگر منہ کا ذائقہ ویسے کا ویسا ہی رہے ۔ تو حمل کے نہ ہونے کی علامت ہے اگر ذائقہ میٹھا ہو جاوے تو حمل نرینہ ہے ۔ لڑکا پیدا ہوگا اگر تلخ یعنی کڑوا ہے تو حمل ہے ۔ لیکن لڑکی ہوگی ۔

شناختِ حمل بذریعہ قارورہ !

حاملہ عورت کے پیشاب کی رنگت شروع میں زرد اور کچھ نیلگوں سی ہوا کرتی ہے اور بعد میں جب کہ قریب بچہ ہونے کے ہو تو پیشاب کی رنگت سرخی مائل ہو جاتی ہے ۔ شروع میں پیشاب کو اگر ہلایا جاوے تو صاف ہی رہتا ہے ۔ اس میں کسی قسم کی کدورت نہیں آتی ۔ لیکن ۲ ماہ کے بعد سے چند ماہ تک پیشاب میں ایک قسم کا جالا سا دکھائی دیتا ہے ۔ جیسے کہ دھنی ہوئی روئی ہوتی ہے ۔ اور جب قریب بچہ پیدا ہونے کو ہو ۔ نیز حمل کے انتہائی دنوں میں پیشاب گاڑھا سا ہو جاتا ہے ۔

ایک اور راز کی بات

عورتوں کی اندام نہانی کے اندر ایک جھلی ہوتی ہے ۔ جس کی رنگت

سُرخ یا گلابی ہُوا کرتی ہے۔ لیکن جب حمل قرار پا جاتا ہے۔ تو اس جھلی کی رنگت نیلگوں ہو جاتی ہے۔

علاماتِ حمل اور اُن کی تشریح

(۱) حیض کا بند ہو جانا۔ اعضاء کا بھاری ہونا۔ جماع سے نفرت۔ اور خوشبو یات و عمدہ کھانوں سے نفرت۔ بناؤ سنگار سے نفرت۔ سستی کا چھا جانا۔ کسی کام کاج کو دِل نہ چاہنا۔

(۲) مُنہ سے پانی کا جانا۔ قے اور ابکائیاں آنا۔

(۳) پستانوں کے منہ کا رنگ سیاہ ہو جانا۔ پستانوں کا بڑا ہونا پستانوں میں دُودھ کا پیدا ہونا۔

(۴) پیٹ کا اُونچا ہونا۔ اور پیٹ پر سفید دھاریوں کا نمودار ہونا۔ ناف کی گہرائی میں تغیر و تبدل۔

(۵) بچہ کا پیٹ میں حرکت کرنا۔

(۶) رحم کا تغیر و تبدل۔

(۷) پیٹ پر کان رکھ کر بچہ کے دل کی حرکت کا آواز سننا۔

شناخت حمل کے واسطے صرف ایک علامت کے معلوم ہونے پر ہی یقین نہیں کر لینا چاہیئے۔ کہ حمل قرار پا چکا ہے۔ بہتر ہے کہ تین چار علامتیں مِل جاویں تاکہ کسی قسم کا شک و شبہ نہ رہے اب ان سب علامات کی تشریح کی جاتی ہے۔ جس سے سب راز ظاہر ہو جائیں گے۔

۱۔ حیض کا بند ہونا

یہ ایک علامت قرار حمل کی ہے۔ لیکن یاد رہے۔ کہ خون حیض بعض دیگر تکالیف سے بھی بند ہو جاتا ہے۔ مثلاً فکر و رنج سے سردی لگنے سے جسمانی

کمزوری سے کمی خون سے۔ بعض دفعہ نئی شادی شدہ عورتوں کا خون حیض بعض طبیعت کے جوش سے بند ہوجاتا ہے۔ جوکہ ان کو قربت شوہر کے سبب ہوتا ہے۔ بعض عورتوں کے قرار حمل کے بعد چار پانچ ماہ تک بھی حیض جاری رہتا ہے۔ گوکم مقدار میں ہوتا ہے۔ اور بعض کو تو ولادت تک داغ لگتا رہتا ہے۔ کئی عورتوں کو صرف قرار حمل کے وقت ہی حیض آتا ہے۔ آگے پیچھے بالکل نہیں آتا۔ اور بعض عورتوں کو حیض جاری ہونے کی نوبت ہی نہیں آتی ہے کہ حمل قرار پاجاتا ہے۔ جیسا کہ ہم گربھ دان یا قرار حمل میں تحریر کرتے ہیں کہ اور ریشٹ آر تو رتو متی عورت کے حمل قرار پاجاتا ہے۔ بعض عورتوں کو پچاس برس کی عمر کے بعد جب کہ خون حیض کے بند ہونے کا موقع ہوتا ہے حمل ٹھہر جاتا ہے۔ یہ سب پرماتما کی قدرت ہے ؀

۲۔ منہ سے پانی جانا قے اور ابکائیاں آنا

قرار حمل کے بعد دل کا متلانا۔ منہ سے پانی جانا یا قے کا ہونا شروع ہوجاتا ہے مگر قے اور اس کا کوئی خاص وقت مقرر نہیں کسی کو تو جب حمل ٹھہر گیا اسی وقت شروع ہوجاتا ہے۔ کسی کو دو تین ماہ بعد۔ کسی کو بچہ جننے تک رہتا ہے۔ اور کسی کو نہیں بھی ہوتا۔ اور کسی کو کم اور کسی کو زیادہ ہوتا ہے عام طور پر ڈیڑھ ماہ کے بعد یہ علامت شروع ہوتی ہے اور ۴ ماہ سے قبل ہی رفع ہو جاتی ہے۔ ان ایام میں کھانے کی رغبت جاتی رہتی ہے۔ عورت نڈھال ہو جاتی ہے۔ ہر وقت بستر پر پڑی رہتی ہے۔ جب کوئی چیز کھاتی ہے۔ فوراً قے کے ذریعہ سے نکل جاتی ہے۔ لیکن بعض اچھی طرح کھا لیتی ہیں۔ کئی عورتوں کی طبیعت میں بھی تغیر واقع ہو جاتا ہے۔ قے کا آنا بھی مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ جن عورتوں کو قے نہیں آتی اُن کا بدن بہت بھاری سا معلوم ہوتا ہے۔ سر کو چکر اور غنودگی سی طاری رہتی ہے لیکن قے عورتوں کو اسی سبب سے بھی ہوا کرتی

ہے اسواسطے حاملہ عورت کی قے کی تمیز اس سے ہو سکتی ہے۔ کہ حاملہ عورت
جب علی الصبح نیند سے بیدار ہوتی ہے۔ تے آنے لگ جاتی ہے جو کافی مقدار
میں ہوتی ہے۔ دوسرے فتور ہاضمہ کی قے کی طرح۔ اس میں بغیر ہضم ہوئے
کھانا نہیں نکلتا بلکہ رقیق رطوبت یا پانی سا نکلتا ہے۔ بعض کو تے نہیں
آتی صرف ابکائیاں آتی ہیں۔ اور منہ سے پانی گرتا رہتا ہے۔ اور وہ ہر وقت
تھوکتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ تھوک تھوک کر چھپڑ لگا دیتی ہے۔ اس حالت
میں سوائے تھوک بکثرت آنے کے اور کوئی علامت مثلاً مسوڑوں کا پھولنا
یا منہ سے بدبو آنا جو کہ اکثر پارہ کے مرکبات کھا لینے سے ہوتی ہیں۔ ظاہر نہیں
ہوتی ؛

(۳) پستانوں کے منہ کے رنگ کا سیاہ ہو جانا۔ پستانوں کا بڑا ہونا اور ان میں
دودھ پیدا ہو جانا۔ یہ کیفیت اس طرح ہے کہ پستانوں کے منہ کی رنگت
سیاہ ہو جاتی ہے۔ اور پستانوں پر نیلی رگیں ظاہر ہو جاتی ہیں۔ بحالت سیاہی کے
اگر پستانوں کے منہ پر آہستہ سے انگلی پھرائی جائے تو وہ نمناک اونچا اور نرم
مانند مخمل ہوتا ہے اور پستان کی گھٹنی ذرا سخت معلوم ہوتی ہے۔ علاوہ اس کے
پستان بڑے ہو جاتے ہیں اور جب اس کو دبایا جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے
جیسے اس میں گرہ سی ہے اور دبانے سے درد محسوس ہوتی ہے۔ اور اگر فربہی
بدن کے سبب سے پستان بڑے ہو جاویں۔ تو وہ علامت حمل کی نہیں ہوتی
کیونکہ اس کو دبانے سے اس میں گرہ سی معلوم نہیں ہوتی بلکہ وہ ملائم ہوتے
ہیں۔ اور نہ ہی دبانے سے درد وغیرہ ہوتی ہے۔ ان علامات کا آغاز دو سے
ماہ سے اور زیادہ سے زیادہ پانچویں ماہ سے ہو جاتا ہے اور چھٹے ماہ کے اخیر
میں یا چند یوم قبل ہی جب کہ پستان خوب بڑھ جاتے ہیں تو ان پر ایک قسم کی
پھٹی ہوئی لکیریں نظر آنے لگتی ہیں۔ یہ تمام علامات اکثر حمل اول میں ظاہر
ہوتی ہیں۔ اور جن عورتوں کو تین چار سال کے بعد حمل کی عادت ہو انکے پستانوں پر بھی سیاہی آ جانی ہی بوقت

حمل اول پستانوں میں دودھ کا پیدا ہونا بھی شناخت حمل کا ایک معتبر ذریعہ ہے۔ یہ علامت اکثر ڈیڑھ یا دو ماہ کے بعد ظاہر ہوتی ہے۔ اس موقعہ پر اگر پستان کو دبایا جائے اور اس میں خواہ پانی سا ہی نکل آئے۔ تو یقین کر لو۔ کہ حمل ضرور ہے۔ کیونکہ یہی پانی بعد میں دودھ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ حمل اول کے علاوہ دوسری حالت حمل میں بھی پستان کی بھٹنی کو جس وقت دبایا جاوے پانی یا دودھ نمودار ہو جاتا ہے۔ لیکن جس کا بچہ ابھی دودھ پی رہا ہے۔ اگر اُسے حمل قرار پا گیا ہے۔ تو جب اس کے پستانوں کا دودھ بند ہو جاوے۔ تو سمجھ لو کہ وہ ضرور حاملہ ہے۔

پیٹ کا اُونچا ہونا اور اُس پر سفید دھاریوں کا نمودار ہونا

حمل قرار پانے سے دوسرے ماہ تک تو پیٹ یونہی رہتا ہے۔ خاصکر حمل اوّل میں معمولی سے بھی کم اونچائی ہوتی ہے اور ناف کی گہرائی زیادہ ہو جاتی ہے۔ تیسرے مہینہ میں پیٹ اونچا ہونے لگتا ہے۔ اور چوتھے یا پانچویں مہینہ تک اسقدر اونچا ہو جاتا ہے۔ کہ ناف کی گہرائی بھی کم معلوم ہونے لگ جاتی ہے چھٹے ماہ میں ناف برابر پیٹ کے ہو جاتی ہے۔

اور ساتویں ماہ میں ناف پیٹ سے اونچی ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد جب پیٹ زیادہ اونچا ہو جاتا ہے تو مقام پیڑو پر سفید رنگ کی دھاریاں سی پڑ جاتی ہیں اور پھر ہمیشہ کے لئے انکے نشانات قائم رہتے ہیں۔ بہ سبب میدہ یعنی چربی یا استسقا یا کسی دیگر عارضہ سے بھی پیٹ بڑھ جاتا ہے۔ مگر وہ حمل کی طرح نہیں ہوتا۔ کیونکہ حمل کی حالت میں پیٹ آگے کو بڑھتا ہے اور سانس لیتے وقت پسلیوں کے نیچے حرکت کم دکھائی دیتی ہے اور چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے یا کروٹ بدلتے وقت پیٹ کی حالت ایک سی رہتی ہے۔ برعکس اس کے اگر کسی عارضہ کا سبب ہو تو ایسا نہیں ہوتا۔

۵۔ بچہ کا پیٹ میں حرکت کرنا

چوتھے یا پانچویں مہینہ میں بچہ پیٹ میں حرکت کرنے لگ جاتا ہے اور اس کے قلب (دل) کی ضربات محسوس ہونے لگ جاتی ہیں۔ جو بحساب ایک منٹ میں ۱۲۰ سے ۱۴۰ تک ہوتی ہیں۔ لیکن یہ ڈاکٹری اصول ہے ہمارے یہاں اس کو بچہ کے دل کی دھڑکن ہی کہا جاتا ہے۔ بچہ کی حرکت پہلے پہل عورت کو ہی محسوس ہوتی ہے۔ جیسے کوئی چیز اندر کانپ رہی ہے۔ لیکن جب رحم بڑھتا ہے تو بچہ کی حرکت زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ اور اس طرح معلوم ہوتا ہے۔ جیسے بچہ کبھی ہاتھ یا پاؤں پیٹ میں ہلاتا ہے۔ دوسرا آدمی بچہ کی اس حرکت کو آنکھ سے بھی دیکھ سکتا ہے۔ ورنہ ہاتھ رکھ کر دیکھیے تو صاف معلوم ہوتا ہے۔

بچہ کا زیادہ حرکت کرنا حاملہ کے لئے باعث تکلیف اور خطرۂ جان ہوتا ہے۔ بچہ کی یہ حرکت اسوقت ہوتی ہے۔ جبکہ حاملہ کو بھوک لگ رہی ہو یا بہت ہو یا فکر و غم کرتی ہو۔ کیونکہ ان اسباب سے بچہ کمزور ہو جاتا ہے۔ اور کمزوری کی حالت میں زیادہ حرکت کرتا ہے۔ بعض دفعہ بچہ دس دس پندرہ پندرہ دن تک حرکت نہیں بھی کرتا جس سے مستورات اکثر ہراساں ہو جاتی ہیں۔ کہ کہیں بچہ مر نہ گیا ہو۔ مگر اتنے عرصہ کے بعد پھر حرکت کرنے لگ جاتا ہے۔

۶۔ رحم کا تغیر و تبدل

قرار حمل سے پہلے عورت کے رحم کا طول معمولاً ۲½ انچہ اور وزن سوا تولہ کے قریب ہوتا ہے۔ لیکن حمل کے آخری دنوں میں ۱۲ انچہ اور وزن ۱½ پونڈ تک پہنچ جاتا ہے سبب اس کا یہ ہے کہ جب حمل قرار پا جاوے تو رحم بڑھنا شروع ہو جاتا ہے اور زمانہ ولادت بڑھتا رہتا ہے اور منہ رحم یا ناف اوسط تک پہنچتا

ہے۔ حمل قرار پانے کے اول تین ماہ تک رحم پیڑو میں رہتا ہے۔ لیکن بعد میں آہستہ آہستہ بڑھتا جاتا ہے۔ چوتھے ماہ میں ٹٹولنے سے پیڑو کے اوپر معلوم ہوتا ہے چھٹے ماہ میں رحم ناف تک پہنچ جاتا ہے۔ ساتویں ماہ میں رحم ناف سے اوپر ہو جاتا ہے آٹھویں ماہ میں تقریباً پانچ انگل ناف سے اوپر محسوس ہوتا ہے۔ اور نانویں ماہ میں شکم کی محراب تک پہنچ جاتا ہے۔ اگر پیٹ کے اوپر سے ہاتھ کے ساتھ رحم کو کچھ عرصہ کیلئے پکڑ رکھا جاوے اور کسی قسم کا دباؤ نہ دیا جاوے تو پانچ یا دس منٹ میں رحم سکڑنے لگ جاتا ہے یعنی سخت ہو جاتی ہے۔ اور بھی کئی طریقے رحم کی گردن کی لمبائی و نرمی سے حمل کا دریافت کرنا اور رحم کو چھو کر بچہ کو معلوم کرنا وغیرہ ہیں جو طوالت مضمون کے خوف سے درج نہیں کئے جاتے ؛

حاملہ کے پیٹ پر کان رکھ کر بچہ کے دل کی حرکت کا آواز سننا

چوتھے یا پانچویں مہینہ کے آخر میں اگر حاملہ کے پیٹ پر کان رکھ کر سنا جائے تو بچہ کے دل کی دھڑکن کی آواز سنائی دیتی ہے جیسا کہ اکثر آدمیوں کے دل کی دھڑکن کی آواز ہوا کرتی ہے۔ حاملہ کے پیٹ کے بائیں طرف ناف کے قریب کان لگا کر سننے سے آواز سنائی دیتی ہے۔ اگر اس مقام پر آواز سنائی نہ دے تو پیٹ پر ادھر ادھر کان رکھ کر سننا چاہیئے۔ کیونکہ یہ آواز بعض حالتوں میں دیگر مقامات پر بھی سنائی دیتی ہے۔ اگر بچے کا سر نیچے کی طرف ہو تو حاملہ کے دائیں یا بائیں چڈوں کے اوپر یہ آواز سنائی دیگی۔ اگر بچہ کے پاؤں نیچے کی طرف ہوں تو ناف کے قریب آواز سنائی دیتی ہے۔

بعض دفعہ اگر بچہ کے اوپر کی جھلی میں پانی زیادہ ہو تو بھی آواز کم سنائی دیتی ہے آواز کے سننے سے دو فائدے مطلوب ہیں۔ ایک تو یہ کہ حمل ضرور ہے۔ دوسرے یہ کہ بچہ پیٹ میں زندہ ہے۔ کیونکہ اگر بچہ پیٹ میں مر جائے تو پھر آواز کا آنا ناممکن ہوتا ہے ؛

نسخہ جات مانع حمل

آپ اس سرخی کو پڑھ کر حیران ہونگے کہ مانع حمل نسخہ جات کی کیا ضرورت ہے۔ جبکہ اولاد کے خواہشمند مرد و عورت اولاد کی خاطر مارے مارے پھرتے ہیں کوئی کسی دیوتا کی پوجا کرتا ہے۔ تو کوئی پیر و مرشد کی منت کرتا ہے۔ اور فقیروں کی طرح دامن پھیلا کر مانگتے ہیں۔ بعض ویدوں اور حکیموں کے پاس جا کر خوشامد و منت کرتے ہیں کہ خواہ ہماری تمام دولت خرچ ہو جاوے۔ مگر کوئی ایسی دوائی دیں۔ جس سے ہمارے گھر کا چراغ روشن ہو۔

بیشک یہ درست ہے۔ لیکن بعض حالتوں میں ایسے نسخہ جات کی ضرورت بھی پڑ جاتی ہے مثلاً جب کہ ہر سال بچہ پیدا ہو جاتا ہو۔ اس سے دو طرح کا نقصان ہوتا ہے۔ ایک تو عورت کمزور ہو جاتی ہے دوسرے ایسے حمل اکثر ابھی پہلا بچہ دودھ ہی پیتا ہو تو قرار پا جاتے ہیں۔ جس سے سابقہ بچہ کے پرورش کی بجائے خراب دودھ پینے سے بیمار ہو کر مر جانے کا اندیشہ ہوتا ہے اور اکثر ایسے بچے ضائع بھی ہو جاتے ہیں اور ہونیوالا بچہ بھی کمزور ہی پیدا ہوتا ہے۔ وہ یا تو مر جاتا ہے اور اگر زندہ رہے تو طرح طرح کے امراض میں مبتلا رہتا ہے۔ ان حالات میں مانع حمل نسخہ جات کی ضرورت پڑتی ہے:

(۱) پہلا نسخہ تو یہ ہے کہ جس عورت کے ہر سالی بچہ ہوتا ہو۔ اور بچے مر جاتے ہوں۔ یا اگر زندہ بھی رہیں۔ تو کمزور رہتے ہوں۔ تو وہ بچہ پیدا ہونے سے پورے دو سال تک اپنے پتی کا سنگ (مباشرت خاوند سے) نہ کرے اگر اس نسخہ پر عمل کیا جاوے۔ تو کسی دیگر دوائی کی ضرورت نہیں پڑتی۔

(۲) یہ نسخہ بھی بغیر کھانے کی دوائی کے ہے۔ مباشرت کے وقت بعد انزال عورت کو چاہیئے کہ فوراً اٹھ کر کھڑی ہو جائے اور کوئی تنکا یا کپڑے

کی بتی بنا کر ناک میں بھر اوے۔ جس سے خوب چھینکیں آویں۔ اس طریقہ سے حمل قائم نہیں ہوتا۔

(۳) بعد پاکی حیض اگر عورت گھونگھچی بھر خرچی لے تو حمل نہیں ہوتا۔ بلکہ جسقدر گھونگھچیاں کھائی جاویں گی۔ اتنے ہی سال حمل نہ ہوگا لیکن دو سے زیادہ نہ کھاوے۔

(۴) بیبا نجیر کا ایک دانہ بھی کھانا مانع حمل ہے۔

(۵) کا کنج کہ مشابہ مکوکے ہوتا ہے۔ اس کے دو تین دانے شہد میں گھس کر عورت بعد حیض و جماع کھاوے۔ تو حمل ہرگز نہ ہو۔

(۶) بعد جماع اگر مرچ سیاہ کا سفوف اندام نہانی میں کھا ب سے تو حمل ہرگز نہ ہوگا۔

(۷) بعد جماع اندام نہانی میں گوگل کی دھونی دینے سے بھی یہی اثر ہوتا ہے۔

(۸) عقر قرحا کا سفوف بعد جماع فوراً ہی اندام نہانی میں رکھا جاوے تو بھی حمل نہیں ہوتا۔

(۹) اگر مرد مرچ سیاہ و عقر قرحا لیپ قبل از وقت کرلیوے تو حمل نہ ہو۔

(۱۰) عرق پودینہ یا عرق پیاز کا لیپ مرد قبل از وقت کرلے تو حمل نہ ہو۔

حمل کبھی نہ ہو

ہاتھی کا لید نہ رلید) ایک تولہ۔ سرمہ سیاہ ایک تولہ۔ پارہ ۶ ماشہ ان ہر سہ ادویات کو کھرل کر کے حیض شروع ہونے سے تین روز تک بقدر ۳ ماشہ کی پوٹلی باندھ کر فرزجہ کرے۔ اور ۳ ماشہ پانی کے ساتھ تین دن تک کھاوے تو حمل کبھی نہ ہو۔ ہاتھی کا پیشاب پلانے سے بھی یہی اثر ہوتا ہے۔

حمل کی کیفیت

سشرت سنگھتا میں لکھا ہے کہ حمل یعنی گربھ کی شکل پہلے مہینہ میں مانند پتلے کیچڑ کے ہوتی ہے تیسرے ماہ میں وات پت کف کی حرکتوں سے ایک گولا سا بن جاتا ہے اگر یہ گولا گول مثنوی شکل کا ہو تو لڑکے کا حمل ہوتا ہے اگر لمبوترا ہو تو لڑکی کا۔ اگر سوئی کی طرح جسطرح کہ گول پھل کو آدھا کاٹ جائے کا ہو تو نپسک یعنی مخنث کا حمل ہوتا ہے ؛

تیسرے ماہ میں ہاتھ پاؤں اور سر ان پانچوں کی پانچ شاخیں پھوٹ نکلتی ہیں۔ اور اعضاء کے تھوڑے تھوڑے نشانات ظاہر ہونے لگ جاتے ہیں۔ چوتھے ماہ میں تمام اعضاء ہاتھ پاؤں کان ناک وغیرہ ظاہر ہو جاتے ہیں اور اسی ماہ میں جنین کا دل بھی پیدا ہوتا ہے اور اس میں جان پڑ جاتی ہے اسی وجہ سے گربھ یعنی جنین میں جان پڑ جاتی ہے۔ تو عورت کے دو ہردے یعنی دل ہو جاتے ہیں۔ ایک عورت کا اور دوسرا بچہ کا ؛

عورت و بچہ کی خواہش

اس وقت جو خواہش بچہ کرتا ہے۔ وہی عورت کو ہوتی ہے یا جو خواہش عورت کرتی ہے وہ بچہ کی ہوتی ہے۔ ان خواہشات کو پورا کرنے سے بچہ تندرست اور خوبصورت پیدا ہوتا ہے۔ اگر خواہشات کو پورا نہ کیا جائے تو بچہ بیمار رہتا ہے۔ اندھا۔ کبڑا۔ لنگڑا۔ بہرہ گونگا پیدا ہوتا ہے۔ اس واسطے ایسے موقعہ پر عورت کی ہر جائز خواہش کو پورا کرنیکی کوشش کرنی چاہیے مثلاً اگر عورت کا دل کسی دیوتا کی پوجا یا کسی چیز کے کھانے یا پہننے کو چاہتا ہے۔ تو اُسے فوراً پورا کرنا چاہیئے ؛

پانچویں ماہ میں من کو زیادہ گیان ہو جاتا ہے اور بچہ ہلنا شروع ہو جاتا ہے چھٹے ماہ میں بچہ کی عقل پیدا ہو جاتی ہے۔ ساتویں ماہ میں تمام انگ یعنی اعضاء وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں اور آٹھویں مہینے اوج پڑتا ہے۔ یعنی مکمل پرورش ہوتی ہے شاستر میں لکھا ہے کہ اوج کے قائم نہ ہونے سے جو بچہ آٹھویں ماہ میں پیدا ہوتا ہے۔ وہ زندہ نہیں رہتا۔ نانویں اور دسویں اور کبھی کبھی گیارہویں اور بارہویں مہینہ میں بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اگر بارہ مہینے گذر جانے پر بچہ پیدا نہ ہو تو بیماری خیال کریں۔

حمل میں لڑکے یا لڑکی کی پہچان

(۱) اگر کسی حاملہ کا چہرہ خوش رنگ اور طبیعت بشاش ہو اور دائیں آنکھ و دائیں ٹانگ بھاری ہو اور داہنا پستان بہ نسبت بائیں کے بھاری ہو۔ اور بھٹنی کی رنگت قدرے سرخ ہو۔ دائیں پستان میں پہلے دودھ اتر آئے بچہ کی حرکت پیٹ میں دائیں طرف ہو دایاں پاؤں بائیں سے بھاری ہو۔ چلتے وقت دایاں پاؤں پہلے اٹھا دے۔ اور کام کرتے وقت دائیں ہاتھ کو پہلے حرکت دیوے۔ اور ایسی اشیاء کی خواہش کرے جو کہ مذکر ہیں اور خواب میں بھی ایسی اشیاء کو دیکھے یا لیوے۔ مثلاً انار۔ کینہ۔ سیب۔ آڑو۔ سنگترہ۔ خربوزہ۔ کھیرا وغیرہ۔ پھول اگر یہ پسند ہوں گلاب۔ موتیا۔ گیندا وغیرہ بھوک اچھی طرح سے لگ جاتی ہو۔ اور عمدہ عمدہ اشیاء کے کھانے کی خواہش ہو۔ اگر حاملہ کا دودھ ہاتھ پر رکھی ہوئی جوں پر ڈالا جاوے اور وہ زندہ رہے۔ تو سمجھ لینا چاہئے کہ حمل میں لڑکا ہے۔

(۲) اگر حاملہ کا سر بھاری ہو۔ چہرہ پر رونق نہ ہو۔ رنگت پھیکی ہو طبیعت سست۔ نیند بہت آتی ہو۔ بائیں طرف کی ٹانگ اور آنکھ بھاری ہو۔ بایاں پستان بہ نسبت دائیں کے بھاری ہو اور اس کی بھٹنی کی رنگت سیاہ ہو

بائیں پستان میں پہلے دودھ اُترے بچہ کی حرکت پیٹ میں بائیں طرف ہو یا بایاں
پاؤں داہنے سے بھاری ہو۔ چلتے وقت بایاں پاؤں پہلے اُٹھائے اور کام
کرتے وقت بائیں ہاتھ کو پہلے حرکت دے اور ایسی اشیاء کی خواہش کرے
جو کہ مونث ہیں اور خواب میں بھی ایسی ہی اشیاء کو دیکھے یا لے۔ مثلاً تُوری کا جز،
ککڑی اور ناشپاتی۔ لیچی وغیرہ۔ پھول یہ پسند ہوں۔ چنبیلی۔ نرگس۔ کمد وغیرہ
بھوک کم ہو جانے لگے بُری چیزوں مثلاً مٹی۔ کوئلہ وغیرہ کھانے کی خواہش
ہونا۔ حاملہ کا دودھ ہاتھ پر رکھی ہوئی جوں پر ڈالا جاوے تو وہ مرجاوے
اگر یہ علامات ہوں تو سمجھ لو کہ حمل میں لڑکی ہے۔

سشرت میں لکھا ہے کہ جس کے دونوں پسواڑے اونچے ہوں
اور پیٹ آگے کی طرف بدصورتی سے بڑھا ہوا ہو اور مندرجہ بالا دونوں
قسم کی علامات ملی جلی پائی جائیں تو حمل میں مخنث (ہیجڑا) ہے۔

مرضی کے مطابق لڑکی یا لڑکا پیدا کرنا

مرضی کے مطابق لڑکا یا لڑکی پیدا کرنا قانون قدرت کے خلاف نہیں ہے
کیونکہ جب پرماتما نے اسباب ہی ایسے بنا دیئے ہیں کہ جیسے وہ ہوں ویسا ہی
اثر بھی ہوتا ہے۔ اگر عورت کا خون حیض طاقتور ہو۔ اور زیادہ ہو تو لڑکی
پیدا ہوتی ہے۔ اگر مرد کی منی زیادہ طاقتور ہو تو لڑکا پیدا ہوتا ہے۔

مرضی کے مطابق لڑکا پیدا کرنا

اگر آپ کی یہ خواہش ہے کہ لڑکا پیدا ہو۔ لڑکی پیدا نہ ہو تو سب سے پہلے
آپ کو اپنے بیرج کو طاقتور بنانا چاہیئے۔ خاص کر قرار حمل کے دن گھی کی مالش
کرنی اور گھی دودھ کا استعمال کرنا چاہیئے۔ اور منی کو بڑھانے اور طاقت دینے
والی ادویات کا استعمال کرنا چاہیئے۔ بلکہ گربھ دان یا قرار حمل سے ایک ماہ

پیشتر ہی ایسا کرنا چاہیئے۔ اور عورت کو آرتو یعنی خون حیض کو طاقت دینے والی اشیا رتیل کی مالش کرنا۔ یا تیل ملی ہوئی غذا دینی چاہیئے ۔

(۲) شدھ شنان یا خون حیض کے غسل کے بعد چوتھے چھٹے آٹھویں دسویں اور بارہویں دن میں صحبت کی جاوے تو لڑکا پیدا ہوتا ہے ۔

(۳) اگر حیض کے چوتھے دن سے لیکر ہر روز ناگ کیسر کا سفوف بقدر ۶ ماشہ گائے کے تازہ دودھ کے ساتھ عورت کو کھلایا جاوے تو لڑکا پیدا ہوتا ہے ۔

(۴) حمل قرار پا جائے تو پہلے تین ماہ میں لکشمنا اور برگی کو نیل سہدیوی گنگیرن ان میں سے کوئی ایک پیس کر گائے کے دودھ میں گھس کر عورت کے داہنے نتھنے میں تین یا چار بوند گرا دینی چاہیئے اور عورت کو تاکید کر دینی چاہیئے کہ تھوکے مت ۔

(۵) گرگٹ نر کا پتہ بقدر دانہ باکلا کے بعد پاک ہونے حیض کے کھلایا جاوے تو لڑکا پیدا ہوگا ۔

(۶) درخت پیپل کی داڑھی ایک تولہ لیکر اس کا سفوف بنا دیں اور چار پانچ گھوئے کے پیڑے لیکر ان میں رکھ کر حیض کے چوتھے روز کھلا دیں۔ اور اس دن روٹی کھانے کو نہ دیں۔ وہی پیڑے ہی دیں۔ اس رات کو جو حمل قائم ہوگا۔ اس سے ضرور لڑکا پیدا ہوگا ۔

(۷) حمل قرار پانے کے دو ماہ بعد سے عورت گاجر۔ مولی وغیرہ ایسی اشیاء کا استعمال نہ کرے۔ جن کے نام مونث ہوں اور ہر ایک کام و حرکت دائیں جانب سے کرے تو ضرور لڑکا ہوگا ۔

مرضی کے مطابق لڑکی پیدا کرنا

یوں تو ہر ایک یہی چاہتا ہے۔ کہ میرے گھر لڑکا ہی پیدا ہو لیکن لڑکی کے

پیدا ہونے پر کئی لوگوں کا گھر ماتمکدہ بن جاتا ہے۔ تاہم وہ لوگ جن کے گھر کافی لڑکے ہوں اور خاصکر عورتیں ضرور لڑکی کی خواہشمند ہوتی ہیں یا جنکے گھر اولاد ہی نہ ہوتی ہو۔ یا لڑکے ہو کر مر جاتے ہوں۔ تو وہ لوگ خواہش رکھتے ہیں اور پرارتھنا پرماتما سے کرتے ہیں کہ ہمارے یہاں لڑکی ہی پیدا ہو جاوے ویسے اگر لڑکیاں نہ بھی پیدا ہوں تو دنیا کا سلسلہ ہی معدوم ہو جائے اسواسطے لڑکیوں کا ہونا بھی ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ پرماتما نے اصول ہی ایسا قائم کر رکھا ہے کہ لڑکوں اور لڑکیوں کا فعل ہی بافرق بنا دیا ہے اور اصولوں اور علاجوں میں بھی یہی فرق ہے۔ یعنی جو فعل اور اصول و علاج لڑکوں کے واسطے ہیں۔ خلاف اُن کے لڑکیوں کے واسطے ہیں :-

(۱) جس طرح لڑکا پیدا ہونے کیواسطے بیرج کا طاقتور بنانا ضروری ہے اسی طرح لڑکی پیدا کرنے کیواسطے آرتو یعنی خون حیض کا درست اور طاقتور ہونا ضروری ہے۔ عورت کو حیض کے بعد پاک ہو کر غسل کرنے والے دن سے تیل کی مالش کرنی اور تیل ملی ہوئی غذا کھانی چاہیئے ؛

(۲) مردوں کو اس دن سے روغن زرد کی مالش یا روغن زرد کا استعمال منافظ و مولد منی ادویات کا استعمال نہ کرنا چاہیئے ؛

(۳) پاکی حیض کے بعد پانچویں۔ ساتویں۔ نانویں۔ گیارھویں دن میں صحبت کی جاوے تو لڑکی پیدا ہوتی ہے :-

(۴) حمل قرار پانے کے پہلے تین ماہ میں نرمسی کو گائے کے دودھ میں گھسکر عورت کے بائیں نتھنے میں تین چار بوند گرا دینی چاہیئے ؛

(۵) گرگٹ مادہ کا پتہ بقدر دانہ باکلا کے بعد پاک ہونے حیض کے عورت کو کھلایا جاوے تو لڑکی پیدا ہوتی ہے۔

(۶) موصلی سفید اور ناگرموتھا مساوی الوزن کوٹ کر سفوف کر لیں اور بقدر ۳ ماشہ کے عورت کو قرار حمل والے دن کھلایا جاوے۔ لڑکی پیدا

ہوگی۔

(۷) حمل قرار پانے کے دو ماہ بعد سے عورت سیب۔ انگور۔ سنگترہ خربوزہ۔ انار۔ کیلہ وغیرہ نہ کھاوے۔ بلکہ گاجر مولی۔ ناشپاتی کا استعمال کرے اور ہر ایک کام اور حرکت بائیں جانب سے کرے تو ضرور لڑکی ہوگی۔

خوبصورت اولاد پیدا کرنا

خوبصورت اولاد پیدا کرنے کے واسطے ایام حیض سے ہی احتیاط شروع کرنی لازم ہے کیونکہ سب سے پہلے حائضہ عورت کے جو فرائض ہیں ان کو پورا کیا جاوے۔ نہایت پرکار بند رہ کر جب عورت چوتھے دن شدھ اشنان کرے تو سب سے پہلے اپنے خاوند کا درشن کرے۔ یا کوئی خوبصورت تصویر دیکھے۔ اگر کوئی چیز میسر نہ ہو تو اپنا منہ آئینہ میں دیکھے جس وقت گربھادان سنسکار ہو یا خوبصورتی کا تصور کرے۔ جیسا کہ گربھادان کے بیان میں لکھا ہے۔ اور دل کو خوش وخرم رکھے۔ رنج و غم و اضطراب کو پاس تک نہ پھٹکنے دے۔ اور قرار حمل پانے پر حاملہ عورت سے شرت سنگتا کے مطابق دیوتا برہمن اور بزرگوں کی پوجا یعنی خدمت کرے ان کی بے عزتی ہرگز نہ کرے۔ ہر طرح سے پاک وصاف رہے۔ اور ایشور کی یاد کرے۔ دوسروں سے بھلائی کرے رشتہ داروں سے محبت کرے اور جو جھے ماہ جو نسی خواہشات پیدا ہوں۔ ان کو پورا کیا جاوے تو خوبصورت و نیک اولاد پیدا ہو۔

اگر مندرجہ بالا باتوں کے خلاف عمل کیا جاوے تو جو اولاد پیدا ہوگی وہ بدصورت۔ لولی۔ لنگڑی۔ کانی۔ اندھی۔ گونگی۔ بولی اور بدکردار بدمعاش چور اور فتنہ ساز ہوگی۔

حمل کاذب

سنسکرت میں اس کو انستھی گربھ کہا جاتا ہے۔ طب یونانی میں اسکا نام علت ارتجا ہے۔ جب کبھی کسی عورت کو حمل کاذب یعنی جھوٹا حمل ہو جاوے تو بعین حمل کی سی ہی علامتیں ظاہر ہو جاتی ہیں۔ مثلاً خون حیض کا بند ہونا۔ خواہش جماع کا نہ ہونا۔ چہرہ کی رنگت کا بدل جانا۔ بھوک کا کم لگنا۔ پستانوں کا بڑھ جانا۔ رحم کا منہ بند ہو جانا۔ پیٹ کا بڑا ہو جانا۔ مگر یہ حمل صادق نہیں ہے ایک گوشت کا لوتھڑا سا ہوتا ہے۔ جو بعض حالتوں میں حیوانی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اور دردزہ کی طرح درد اٹھ کر خارج ہو جاتا ہے۔ بعضوں کے اندر مدت تک ہی رکا رہتا ہے۔ حمل صادق اور حمل کاذب کی امتیاز اس طرح پر ہوتی ہے کہ اس حالت میں پیٹ سخت ہوتا ہے اور دبانے سے حمل کاذب ادھر ادھر ہو جاتا ہے اور پیٹ میں قراقر و نفخ سا معلوم ہوتا ہے۔ جو کہ اصلی حمل میں نہیں ہوتا۔ سشرت سنگھتا میں اس طرح لکھا ہے کہ اگر نا عاقبت اندیش دو عورتیں باہمی فعل مجامعت انجام دیں تو ایک کا سومیہ یعنی سفید بیرج اور دوسری کا شونت یعنی خون باہم ملکر ان میں سے ایک کے رحم میں داخل ہو کر حمل کاذب ہو جاتا ہے۔ جسکو انستھی گربھ کہتے ہیں۔ چونکہ اسمیں پتا کا بیرج نہیں ہوتا۔ اسواسطے یہ زندہ نہیں ہو سکتا ہے۔ لیکن ڈلن کی رائے ہے کہ ایسا حمل نرم ہڈی والا ہوتا ہے۔

دوسرا سبب یہ ہے کہ اگر حائضہ عورت حیض کے بعد کا غسل کرنے کے بعد خواب میں مجامعت کرے تو وایو (باد) اسکے آرتو (حیض کا خون) کو رحم میں حمل سا بنا دیتی ہے۔ وہ حاملہ کے حمل میں حمل کی سی علامات کے ساتھ ماہ بماہ بڑھتا ہے۔ اور بغیر ہڈی بالوں کے ہو کہ بغیر منی مرد کے بن نہیں سکتے ایک گوشت کا ٹکڑا سا اور کبھی کسی عورت کے سانپ کی شکل سا بچھو کی شکل کا

کے کچھوے کی شکل کا ٹکڑا سا اور کبھی کبھی کے بگڑی ہوئی شکلوں کے مثلاً بغیر سر سے یا دو سرے پیدا ہوتا ہے۔ ان سب کا سبب عورتوں کے پاپ (بھاری گناہ) کا نتیجہ بتایا جاتا ہے۔ طب یونانی کے ماہروں نے ایسا بھی بتایا ہے۔ کہ مادہ رحم بہ سبب حرارت غریزی کے منتشر ہو جاتا ہے۔ جو باعث قبول کرنے نفس حیوانی کا ہوتا ہے۔ دوسرے رحم میں ورم ہو جانے سے حیض کے بند ہو جانے پر یہ مرض ہوتا ہے،

علاج

اس موقعہ پر وہ علاج جو مُردہ بچہ کو خارج کرنے کے واسطے مفید ہو کرنا چاہیئے:

(۱) پھٹکڑی اور مجیٹھ دونوں کو آب حنظل میں کھرل کریں اور بتی بنا کر رحم میں رکھیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

(۲) ابہل یعنی ہاؤ بیر بقدر دو درم سفوف کر کے ہمراہ آب تازہ آدھ سیر کے کھلا دیں:۔

حفاظت حمل کی احتیاطوں کا بیان

جب یہ یقین ہو جاوے۔ کہ کسی عورت کو حمل ہے تو اس کو ہر طرح سے محتاط رہنا چاہیئے۔ اس کا یہ فائدہ ہے کہ ایام حمل میں کسی طرح کا نقص پیدا نہیں ہوتا۔ یعنی اسقاط حمل کا خطرہ درپیش نہیں آتا،،

حاملہ عورت کو حیض کے بعد غسل کرنے کے دن سے ہی ہمیشہ خوشدل اور پاک وصاف رہنا چاہیئے۔ بناؤ سنگار کرنا اور صاف لباس رکھنا چاہیئے غم و غصہ لڑائی جھگڑا بدمزاجی ہرگز نہ کرنی چاہیئے۔ بُرے خیالات سے نہیں انگمں رحمن کہ کوئی خفا کیا گیا ہو، پُرشوں کی سنگت نہ کرنی چاہیئے

اور جن اشیاء سے بدبو آوے یا نفرت ہو اُن سے دُور رہے۔ اسکے علاوہ من کو بگاڑنے والی باتوں اور قصہ کہانیوں کو نہ سُنے۔ خشک خام باسی اور گلی سڑی غذا نہ کھاوے۔ نشہ آور اشیاء مثلاً افیون۔ بھنگ۔ شراب وغیرہ سے قطعی پرہیز کرے اور زیادہ ترش و تلخ اشیاء کو نہ کھاوے۔ گندم کی روٹی دودھ گھی اور مکھن کا استعمال کرے۔ عمدہ غذا و پھل میوے انار۔ سیب۔ ناشپاتی سنگترہ آم وغیرہ کھاوے۔ اسی طرح قابض و ثقیل غذائیں مثلاً چنے کی دال یا باجرے کی روٹی۔ مکی اور موٹھ کی روٹی۔ موٹھ کی کھچڑی وغیرہ۔ آلو۔ اروی۔ سیم کھیرا۔ تر۔ امرود۔ سنگھاڑا۔ شکر قندی۔ نیز اچار چٹنیاں نہ کھاوے اپنی غذا وقت پر کھائے اور خوب چبا کر کھائے۔

باہر پھرنا۔ سُونے مکانوں میں رہنا۔ قبرستان میں جانا۔ درختوں کے نیچے رہنا مناسب نہیں۔ مطلب یہ کہ عورت کو ایسے مقامات پر جہاں خوف کا اندیشہ ہو۔ نہ جانا چاہیئے۔ کیونکہ عورتوں کا دل نرم ہوتا ہے اور خاصکر ایسے موقعوں پر قدرتی طور سے انہیں خوف آنے لگ جاتا ہے۔ اگر عورت کو خوف آجائے تو اسقاط حمل کا اندیشہ ہوتا ہے یا بچہ حمل میں مرجانے کا خدشہ ہوتا ہے اسلئے اس بات کی بھی احتیاط کرنی چاہیئے۔ کہ حاملہ عورت کو جب کسی دوسری عورت کے بچہ پیدا ہونے کا وقت ہو تو وہاں نہ رہنا چاہیئے۔ اور نہ ہی زچہ کی تکلیف یا کسی زچہ کی وفات کا ذکر کرنا چاہیئے۔ جو کہ بسبب بچہ جننے کے واقع ہوئی ہو اور نہ ہی ایسے گھروں میں رہنا چاہیئے۔ جہاں کہ دبائی مرض مثلاً ہیضہ۔ چیچک۔ خسرہ وغیرہ سے کوئی بیمار ہو۔

حاملہ عورت کے واسطے زیادہ بوجھ اُٹھانا۔ دوڑنا یا چیخ کر بولنا۔ چیخ کی آواز سُننا منع ہے۔ زور سے تیل کی مالش کرنا۔ زیادہ محنت کرنا گھوڑے کی سواری کرنا اور رات بہت دیر تک جاگنا منع ہے۔ زیادہ سونا اور بالکل بیکار پڑے رہنا بھی منع ہے۔ معمولی گھر کا کام کاج کرتی رہے پانی کھینچنا یا سیر ہیاں

پڑھنا منع ہے۔ ضرورت ہو تو آرام سے ان کام کو انجام دیوے۔ رشتہ داروں کو عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا چاہیئے۔ حاملہ عورتوں کو رنج پہنچانا یا مارنا سخت محنت کرانا اور ضرورت کے وقت ان کی خواہشات کو پورا نہ کرنا مناسب نہیں۔ حاملہ عورت کو جلاب دینا یا فصد کھلوانا۔ ایسی ادویات دینا جو بہت گرم اور تیز ہوں۔ یا جن میں حمل گرا دینے کی خاصیت ہو بالکل منع ہیں ۔

امراضِ حمل کا بیان اور علاج

حاملہ کی قبض چونکہ مرض قبض جسے آیورویدک میں وشٹنبھ کہتے ہیں تندرست آدمیوں کے واسطے بھی ایک بُری بلا ہے اس سے کئی طرح کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ مگر حاملہ عورت کے واسطے تو قبض کا ہونا بڑا ہی خطرناک ہے۔ کیونکہ اس کا اثر وضع حمل کے موقعہ پر بہت بُرا پڑتا ہے اگر کسی حاملہ عورت کو قبض کی شکایت ہو جاوے تو بڑی احتیاط سے علاج کرنا چاہیئے۔ سب سے عمدہ طریقہ تو یہ ہے کہ وہ غذائیں نہ دی جاویں جو قابض ہوں اگر اس سے آرام نہ ہووے تو یہ علاج عمدہ ہے۔ مربہ ہرڑ کا کھلا کر اوپر سے دودھ پلانا۔ یا گلقند کھلا کر دودھ پلانا۔ گلقند اور بادام ملا کر کھانا اور اوپر سے دودھ پلانا۔ یا صرف بادام روغن دودھ میں ڈال کر پلانا مفید رہتا ہے نیز جلاب ہرگز نہ دینا چاہیئے۔ کہ اسقاط حمل کا خطرہ ہوتا ہے۔ کسٹرائل معمولی مقدار میں دودھ میں ملا کر دینا بھی مفید ہے ::

حاملہ کی متلی اور قے کا علاج

حمل کی وجہ سے عورتوں کو متلی اور قے شروع ہو جاتی ہے۔ اور یہ اگر زیادہ

زیادہ تکلیف دہ نہ ہو تو علاج کی ضرورت نہیں پڑتی۔ کیونکہ اپنی میعاد پر یہ خود بخود ہی ہٹ جاتی ہے ہاں اگر سخت تکلیف ہو تو مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کرنا چاہئے

انار دانہ ایک تولہ۔ نمک سیاہ چھ ماشہ۔ بنسلوچن چھ ماشہ۔ پودینہ چھ ماشہ دارچینی ۲ ماشہ۔ الائچی ۲ ماشہ۔ ان سب اشیاء کو کوٹ اور کپڑ چھان کر کے آب لیموں میں کھرل کر کے جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنا دیں اور بوقت صبح منہ میں رکھ کر چوسیں آرام ہوگا۔ شربت سکنجبین و شربت انار بھی مفید رہتا ہے لیموں کا چوسنا بھی مفید ہے۔

حاملہ کے مُنہ سے پانی جانا

حمل کی علامات میں سے ایک یہ علامت ہے کہ عورتوں کے منہ سے پانی جاتا ہے۔ بعض عورتیں بہت تھوکتی ہیں۔ یہ کوئی مرض نہیں ہے خود بخود آرام ہو جاتا ہے ورنہ چھال کیکر بقدر ۲ تولہ لے کر اس کو ایک سیر پانی میں جوش دیں۔ جب پانی نصف رہ جائے۔ تو اتار کر ۲ ماشہ پھٹکڑی اس میں حل کریں اور اس پانی سے دن میں کئی بار غرارے کریں۔ دوسرے روز پھر نئی دوائی تیار کریں۔

حاملہ کی بواسیر کا عِلاج

لگانے کے واسطے مازو۔ افیون و مسکہ کی مرہم۔ مکھن میں تیار کر کے لگا دیں اور کھانے کیواسطے گلقند یا بادام روغن دیں تاکہ قبض نہ ہو۔

حاملہ کے درد دنداں کا عِلاج

ایسی حالت میں دانت کا نکلوانا سخت منع ہے بس رفت عقر قرحا۔ اجوائن و نمک خوب باریک پیکر دانت پر ملیں آرام ہوگا۔ اگر اس سے آرام نہ ہو تو دار

چندر بھاسکر کے چند قطرے مل دو۔ اگر دانت میں سوراخ ہووے تو روئی کے پھاہے سے چندر بھاسکر اس میں بھر دو آرام ہو جائے گا۔

حاملہ کے سر درد کا علاج

سر درد اگر کسی عارضہ کے سبب ہو تو پہلے اس عارضہ کو دور کرنا چاہیئے اور چندر بھاسکر کی چند بوندیں انگلی سے ماتھے پر مل دینی چاہئیں اور مندرجہ ذیل دوائی کھانے کیواسطے مفید ہے۔ ہرڑ۔ بہیڑہ۔ آملہ۔ ہر سہ سات سات ماشہ۔ گل گلاب۔ اسطو دوس ہر ایک سات ماشہ۔ ترنجبین مصفٰی ۲ تولہ کشنیز ۳ تولہ سب کو کوٹ کر اور چھان کر ان سے دوگنی مصری کا قوام ملا کر چٹنی تیار کریں۔ ایک تولہ صبح ، ایک تولہ شام کھالیا کریں۔

حاملہ کی کھانسی کا علاج

بھارنگی۔ سونٹھ۔ گھ۔ ان کا چورن کر کے گڑ ملا کر بقدر جنگلی بیر کے گولی باندھیں اور کھاویں آرام ہوگا۔ یا اگر خشک کھانسی ہو تو بادام گری ۵۔ منقہ ۷ دانہ۔ ملٹھی آر ڑ ۳ ماشہ۔ الائچی دانہ ۳ ماشہ۔ خشخاس ۳ ماشہ سب کو کوٹ کر گولی بقدر جنگلی بیر باندھیں اور دن میں تین چار گولیاں منہ میں رکھ کر چوسیں۔

حاملہ کی بے خوابی کا علاج

اگر حاملہ عورت کو رات کے وقت نیند نہ آتی ہو۔ بے چینی رہتی ہو تو سر پر روغن کدو کی مالش کرنی چاہیئے۔

حاملہ کے دل کی دھڑکن

اگر دل دھڑکتا ہو۔ اڑتا ہو۔ سانس پھول جاتا ہو۔ تو مربہ سیب یا آملہ

ورق چاندی ملا کر کھانا چاہیئے۔ یا کشتہ عقیق بقدر ۲ رتی ہمراہ شربت صندل یا دُودھ تازہ دینا چاہیئے ؛

حاملہ عورت کے بخار کا علاج

ملٹھی۔ رکت چندن خس۔ جڑ سرسوں۔ اور کنول کی جڑ۔ یہ تمام چیزیں بقدر ڈیڑھ تولہ لے کر ان کا کاڑھا بنا کر شہد ملا کے پیئے تو بخار دور ہو۔ گلو۔ دھنیہ۔ نیم کی چھال۔ سُرخ چندن۔ پدماک۔ یہ سب چیزیں ایک ایک تولہ لیکر کاڑھا بنا کر کھانڈ ملا کر پیئے تو بخار دُور ہو۔ یا عمدہ ست گلو بقدر سات رتی کسی شربت کے ہمراہ یا تازہ پانی کے ساتھ کھلایا جاوے تو بخار دُور ہو؛

حاملہ کے دستوں کا علاج

اگر کسی حاملہ کو دست لگ جاویں۔ تو جامن درخت کی چھلکا اور صندل سفید کمرکٹی۔ دھنیا۔ ناگر موتھا۔ جواسہ۔ بت پاپڑہ۔ ان سب اشیاء کا کواتھ بنا کر دیوے تو دست۔ سنگرھنی۔ پیچش و بخار دُور ہو۔ سب چیزوں کی مقدار مساوی اس قدر لیں کہ سب مل کر ۲ تولہ ہو جاویں۔ پیچش کے واسطے مربہ بل کا چاندی کے ورق ملا کر کھانا مفید ہے۔ دست اور پیچش کے واسطے آم اور جامن کے چھلکے کا کاڑھا بنا کر بھنے ہوئے چاولوں کے ستو لے کر پہلے وہ کھا کر اوپر سے کاڑھا پیوے تو آرام ہو ؛

حاملہ کی مٹی کھانے کی بدعادت دُور کرنے کا طریقہ

اکثر حاملہ عورتیں مٹی یا کوئلے کھانے کی عادی ہو جاتی ہیں۔ یہ چیزیں نقصان دہ ہوتی ہیں اسلئے مستورات کو زبانی انکے نقصانات بتا کر نفرت دلانی چاہئے اور عادت کو چھڑانے کیلئے طباشیر تھوڑی تھوڑی چبانی چاہئے۔ یا کہ مٹی کی جگہ

چھوٹ جاوے مگر طباشیر کی مقدار دن میں ۲ ماشہ سے زیادہ نہ بڑھنی چاہیئے۔

حاملہ عورت کے اپھارہ (نفخ پیٹ) کا علاج

رسوت۔ ہینگ اور نمک سیاہ۔ یہ ہرسہ دودھ میں ڈال کر جوش دیکر پینا چاہیئے۔ دودھ کے علاوہ سب اشیاء کا چورن بناکر گرم پانی سے کھلاویں مقدار خوراک ۲ یا ۳ ماشہ ہونی چاہیئے۔

اسقاط حمل کی تشریح

عام لفظوں میں اسقاط حمل کو حمل کا گر جانا کہا جاتا ہے۔ اور ماہر طب فرماتے ہیں۔ کہ ساتواں مہینہ شروع ہونے سے پہلے اور عموماً تیسرے ماہ سے لیکر اگر عورت کو خون جاری ہوجائے اور درد زہ کی طرح دردیں شروع ہوجاویں تو جنین رحم سے خارج ہوجاتا ہے۔ اس کا نام اسقاط حمل ہے۔

آیورویدک میں اسقاط حمل کے دو درجے مانے گئے ہیں۔ ایک وہ جو کہ چوتھے ماہ تک ہو اور دوسرا وہ جو پانچویں چھٹے ماہ میں ہو۔ پہلے کو گربھ سراب اور دوسرے کو گربھ پات کہا گیا ہے۔ گربھ سراب سے مطلب حمل کا بہ جانا ہے کیونکہ چوتھے ماہ تک آیورویدک میں جنین کے اعضاء نامکمل مانے گئے ہیں اسی وجہ سے سراب یعنی بہنا مانا گیا ہے۔ اور اس کے بعد چونکہ اعضاء سب مکمل ہوجاتے ہیں اس واسطے گربھ پات یعنی حمل کا گرنا مانا گیا ہے۔

ساتویں اور آٹھویں ماہ میں جو بچہ پیدا ہو۔ اسے قبل از وقت پیدائش مانا گیا ہے ان میں سے اگر ساتویں ماہ میں بچہ پیدا ہو تو وہ زندہ رہتا ہے مگر وہ دائم المریض رہتا ہے اور جو آٹھویں ماہ میں پیدا ہو تو وہ ہرگز زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسکے واسطے ہم پہلے بھی لکھ آئے ہیں۔ کہ نانویں ماہ میں جو بچہ پیدا ہو وہ ٹھیک وقت پر پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح نانویں۔ دسویں گیارہویں مہینے

ہونا کوئی نقص کی بات نہیں۔ ان باتوں کو اب یہیں چھوڑ کر اصلی مضمون اسقاط حمل پر آپ کی توجہ دلائی جاتی ہے۔ گرنجہ سراب یا گرنجہ بات کے علامات معلوم ایک ہی ہے۔ اسواسطے آئیندہ اسقاط حمل کے نام پر ہی تشریح کی جاوے گی۔

اسقاط حمل کے اسباب

اسکے اسباب کئی ہیں جن کی تقسیم تین طرح پر ہے۔ ایک یہ کہ حمل کو خود گرانا۔ دوسرے حمل کا خود بخود گرنا۔ تیسرے کسی بیماری کے سبب سے حمل گرنا

قسم اوّل حمل کا خود گرانا

حمل کا خود گرانا ایک نہایت قبیح اور ناجائز کام ہے اخلاقاً وقانوناً ایسا کرنا منع ہے بلکہ خود گرانا جرم ہے جو بدچلن عورتیں اپنی اس کرتوت کی پردہ پوشی کرنے کیلئے حمل کو گرادینا ہی ایک ذریعہ خیال کرتی ہیں وہ جرم کرتی ہیں اور بعض عورتیں اپنے حسن وجوانی کو قائم رکھنے کیلئے اسقاط حمل کرتی ہیں وہ بھی ویسی ہی گنہگار ہیں ان ہردو کو قانوناً سزا ملتی ہے اور عاقبت میں انکی سیہ کاری کسی طرح بھی قابل معافی نہیں ہوتی۔ ایسی عورتوں کے واسطے کوئی علاج تجویز کرنا بھی گناہ ہے بعض لوگ اس قسم کے خیالات رکھتے ہیں کہ آگے اولاد کافی ہے اور جو حمل ہوا ہے اُسے گرا دینا چاہیئے تاکہ اولاد بڑھ نہ جائے۔ وہ مندرجہ بالا دو قسم کی عورتوں کی طرح گنہگار اور مجرم ہیں۔ ان ناعاقبت اندیشوں کو یہ خیال نہیں آتا کہ ہم پرماتما کے اصولوں کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ اگر وہ نیک ہیں۔ اُن کو اپنی عورت سے محبت ہے بار بار بچہ جننے کی تکلیف سے بچانا چاہتے ہیں۔ کثرت اولاد کا بوجھ برداشت کرنے سے قاصر ہیں تو بجائے اسکے کہ قانون واصولوں کی خلاف ورزی کریں صرف اپنے نفس کو قابو میں رکھ کر کچھ عرصہ کیلئے اس کام سے پرہیز کریں۔ ورنہ اسقاط حمل ایک ایسی بلائے بد ہے کہ عورت کی صحت وتندرستی حسن وجمال سب کو خاک میں ملا دیتی ہے ایک پنجابی مشہور ہے کہ ... ایک ...

قدرتی طور پر اگر عورت سے بچہ پیدا کرے تو اتنی تکلیف و نقصان نہیں ہوتا جتنا کہ ایک بار کے اسقاط سے۔ اس حالت میں جبکہ ماں اور بچہ دونوں کی زندگی خطرہ میں ہو تو بغیر اسقاط کے سوائے مایوسی کے کچھ نظر نہ آتا ہو تب کسی لائق ڈاکٹر کے مشورے سے کام کو سرانجام دینا چاہیئے۔ خود بخود کوئی ایسی دوائی استعمال نہ کرنی چاہیئے

قسم دوئم حمل کا خود بخود گر جانا اگر حاملہ عورت کو چوٹ لگ جائے یا پاؤں پھسل کر گر جائے سخت محنت کرے زیادہ رنج و غم و غصہ کرے۔ پیٹ پر لات یا مکا مارا جاوے زیادہ ہنسے حد سے زیادہ خوشی ہو۔ قہقہہ مار کر ہنسے زیادہ کھانا کھائے یا بعد کی ہے یا ایسی سواری کرے جس پر جھکولے لگتے ہوں یا تیز رفتار گھوڑے کی سواری کرے کوئی سخت ناک چیخ یا خبر سنے زور سے اچھلے یا کودے دوڑے کسی بڑے عزیز کی موت پر زیادہ رنج کرے۔ ایام حمل میں خاوند سے زیادہ مجامعت کرے تو اسقاط حمل ہو جاتا ہے۔

قسم سوئم کسی بیماری کی وجہ سے حمل گر جانا

سخت دست یا پیچش کی بیماری سے ہیضہ کی بیماری سے چیچک یا خسرہ کی بیماری سے تیز بخار اور سل کی بیماری سے اسقاط حمل ہو جاتا ہے۔

نوٹ: گرم یا تیز اور ثقیل غذا کھانے سے فصد کھلوانے اور جلاب دینے سے یا کوئی مسقط حمل دوائی کھا لینے سے حمل گر جاتا ہے۔

ان تمام اسباب سے یا ان میں سے کسی کے ہونے سے حمل میں بچہ مر جاتا ہے یا رحم کے اندر سوزش ہو کر حمل اپنی جگہ سے ہل جاتا ہے۔ یا رگوں کا منہ کھل جاتا ہے یا کوئی پردہ یا جھلی پھٹ جاتی ہے اور خون جاری ہو جاتا ہے اور رحم میں ایک قسم کا کساؤ پیدا ہو کر حمل گر جاتا ہے۔

یہ اکثر شاذ و نادر ہی موقعہ آتا ہے کہ عورت کی بے احتیاطی سے یا کسی دیگر سبب کے لاحق ہونے سے اسقاط حمل ہو جائے لیکن بعض عورتیں اسقاط حمل کی عادی ہو جاتی ہیں۔ ادھر حمل ہوا۔ ادھر تیسرے مہینے گر گیا پھر ہوا پھر گر گیا

اسقاط حمل کی علامات

جس عورت کا حمل گر جاتا ہو۔ اُسے حمل گرنے سے پہلے مندرجہ ذیل علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ حاملہ کی طبیعت ناساز ہو جاتی ہے اور دل بیقرار ہو جاتا ہے بدن ٹوٹتا ہے۔ اور جسم اس طرح بھاری ہو جاتا ہے۔ جس طرح کسی سخت محنت کا کام کرنے سے ہو جاتا ہے اور کمزوری محسوس ہونے لگتی ہے۔ کمر میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ اندام نہانی کے منہ میں خون دکھائی دینے لگ جاتا ہے۔ کمر پیٹ ولانوں میں دردِ زہ کیطرح درد اٹھتا ہے جو کبھی کم ہوتا ہے اور کبھی بڑھتا ہی جاتا ہے۔ یہاں تک کہ حمل گر جاتا ہے بعض عورتوں کو اس موقعہ پر قے آنی شروع ہو جاتی ہے۔ اور نبض کی حرکت تیز ہو جاتی ہے اور معمولی سا بخار ہو جاتا ہے۔

یہ تکلیف ہر ایک کو ایک سی نہیں ہوتی۔ کسی کو تو معمولی سی ہوتی ہے اور کسی کو از حد تکلیف ہوتی ہے۔ اکثر دفعہ تو حاملہ اسقاط حمل کے سبب سے مر بھی جاتی ہے۔ کسی کو خون زیادہ جاتا ہے اور کسی کو کم۔ لیکن خون کی کمی بیشی کی ایک اور بھی وجہ ہے کہ اگر حمل خام گر جاوے۔ یعنی تیسرے یا چوتھے ماہ میں گرے تو خون زیادہ آتا ہے اور پانچویں یا چھٹے ماہ میں گرے تو کم آتا ہے جو عورتیں اسقاط حمل کی عادی ہوتی ہیں۔ اُن کو بہ نسبت دوسری عورتوں کے تکلیف کم ہوتی ہے۔

بعض دفعہ اسقاط حمل کی تمام علامات ظاہر ہو کر پھر خود ہی رک جاتی ہیں لیکن یہ شبہ ہوتا ہے۔ جب کہ کسی حاملہ کے حمل میں توام (جوڑے) بچے ہوں ایک بچہ مر جاتا ہے۔ دوسرا زندہ رہتا ہے۔ جو ٹھیک وقت پر پیدا ہوتا ہے اسکے ساتھ ہی وہ مرا ہوا بچہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ لیکن باوجود اس مرا ہوا بچہ کے اندر رہنے کے جو کہ توام ہوں اور ایک زندہ رہے۔ عورت کو کسی قسم

کی تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ اُسے اس مردہ بچہ کے پیٹ میں ہونے کا خیال تک بھی نہیں ہوتا ÷

اسقاط حمل کو روکنے کی تدبیریں اور علاج

اگر عورت اسقاط حمل کی عادی نہ ہو اور خون کم جاتا ہو اور درد بھی معمولی ہو تو اس صورت میں اگر جلدی مناسب تدابیر اور علاج کیا جاوے تو حمل گرنا رُک جاتا ہے ÷

(۱) جس وقت یہ معلوم ہو جاوے کہ کسی حاملہ کو خون کا داغ لگنا شروع ہو گیا ہے اور درد بھی اُٹھنے لگ گئی ہے۔ تو فوراً اسے کسی صاف ستھرے اور ہوادار کمرے میں جہاں کہ کسی قسم کا شور و غل نہ ہو لٹا دینا چاہیئے اور اُسے کسی چارپائی یا چٹائی پر آرام سے لٹا دیں۔ نرم و گرم بسترے کا ہرگز استعمال نہ کریں حاملہ کو ہدایت کر دیں کہ آرام سے لیٹی رہے۔ ہلے جلے نہیں۔ کیونکہ حرکت کرنے سے اسقاط حمل کا رُکنا دشوار ہو جاتا ہے۔ غذا زود ہضم و سرد دیں گرم دوائی گرم کھانا یا گرم پانی ہرگز استعمال نہ کریں +

(۲) گِل مُلتانی کو پانی میں حل کر کے پیڑو پر لیپ کر دینا چاہئے۔ سرد پانی یا برف کا ملا ہوا پانی لے کر اس میں کپڑا تر کر کے پیڑو پر رکھوا دیں اور اندام نہانی پر بھی رکھوا دیں۔ اگر تین تولہ پھٹکڑی کو تین پاؤ پانی میں حل کر کے اس میں کپڑا تر کر کے اندام نہانی کے منہ میں رکھا جاوے تو بہت مفید ہے مگر اس میں احتیاط اس بات کی چاہیئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ خون رُکے نہیں۔ اور اسقاط حمل ضرور ہو جانا ہو۔ تو وہ خون اندر جمع ہو کر موت کا موجب ہو جاتا ہے اس واسطے اندام نہانی کے اندر کپڑا رکھنے کا طریقہ اور جانچ آگے اسقاط حمل میں درج کیا جائے گا ÷ (وہ بغور مطالعہ فرما دیں)

اسقاط حمل ہونے سے پہلے جو درد ہوتا ہے اس کو روکنے کے واسطے

عرق افیون جس کا نام انگریزی میں لاڈی نم ہے۔ اور انگریزی دواخانوں میں ملتا ہے آدھی چھٹانک پانی میں پندرہ بوند ڈال کر پلادیں۔ جب تک درد بند نہ ہو۔ تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد دیں۔ درد بند ہوجائے گا تو اسقاط حمل کا اندیشہ مٹ جائے گا۔

(۴) فرفیون جس کا دوسرا نام حافظ الاطفال بھی ہے لیکر خوب پیس لیں۔ اور تھوڑا سا شہد ملا کر بطور فرزجہ استعمال کیا جاوے تو حمل نہیں گرتا۔

(۵) یاقوت۔ مروارید۔ کہربا۔ مرجان اور سنگ یشب ان میں سے اگر کوئی چیز گلے یا کمر میں باندھی جائے تو حمل کے گرنے کا اندیشہ دور ہوجاتا ہے۔

(۶) کنول کی جڑ۔ نیلوفر کی جڑ۔ اور نیلوفر و ملٹھی یہ چیزیں نو نو ماشہ لے کر دودھ میں ملا کر اسے ٹھنڈا کر کے پینے سے گرتا ہوا حمل بھی رک جاتا ہے۔

(۷) ملٹھی۔ لودھ پٹھانی و آملہ برابر وزن کے لیکر کوٹ چھان کر سفوف بنا دیں اور بقدر ۱ درم لیکر بکری کے دودھ میں تھوڑا سا شہد ملا کر اسکے ہمراہ دیں تو اسقاط ہرگز نہ ہوگا۔

(۸) سنگھاڑہ ناگ کیسر۔ ناگر موتھا۔ کنول کی جڑ۔ ملٹھی۔ ان سب اشیاء کو نو نو ماشہ لیکر جوکوب کریں اور دودھ میں ڈالکر جوش دیں۔ پھر دودھ کو چھان کر ٹھنڈا کر کے تھوڑا شہد ملا کر پلادیں۔ تو گرتا ہوا حمل رک جاوے۔

(۹) کمہار کے چاک کی مٹی۔ گیرو۔ چنبیلی۔ مجیٹھ۔ گل دھاوا۔ رسوت اور رال ان سب کا چورن بنا کر پانچ درم شہد سے عورت کھاوے۔ تو خون بند ہوکر گرتا ہوا حمل رک جاوے۔

(۱۰) بھرنگی (گھریٹی) جانور کے گھر کی مٹی۔ مجیٹھ۔ لجالو۔ کیلا۔ کنول کی جڑ۔ ان اشیاء کو بقدر چھ چھ ماشہ یا زیادہ سے زیادہ ہر ایک دو ماشہ لیکر دودھ میں جوش دے کر ٹھنڈا کر کے پلادیں۔ گرتا ہوا حمل رک جائے گا۔

(۱۱) جن عورتوں کو اسقاط حمل کی عادت پڑ جاتی ہے۔ اور تیسرے مہینہ

چوتھے ماہ حمل کے بعد حمل ان کا گر جاتا ہے۔ ان کو جب علامت اسقاط کی ظاہر ہو جاویں۔ تو حمل کا رکنا دشوار ہو جاتا ہے۔ اس واسطے ان کے لئے بہتر تدبیر یہ ہے کہ سب سے پہلے تو یہ احتیاط کریں۔ کہ اسقاط حمل کے بعد سال ڈیڑھ سال تک خاوند کے نزدیک نہ جاویں۔ تاکہ جلدی حمل ہی نہ ہو۔

اگر رحم میں کوئی بیماری ہے تو اس کا علاج کرا دیں۔ جلدی نہ حمل ہونے سے رحم میں تقویت آ جائے گی۔ اور پھر جو حمل قائم ہوگا وہ گرے گا نہیں دوسرے جب حمل کے گرنے کا موقعہ نزدیک آوے یعنی جس ماہ میں پہلے حمل گرا ہو۔ اس موقعہ پر ان دنوں میں آرام سے لیٹی رہا کرے سخت محنت یا رنج و غم نہ کرے۔ گرم اشیاء کا استعمال نہ کرے اور سرد پانی سے غسل کیا کرے۔ زود ہضم اور تر غذا کھایا کرے

تیسرے یہ کہ جب یہ معلوم ہو جائے کہ حمل ہو گیا ہے۔ یا جنین حرکت کرنے لگے۔ جاوے تو خاوند کے پاس بالکل نہ جاوے۔ اس سے دو فائدے ہیں ایک تو اسقاط حمل نہیں ہوتا۔ دوسرے بچوں کو جو چیچک کی بیماری ہوتی ہے۔ زیادہ تر اسی سبب سے ہوتی ہے۔ کیونکہ جب حمل کی حالت میں مجامعت کی جاتی ہے تو مرد کی منی اور عورت کا خون مل کر بچہ کی غذا ناقص بن جاتی ہے اور چیچک کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جو وقت پر بچوں میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ گویا مرد کو حمل کے قرار پانے سے چوتھے ماہ تک تو ہرگز عورت کے نزدیک نہ جانا چاہیے۔ اگر اسقاط حمل کا خطرہ نہ ہو تو پانچویں اور چھٹے ماہ میں چنداں ہرج نہیں۔ ساتویں اور آٹھویں ماہ میں بھی منع ہے۔

اگر شروع حمل سے ہی بچہ کی ولادت تک پرہیز رکھا جاوے تو اس سے بڑھ کر زیادہ فائدہ مند کوئی بات ہی نہیں۔

اسقاطِ حمل

جب اسقاط حمل کی علامات ظاہر ہوں تو جو عورت اسقاط حمل کی عادی ہو یا جسکے خون بہت جاری ہوجاوے اور درجہ بدرجہ بڑھتا رہے۔ تو سمجھ لو کہ اب ضرور اسقاط حمل ہوگا۔ ایسی صورت میں اسکے روکنے کی تدبیر کرنا فضول ہوتا ہے کیونکہ جب تک مضغہ گوشت یا حمل گر نہ جاوے۔ آرام آنا مشکل ہوجاتا ہے۔ البتہ اسباب کا خیال ضرور رکھنا چاہیئے کہ خون جو جاری ہے وہ کثرت سے نہ بہہ جاوے۔ اگر خون کثرت سے بہیگا۔ تو مریضہ کی جان کا خطرہ ہے اسلیئے جس وقت اسقاط حمل کا وقت قریب ہو۔ علامات ظاہر ہوجاویں خون بہت جاری ہو تو اسکے روکنے کیواسطے عورت کو فوراً کسی چٹائی یا چارپائی پر لٹا کر دیں پانی یا برف سے ٹھنڈا کیا ہوا پانی لیکر اس میں کپڑا تر کرکے اندام نہانی پر اور پیڑو پر بار بار رکھیں۔ اور پہلے جو پھٹکڑی کا پانی بنایا جاچکا ہے۔ اس میں کپڑا تر کرکے اندام نہانی کے منہ میں ڈاٹ لگا دیں ؛

مگر احتیاط اسبات کی لازم ہے۔ کہ کہیں رحم میں زیادہ خون جمع ہونے سے مریضہ مر نہ جاوے۔ اسی واسطے مریضہ کے پاس بیٹھکر دیکھتے رہیں اگر مریضہ کی نبض کمزور ہوجاوے۔ چہرے اور آنکھوں کا رنگ زرد پڑ جاوے پیٹ بھاری ہو تو۔ سمجھ لو کہ اندر خون زیادہ جمع ہو گیا ہے۔ تو فوراً ڈاٹ نکال دو اور سرد پانی سے پیڑو اور اندام نہانی پر کپڑا تر کرکے ٹکور کرو۔

خون بند کرنے کے واسطے پھٹکڑی سوا رتی کھلا کر اوپر سے تھوڑا سا سرد پانی پلا دینا چاہئے یا اس مقدار پھٹکڑی کو آدھی چھٹانک پانی میں حل کرکے پلانا چاہیئے۔ اگر ایک بار کے پلانے یا کھلانے سے آرام نہ ہو تو چار گھنٹہ کے بعد پھر اسی طرح دیں ؛

اگر خون جاری رہے اور حمل ساقط نہ ہو۔ مریضہ کو بہت تکلیف ہو

تو بیج مولی ایک تولہ۔ بیج گاجر ایک تولہ۔ بیج شبت ایک تولہ۔ بیج میتھی ایک تولہ ان سب کو ایک سیر پانی میں جوش دے کر جب تین چھٹانک پانی رہے اتار کر چھان کر اس میں قند سیاہ ملا کر عورت کو پلا دیں۔ مضغہ گوشت خارج ہو جاوے گا۔

گل خیرا ۴ تولہ لے کر ۲ سیر پانی میں جوش دے کر جب آدھ سیر رہ جاوے تو آبزن کروانا چاہیئے۔ تاکہ جلدی مضغہ خارج ہو جائے۔

اس موقعہ پر مریضہ کو کمزوری از حد ہو جاتی ہے۔ اس لئے طاقت بحال رکھنے کے واسطے ایک تولہ شراب برانڈی آدھی چھٹانک پانی میں ملا کر پلا دینا چاہیئے تاکہ طاقت آجاوے۔ اسی طرح جب اس کا اثر کم ہونے سے پھر کمزوری معلوم ہو۔ تو دو تین گھنٹہ کے بعد پھر اسی طرح پلا دیں۔

چائے میں لونگ و دارچینی تھوڑی سی مقدار میں ڈال کر پکا دیں اور تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد بقدر ۶ ماشہ کے پلاتے جاویں۔

اگر اس موقع پر کشتہ سونا بقدر ½ رتی شہد میں ملا کر چٹا یا جاوے تو طاقت بحال ہو جاتی ہے۔

لونگ دو تولہ۔ بیلپل دو تولہ۔ جائفل دو ماشہ۔ کیسر ۶ رتی ان سب اشیاء کو کوٹ کر شہد میں ملا کر بقدر ۶ رتی کے تھوڑے تھوڑے عرصہ بعد کھلا دیں طاقت ہو گی۔

دودھ میں پانی ملا کر اس کو جوش دے کر تھوڑا تھوڑا پلانا بھی مفید رہتا ہے۔ پانی کسی حالت میں بند نہ کرنا چاہیئے۔ اگر چار میسر نہ آسکے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ تو سادہ پانی میں منقہ اور دارچینی و لونگ معمولی مقدار میں جوش دے کر پیاس کے موقع پر تھوڑا تھوڑا پلا دیں۔

اس کے بعد زچہ کی طرح اس کی احتیاط کرنی چاہیئے۔ غذا نرم اور زود ہضم دی جاوے۔ اٹھنے بیٹھنے یا چلنے پھرنے کا بھی پرہیز لازم ہے

اور چند یوم کے بعد جو تھوڑا خون آتا ہے۔ اُسے بند نہ کرنا چاہیئے اور یہ بھی خیال رہے۔ کہ مریضہ کو قبض نہ ہو جاوے ؛

بیان ولادت یا بچّہ کا پَیدا ہونا

اسی مضمون کی ایک کتاب بنام ہدایت نامہ دائیان ہند چھپی ہوئی ہے۔ جس میں بچّہ کی پیدائش سے لیکر بعد تک کے کل اصول درج ہیں۔ اور یہ درج ہے۔ کہ دائی کو کس طرح بچہ جننا چاہیئے۔ اور زچہ بچہ کی حفاظت اور اُن کے امراض و علاج مفصّل طور سے بطریق سوال و جواب درج ہیں اگر آپ مفصل واقفیت بہم پہنچانی چاہیں۔ تو اس کتاب کو خرید کر مطالعہ کریں۔ (قیمت اسکی دو روپیہ) چونکہ ہمارا بھی اس کتاب کوک شاستر کا مدعا بھی یہی ہے کہ ان تمام اصولوں سے واقفیت ہو۔ تاکہ عوام فائدہ اٹھا سکیں۔ اس واسطے یہاں بھی مختصر و مفید باتیں درج کی جاتی ہیں ؛

مکان ولادت

سب سے پہلے اس امر کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ جس مکان میں بچہ پیدا ہونا ہے۔ وہ مکان صاف ستھرا اور ہوادار ہونا چاہیئے۔ اندھیرا نہ ہو بلکہ روشن ہو۔ مکان میں سیلاب نہ ہو۔ سشترت میں لکھا ہے۔ کہ ولادت خانہ کا دروازہ پورب (مشرق) یا دکھن (جنوب) کی طرف ہونا چاہیئے اس واسطے اگر موسم برسات یا سرما کا ہو تو پورب کی طرف منہ ہو۔ اگر گرمی کا موسم ہو تو جنوب کی طرف ہو تو بہتر ہے۔ مکان بہت تنگ نہیں ہونا چاہیئے کشادہ ہو تو اچھا ہے۔ موسم سرما میں اگر مکان کے - - - - اندر

آگ جلائی جاوے تو کوئی ہرج نہیں۔ مگر دھواں جمع نہیں ہونا چاہیئے اور نہ ہی کوئلے جلا کر مکان کے سب دروازے بالکل بند کر دینے چاہئیں تیز ہوا کا آنا جانا بھی درست نہیں ؞

دائی

بچہ کو جنانے کے واسطے جو دائی ہو۔ اس کا لباس صاف ستھرا ہونا چاہیئے دائی طاقت قد ہونی بہتر ہے ۔ نیز ضعیف دائی کے علاوہ ۔ دایہ خوش طبع اور تعلیم یافتہ ہونی چاہیئے۔ یا جو کہ اصول پیدائش سے بخوبی واقف ہو جنانے کیوقت ضروری ہے ۔ کہ اس کے ہاتھ کی انگلیوں کے ناخن ترا شے ہوئے ہوں ؞ ۔

قدرتی ولادت

قدرتی ولادت وہ ہے ۔ جب کہ بچہ خود بخود ہی اپنے وقت پر پیدا ہو جاتا ہے ۔ اس میں نہ تو زچہ کو تکلیف ہوتی ہے ۔ اور نہ ہی دائی کو محنت کرنی پڑتی ہے ۔ لیکن اگر قدرتی ولادت کے خلاف بچہ جننے یا جنانے کی کوشش کی جائے ۔ تو زچہ و بچہ کے واسطے مضر ہوتا ہے۔

قدرتی ولادت میں سہولت کے واسطے حاملہ کو پہلے ہی سے چاہیئے کہ تمام اصولوں کی پابند رہے ۔ اور جب ولادت کے دن قریب ہوں تو دودھ میں گھی ڈال کر پیا کرے یا بادام روغن ۔ تا کہ اندر نرم رہے ۔ اور ولادت کے دن تکلیف نہ ہو ؞

قدرتی ولادت کے تین حصے مانے گئے ہیں ۔ ایک وہ جس میں کہ درد شروع ہو کر رحم کا منہ کھلتا ہے اور دوسرا وہ جس میں کہ بچہ پیدا ہو جاتا ہے اور رطوبت وغیرہ کا اخراج ہوتا ہے ۔ تیسرا وہ جس میں کہ آنول گرتی ہے

ہے۔ جب عورت کے بچہ جننے کا وقت قریب ہو۔ تو دائی کو پاس بلا لینا چاہیے تاکہ وہ ان تمام حالتوں کو دیکھ کر اس کے مطابق کام کرے۔

جب عورت کو درد ٹھہر ٹھہر کر اٹھے اور باقاعدہ آہستہ آہستہ بڑھتا جاوے اور یہ درد کمر سے اٹھ کر جسم کے نچلے حصے میں پہنچے۔ اور کچھ خون کا اجرا بھی ہو جاوے تو سمجھ لینا چاہیے۔ کہ اب بچہ پیدا ہوگا۔ جب پہلا درجہ ولادت کا شروع ہوتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ رحم کا منہ کھلتا ہے اس حالت میں عورت کو کسی طرح کا زور نہ لگانا چاہیے۔ بلکہ ادھر ادھر ذرا پھرنا چاہیے۔ اگر پھر نہ سکے تو کسی چارپائی کو پکڑ کر گھوڑے کی طرح کھڑا ہونا چاہیے اگر اسی اثنا میں عورت کو نیند آجاوے۔ تو سونے سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا بلکہ طاقت آجاتی ہے۔ اور پہلی حالت میں جب تک رحم کا منہ نہ کھلے عورت کو معمولی گرم دودھ پلانا چاہیے۔ دوسری حالت میں گرم دودھ کے پلانے کی ضرورت نہیں۔ اگر اس حالت میں بھوک محسوس ہو تو دودھ ساگودانہ ہلکی غذائیں دینی چاہئیں اور غذا گرم تاثیر والی ہونی چاہیے۔ تاکہ رحم کا منہ جلدی کھل جاوے۔ جب رحم کا منہ کھلتا ہے تو بچہ کا سر نیچے کی طرف نکل آتا ہے۔ اس کے بعد دوسری حالت شروع ہوتی ہے۔

دوسری حالت اس وقت ہوتی ہے۔ جب کہ رحم کا منہ اچھی طرح سے کھل جاتا ہے۔ اب زچہ کو حرکت کرنے سے روک دینا چاہیے اور آرام سے لٹا دیں۔ کیونکہ یہی دوسری حالت بچہ کے پیدا ہونے کی ہے۔

اب زچہ کو بائیں کروٹ لینا چاہیے۔ اگر اس وقت زچہ کو بھوک معلوم ہو۔ تو سرد کیا ہوا دودھ دینا چاہیے۔ گرم دودھ نہ دینا چاہیے اس سے بچہ پیدا ہونے کے بعد خون زیادہ جاری ہو جاتا ہے۔ جب دوسرے درجہ میں اندر سے پانی آنے لگے۔ تو سمجھ لو کہ اب بچہ کا سر بھی باہر آئے گا۔

اس وقت زچہ کو سخت درد ہوتی ہے۔ مگر گھبرانا نہیں چاہیئے۔ اگر بچہ کا سر نکلتے وقت نیچے کی سیون پر بوجھ پڑتا معلوم ہو تو وہاں آہستہ سے ہاتھ کا سہارا رکھنا چاہیئے دبانا نہیں چاہیئے۔ جس وقت بچہ کا سر باہر نکل آوے تو فوراً ہاتھ سے گلے کو دیکھنا چاہیئے۔ کہ کہیں گلے میں نال تو لپٹی ہوئی نہیں ہے۔

نال لپٹی ہوئی ہو تو آہستہ آہستہ گلے سے اتار اندر کی طرف کر دیں ورنہ بچہ کی جان کا خطرہ ہے اگر پیچ زیادہ ہوں اور جلدی نہ کھل سکتے ہوں تو ایک بند بچہ کی ناف کی طرف اور دوسرا بند زچہ کی طرف لگا کر نال کے بند کاٹ دینے چاہئیں۔ اس میں کسی قسم کا اندیشہ نہیں رہتا۔ اگر بچہ کا سر تو نکل آوے اور باقی جسم خود بخود نہ نکلے تو اس حالت میں زچہ کے پیٹ پر ہاتھ پھیر دیں تاکہ درد اٹھ کر بچہ خود بخود باہر آ جاوے اگر ایسا بھی نہ ہو تو فوراً بچہ کو کھینچکر نکالنے کی کوشش نہ کریں۔ اس سے زچہ و بچہ دونو کو تکلیف ہوتی ہے۔ بعض دفعہ بچہ مر جاتا ہے اور عورت کے خون زیادہ جانے لگ جاتا ہے۔ پس لائق دائی بچہ کے سر کے آس پاس سے دونوں طرف دونوں ہاتھوں کی دو انگلیاں اندر داخل کر کے بچہ کی بغلوں میں دے کر آہستہ آہستہ باہر کو نکالے۔ لیکن اس صورت میں ایک عورت زچہ کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر اُسے دبا رکھے نہیں تو خون جاری ہونے کا احتمال ہے جب بچہ کی چھاتی باہر آ جاوے تو زچہ کے کمر کے پاس جو ہاتھ ہے وہ خواہ اُٹھا لیا جاوے۔ مگر پیٹ پر جو ہاتھ ہے۔ وہ ہرگز نہ ہٹا دیں۔ جب تک کہ آنول خارج نہ ہو جاوے۔

جس وقت مندرجہ بالا طریق سے بچہ پیدا ہو جاوے تو فوراً بچہ کو ایک طرف کر لیں یعنی دائیں یا بائیں طرف بٹھا لیں۔ اس سے یہ فائدہ ہو گا کہ بعد ولادت جو زچہ کے اندر سے اکثر دفعہ خون کی دھار بڑے زور سے بہہ نکلتی ہے۔ وہ بچہ کے منہ ناک کان آنکھ وغیرہ میں

نہ لگے گی۔

جس وقت بچہ پیدا ہو اُسے ایک طرف کر کے سب سے پہلے اُس کے منہ میں انگلی ڈال کر دیکھنا چاہیئے کہ اس کے مُنہ میں کسی قسم کی آلائش وغیرہ تو نہیں ہے اگر ہو تو اُسے صاف کر دیں۔ اور بچہ کی نال کاٹ دیں۔ لیکن نال کاٹنے سے پہلے اس امر کا یقین ہونا چاہیئے کہ بچہ روتا ہے کہ نہیں۔ پیدا ہوتے ہی بچہ کا رونا آنا ٹھیک ہے۔ ورنہ سمجھ لو کہ بچہ یا تو مر گیا۔ یا اس کا سانس بند ہو گیا ہے پہلے سانس جاری کرنے کی ترکیب کرنی چاہیئے۔ یعنی سرد پانی کے چھینٹے بچہ کے منہ پر ماریں تو بچہ رونے لگ جائے گا۔ اگر کامیابی نہ ہو تو کسی برتن میں سرد پانی ڈال کر بچہ کو گلے تک اس میں بٹھا دیں اور فوراً اٹھا لیں اس سے بھی کامیابی نہ ہو تو کبھی سرد پانی میں کبھی گرم پانی میں بٹھاؤ اور فوراً اٹھا لو یا بچہ کی پیٹھ پر تھپکیاں دو۔ اور اس کی ناک میں کسی جانور کا پر پھراؤ تاکہ بچہ رو اٹھے۔ بچہ کے سر میں سرد پانی ڈالنا درست نہیں اس سے نقصان ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مرچ سیاہ یا کسی دیگر ایسی تیز چیز کی نسوار دینا بھی نقصان دہ ہے۔ اگر ان مندرجہ بالا طریقوں سے امید بر نہ آئے تو مصنوعی سانس جاری کرنے کا طریقہ استعمال میں لا دیں وہ اس طرح ہے کہ بچہ کو گود میں جھٹ لٹا دیں اور اس کے دونوں بازوؤں کو اپنے ہاتھوں سے پکڑ لیں۔ ذرا اوپر کو اٹھا کر اس کے منہ میں پھونک ماریں اور بچہ کے دونوں بازوؤں کو نیچے پسلیوں کے ساتھ لا کر دبا دیں۔ اس طرح چند بار کریں۔ بچہ سانس لینے لگ جاوے گا اگر ان تمام طریقوں سے سانس جاری نہ ہو تو سمجھ لو کہ بچہ مر گیا ہے۔ لیکن شروع میں سانس نہ لینے سے ہی بچہ کو مردہ خیال نہ کر لینا چاہیئے۔

نال کے کاٹنے کا بیان

جب بچہ رونے لگ جاوے اور یہ تصدیق ہو جاوے کہ بچہ زندہ ہے تو مندرجہ ذیل طریقہ سے نال کاٹنی چاہیے۔ کہ پہلے نال کو بچہ کے پیٹ کی طرف تھوڑا سا سوتنا چاہیئے اور پھر ناف سے تین انگلی اوپر کی طرف کسی فیتہ یا ڈوری دھاگے سے کس کر باندھ دیں۔ لیکن خیال رکھیں کہ کہیں زور سے باندھنے سے نال کٹ نہ جاوے۔ پھر پہلے بند سے ایک انگل کے فاصلے پر اس طرح کا ایک اور بند لگا دیں اور دونوں بندوں کے درمیان میں سے کسی تیز قینچی سے کاٹ دیں۔

نال کاٹنے کی دیگر احتیاطیں

اگر بچہ پیدا ہو کر رونے نہ لگ جاوے اور اس کے منہ اور آنکھ سب نیلے پڑ گئے ہوں اس کی نال اس طرح کاٹیں کہ زچہ کی طرف بند لگا دیں اور بچہ کی ناف کی طرف بند نہ لگا دیں۔ تین انگل چھوڑ کر کاٹ دیں جب تقریباً ایک تولہ کے خون نکل جاوے تو فوراً بند لگا دیں۔ اس سے نیلا پن دور ہو جاتا ہے۔ اور بچہ رونے لگ جاتا ہے۔ ورنہ پہلی طرح تمام باتیں مسرد پانی کے چھینٹے لگانا وغیرہ کریں۔

سشرت میں جہاں نال کاٹنا لکھا ہے وہاں یہ درج ہے کہ بچہ کی نال ناف سے آٹھ انگل کے فاصلے پر سے کاٹنی چاہیئے۔ بہر صورت ۲ انگل سے کم اور آٹھ انگل سے زیادہ فاصلہ نہ ہونا چاہیئے۔

نال کاٹتے وقت دونوں طرف بند ضرور لگانے چاہئیں۔ بچہ کی طرف جو بند لگایا جاتا ہے۔ اس کا یہ فائدہ ہے کہ بچہ کے اندر سے خون نہیں جاتا ورنہ اجرا خون سے بچہ کے مر جانے کا اندیشہ ہوتا ہے اور زچہ کی طرف جو

لگایا جاتا ہے۔ اس سے یہ فائدہ ہے کہ خون جاری نہ ہونیکے سبب سے آنول بھاری ہوکر جلدی خارج ہوجاتی ہے۔ اور بعض دفعہ اگر اور بچہ پیٹ میں ہو تو وہ صحیح سلامت رہتا ہے۔ ورنہ نال سے خون جاری رہنے سے وہ مرجاتا ہے۔

اب بچہ کو نیم گرم پانی سے غسل دیکر کسی صاف کپڑا سے پونچھ کر صاف کردیں۔ اور کسی کپڑا میں لپیٹ کر رکھیں سشرت میں تو اس طرح لکھا ہے۔ کہ نال کاٹنے کے قبل سیندھے نمک اور گھی سے بچہ کے منہ کو صاف کرے پھر روئی کا پھایہ گھی میں بھگو کر اس کے تالو میں رکھے۔

غسل کے بعد شہد گھی اننت مول اور براہمی کا رس اور اس میں خشخاش بھر سورن کا چورن (مرگانک یا سونے کے ورق) ملا کر بچہ کو انگلی سے تھوڑا تھوڑا چٹا دیں۔

اگر ایسا نہ کرسکیں تو صرف شہد اور گھی ملا کر سونے کی سلائی سے چٹائیں یہ بھی مفید ہے۔ پیٹ کو صاف کرتا ہے۔ شہد اور گھی مساوی الوزن نہ ہوں۔

ولادت کا تیسرا درجہ آنول کا گرنا ہے۔ اس وقت کی بے احتیاطی سے زچہ کی جان کا خطرہ ہوتا ہے۔ بچہ کے پیدا ہونے کے بعد قدرتی طور پر ۱۵ یا ۲۰ منٹ تک آنول خودبخود گر جاتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ ۲ گھنٹہ تک خود بخود گر جانی چاہیئے۔ آنول کا جلدی نہ گرنا یا اس کا کوئی حصہ اندر رہ جانا ایک خاص نقص ہوتا ہے۔ لیکن دائی کو احتیاط رکھنی چاہیئے۔ کہ اندر ہاتھ ڈال کر آنول کو کھینچ کر اسے نکالنے کی کوشش نہ کرے۔ کیونکہ اس طرح کرنے سے زچہ کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔ خون جاری ہو جاتا ہے۔ اور زچہ مر جاتی ہے۔

البتہ جب بچہ پیدا ہوجاوے تو پیٹ پر سے ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیئے۔ بلکہ اسی طرح دبا کر بیٹھی رہے۔ جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے۔ اس عرصہ میں خودبخود دو تین بار درد اٹھ کر آنول خارج ہو جاتی ہے۔ آنول خارج کرنے کے واسطے

دائی اپنا بایاں ہاتھ ترچھا کر کے زچہ کے پیٹ پر رکھ کر نیچے کی طرف آہستہ آہستہ دبائے تاکہ آنول گر جائے اور آنول گر جانے کے بعد بھی تھوڑا عرصہ اسی طرح پیٹ کو دبا رکھنا چاہیئے۔ تاکہ رحم کے اندر سے کوئی خون کا چھچھڑہ وغیرہ ہووے تو وہ بھی نکل آوے ؞

اگر آنول آدھ گھنٹہ تک نہ نکلے تو مندرجہ ذیل طریق اختیار کرنا چاہیئے سفوف ارگٹ جو ایک انگریزی دوائی ہے۔ بقدر ۱۰ رتی کے تھوڑے سے پانی میں ملا کر پلا دو۔ اس سے زچہ کو درد اٹھ کر رحم سخت ہو جاوے گا اور آنول گر جاوے گی۔ اگر ایک بار کے دینے سے فائدہ نہ ہو تو آدھ گھنٹہ بعد اسی مقدار میں پھر دے دو۔ ضرور آنول خارج ہو جاتی ہے ؞

(۲) زچہ کے سر کے بال اس کے منہ میں ڈال دیں۔ اور حلق تک پہنچائیں تاکہ ابکایاں شروع ہو جائیں۔ اس سے آنول خارج ہو جاتی ہے ؞

(۳) جند بیدستر ۳ رتی کھلانا یا اس کی دھونی دینا مفید رہتا ہے ؞

(۴) نکچھکنی کا سفوف شہد میں ملا کر ناک میں نسوار دیں۔ چھینک آنے پر ناک کو ذرا روک کر نیچے کی طرف زور لگایا جاوے تو آنول گر جاتی ہے

(۵) حنظل یعنی تماں کا گودا اور کٹھ تلخ کا ضماد پیڑو پر کرنے سے آنول خارج ہو جاتی ہے ؞

(۶) سانپ کی کینچلی کی دھونی دینے سے آنول خارج ہو جاتی ہے ؞

(۷) گلخیری ۶ ماشہ۔ بابونہ ۶ ماشہ۔ ہر دو کا جوشاندہ بنا کر پلانے سے آنول خارج ہو جاتی ہے ؞

آنول خارج ہو جانے کے بعد زچہ کو چارپائی پر چت لٹا دینا چاہیئے اور وہ ادھر ادھر حرکت نہ کرے اور اس کے قریب یا ارد گرد شور و غل نہ ہونا چاہیئے تاکہ وہ آرام سے سو رہے۔ اس وقت زچہ کا سونا نفع مند ہوتا ہے آنول کے نکلنے کے بعد اگر زچہ کے پیٹ پر نرم کپڑے کی پٹی باندھ دی جائے اور تو

تو دس روز بندھی رہے۔ تو بڑا فائدہ ہوتا ہے ؛

عسرِ ولادت یا جننے کی دشواری

عسرِ ولادت سے یہ مراد ہے۔ کہ جننے کے وقت زچہ کو بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ دردیں اُٹھ اُٹھ کر رہ جاتی ہیں۔ اور بچہ پیدا نہیں ہوتا۔ اسکے اسباب بہت سے ہیں۔ جنکی تشریح کے واسطے نصف حصہ کتاب کا تیار ہوتا ہے۔ اگر آپ ان تمام اسباب و تدابیر سے واقف ہونا چاہتے ہیں۔ تو کتاب ہدایت نامہ دائیان ہند منگوا کر ملاحظہ فرمائیں۔ یہاں کچھ تشریح اور صرف چند مفید نسخہ جات درج کئے جاتے ہیں۔ تاکہ عوام فائدہ اُٹھا سکیں ؛

اگر درد کو شروع ہوئے دس گیارہ گھنٹے گذر گئے ہوں اور بچہ پیدا نہ ہو تو اس وقت مندرجہ ذیل ادویات کا استعمال کرنا لازمی ہے۔ لیکن دائی کے واسطے مناسب ہے۔ کہ پہلے دیکھ لے کہ حمل ادھر اُدھر تو نہیں ہوگیا ہے۔ اگر درد سرد پڑ جاویں اور بچہ پیدا نہ ہوتا ہو تو ایک انگریزی دوائی جسکو ایرگا کوائنیا کہتے ہیں بقدر ایک رتی کے تازہ پانی سے کھلا دیں۔ ایک دو گھنٹہ تک بچہ پیدا نہ ہو تو ایک پڑیہ اور کھلا دیں۔ بس تیسری پڑیہ کی ضرورت ہی نہیں پڑتی اس دوائی کے کھانے سے رحم کے مُنہ کی سختی دُور ہو کر نرمی آجاتی ہے۔ اور اگر رحم کا مُنہ بند ہو تو اُسے کھول دیتی ہے۔ درد سرد پڑ گئی ہو۔ اُسے پھر سے شروع کر کے بڑھا دیتی ہے۔ مگر اس درد سے کسی قسم کی تکلیف بھی نہیں ہوتی اور یہ دوائی جب ولادت کا وقت قریب ہو اور جننے میں دشواری معلوم ہو تو فوراً کھلا دو۔ اس سے کسی قسم کا اندیشہ نہیں ہے۔ بلکہ اگر دشواری نہ بھی ہو تو معمولی طور پر بھی اگر بچہ پیدا ہونے کا وقت ظاہر ہو تو اس دوائی کو بلا خوف استعمال کر سکتے ہیں۔ یہ دوائی رحم کو طاقت دیتی ہے۔ اور کھانے کے بعد

گھنٹہ بعد بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔ زچہ کو بالکل تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ معلوم بھی نہیں ہوتا کہ بچہ جنا ہے۔ نیز اگر کزدر زچہ کو کھلائی جائے۔ تو بعد وضع حمل کے وہ تندرست دکھائی دیتی ہے۔ بیشک یہ دوائی بڑی مفید ہے۔ مگر دیہات میں جہاں یہ دوائی نہ مل سکتی ہو۔ یا کسی نے ایسے موقع کیلئے گھر میں نہ رکھی ہو تو مندرجہ ذیل ادویات کا استعمال کریں:

(۱) نکھ اور مرچ کو پانی میں پیسکر اور ارنڈ کا تیل ملا کر پیڑو پر لیپ کر دینا چاہیئے:

(۲) پٹھکنڈا اور چرچٹہ کی جڑھ کو پانی میں پیس کر اندام نہانی پر لیپ کرنا چاہیئے:

(۳) سانپ کی کینچلی کی دہونی دینی چاہیئے:

(۴) دارچینی ۴ ماشہ۔ سونف ۴ ماشہ۔ دونوں کا کاڑھا کر کے پلانے سے بچہ جلدی پیدا ہو جاتا ہے:

(۵) کبوتر کی بیٹ کا ضماد ناف پر کریں اور تھوڑی سی پانی میں حل کر کے پلا دیں:

(۶) کینچوا یعنی گنڈووا بقدر ایک رتی لیکر پان میں رکھ کر حاملہ کو کھلائیں اگر درد سرد پڑ گئی ہو تو اس سے تیز ہو کر بچہ جلدی پیدا ہو جاتا ہے:

(۷) نوشادر اور پودینہ۔ ان دونوں کو پیسکر بتی بنا کر اندر داخل کرنے سے بچہ جلدی پیدا ہو جاتا ہے:

(۸) گھوڑے کے ناخن کی دھونی دینا مفید ہے:

(۹) تخم گاجر۔ سوئے۔ سونف۔ میتھی۔ بنفشہ۔ ملٹھی۔ دارچینی دو دو ماشہ سب چیزوں کو پانی میں جوش دے کر پلانے سے بچہ جلدی پیدا ہوتا ہے:

(۱۰) مہندی کے پتے خوب باریک پیسکر بقدر ایک تولہ کھلا کر اوپر سے گرم پانی پلا دیں۔ بچہ جلدی پیدا ہوگا:

(۱۱) پودینہ - پرسیاؤشاں - دارچینی - تین تین ماشہ لے کر جوشاندہ بنا کر پلانے سے بچہ جلدی پیدا ہو جاتا ہے۔

(۱۲) گدھے کے ناخن کی دھونی دینا مفید ہے۔

(۱۳) کاک جنگھا کی جڑ یا اپامارگ (چرچٹہ) کی جڑ کمر میں باندھنے سے ولادت میں آسانی ہوتی ہے۔

زچہ کی حفاظت

ولادت کے بعد زچہ کو ایک عمدہ بستر چارپائی پر بچھا کر لٹا دینا چاہیئے کمرے میں شور و غل ہرگز نہ ہونا چاہیئے۔ زچہ کو اگر اس وقت نیند آجائے تو اچھا ہے۔ اس موقعہ پر اجوائن تھوڑی سی لیکر اس کو پانی میں ڈال کر جوش دینا چاہیئے۔ اور اس پانی میں تھوڑا سا روغن زرد ملا کر پلانا چاہیئے یا اگر صرف اجوائن کا پانی ہی پلایا جائے تو بہتر ہے۔

اس موقعہ پر اگر قند سیاہ۔ سونٹھ۔ اجوائن گھی ملا کر تھوڑا سا عورت کو کھلایا جاوے۔ تو اچھا رہتا ہے۔ اگر موسم زیادہ گرمی کا ہو۔ تو سونٹھ یا تو کم ڈالیں یا بالکل نہ ڈالیں۔

اندام نہانی کو سینکنا بھی مفید رہتا ہے۔ اس واسطے اینٹ کو تپا کر جو عورت سہار سکے کسی کپڑے میں لپیٹ کر اندام نہانی پر کپڑا رکھ کر اسے سینکنا چاہیئے ان ایام میں چلنا پھرنا ہرگز نہیں چاہیئے۔ بلکہ آرام سے لیٹی رہے تیسرے چوتھے دن اُٹھ کر تھوڑا تھوڑا بیٹھنا شروع کر دے تو کوئی ہرج نہیں۔

ٹھنڈے پانی سے نہانا بالکل منع ہے۔ بلکہ پانچ چھ یوم تک تو ٹھنڈا پانی پینے کے واسطے ہرگز نہ دیں۔ گرم پانی اجوائن کا پانی پینے کے واسطے دیں پانچ چھ یوم کے بعد نیم گرم پانی دیں۔ دس بارہ روز کے بعد تازہ پانی جو کہ ٹھنڈا

نہ ہو دے سکتے ہیں ٭

اِمراض زچہ کا علاج

بچہ پیدا ہونے کے بعد جو مرض عورت کو ہوتے ہیں۔ انہیں سوت کا روگ کہا جاتا ہے۔ یا امراض زچہ۔ اس کے اسباب اکثر بداعتدالی و بدپرہیزی ہوا کرتے ہیں ٭

سُوت کا روگ (امراض زچہ) کے علامات

اعضاء شکنی یا اعضا میں درد۔ بخار و کھانسی۔ پیاس کی شدت۔ بدن کا بھاری ہونا۔ پیٹ میں درد۔ پیٹ کا پھولنا۔ دست لگ جانا۔ سوجن ہونا۔ کمزوری کا ہونا کھانے سے نفرت اور غنودگی کا آنا۔ یہ سبھی علامات پرسوت روگ کی ہیں قوت ہاضمہ کا کمزور ہونا۔ انکے علاوہ بلغم و بادی امراض و علامات ظاہر ہو جاتی ہیں ٭

علاج

سب سے پہلے اس بات کا خیال رکھیں۔ کہ زچہ کو بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون جاتا ہے۔ وہ بند نہ ہو جاوے۔ اس کی میعاد اگر لڑکے کی ولادت ہو تو ۲۰ سے ۳۰ دن تک اور اگر لڑکی ہو تو پینتیس یا چالیس یوم تک ہے۔ اگر کسی بدپرہیزی سے بیڑ دیا ناکام نہانی پر سرد پانی کے لگ جانے سے سرد پانی سے غسل کرنے سے زیادہ سرد پانی پینے سے بند ہو جاوے تو اسے جاری کرنا چاہیے۔ اس کے واسطے بیڑو پہ سینک کرنا بھپارہ دینا نہایت مفید ہے۔ تخم بادیاں۔ تخم کرفس۔ تخم سوئے ہر یک پانچ تولہ ان کا کاڑھا دیں۔ مفید ہے ٭

پردر یعنی جریان خون

بعض دفعہ بچہ پیدا ہونے کے بعد اگر رحم اچھی طرح نہ سکڑ جاوے یا کوئی دیگر سبب ہوجاوے تو خون زیادہ مقدار میں چلنے لگ جاتا ہے جس کی وجہ سے چہرہ زرد پڑ جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سرد ہونے لگ جاتے ہیں جسم پر سرد پسینے (تریلی) آتے ہیں۔ نیز زچہ کمزور ہوجاتی ہے۔ خون زیادہ بہہ جاوے اور مرض بڑھ جائے تو آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ تمام جسم میں تشنج سا ہوکر زچہ کے مر جانے کا اندیشہ ہوجاتا ہے۔

عِلاج } موصلی سفید ۴ تولہ۔ شاقل ۴ تولہ۔ پرساؤ شاں ۴ تولہ۔ ثعلب ۴ تولہ کاہل ۴ تولہ۔ سمندر سوکھ ۴ تولہ۔ مازو ۴ تولہ۔ گل دھاوا آٹھ تولہ کمرکس ۸ تولہ لودھ پٹھانی ۸ تولہ۔ بھاکھڑو ۸ تولہ۔ گوند کیکر ۸ تولہ۔ گوند ببھری ۸ تولہ ددنوساری ۸ تولہ طباشیر ۲ تولہ۔ الائچی خورد ۲ تولہ۔ بادام مغز نارجیل چھوہارا کشمش یہ اشیا ضرورت وحیثیت کے موافق ڈالیں۔ روغن زرد ایک سیر۔ کھانڈ ایک سیر اور آرد گندم حسب ضرورت ڈال کر بطور پنجیری کے تیار کریں۔ اس میں جو گوند ہے اُسے پہلے علیحدہ گھی میں بھون لینا چاہیئے۔ اور باقی اشیاء کو کوٹ چھان کر تیاری کے وقت بیچ میں شامل کریں۔ اس کی مقدار خوراک آدھی چھٹانک تک چند روز تک کھلا دیں۔

پرسوت روگ کے واسطے مفید ادویات

(۱) شنگرف سے نکالا ہوا پارہ ایک تولہ۔ گندھک مصفیٰ ایک تولہ کشتہ ابرک سیاہ ایک تولہ۔ کشتہ تانبا ۶ ماشہ۔ ان سب اشیاء کو گورکھ منڈی بوٹی کے رس یا کاڑھے میں کھرل کرکے دو دو رتی کی گولی بنا دیں۔ اور سایہ میں خشک کریں

ضرورت کے وقت دودھ کے ہمراہ ایک گولی دیں۔ یہ دوائی بخار۔ شدت پیاس دمہ کھانسی اور سوجن کو دور کرتی ہے۔ کھانے کی خواہش کو بڑھاتی ہے ۔

(۲) سوہاگہ کھیل کیا ہوا ہٹ نگرف سے نکالا ہوا پارہ۔ گندھک مصفیٰ کشتہ سونا۔ کشتہ چاندی۔ جائفل۔ جاوتری۔ لونگ الائچی۔ دھاوے کے پھول کوڑے کی چھال۔ اندرجو۔ پاڑھل۔ ککڑ سنگی۔ انیس۔ اجوائن یہ سب ادویات برابر وزن لیکر پرسارنی کے رس میں کھرل کرکے چار چار رتی کی گولی بنائیں ہر روز صبح کے وقت ایک گولی پرسارنی کے رس کے ساتھ یا دودھ کے ساتھ کھانے سے تمام پرسوتا روگ دور ہو جاتے ہیں یعنی بخار۔ سوجن۔ سنگرہنی تلی۔ دست۔ کھانسی۔ دمہ دور ہوتے ہیں ۔

(۳) پارہ مصفیٰ۔ گندھک مصفیٰ۔ کشتہ فولاد۔ کشتہ ابرک سیاہ۔ جاوتری نمک سیاہ۔ یہ سب ادویات برابر وزن لیکر بکری کے دودھ میں کھرل کرکے بقدر ۲ رتی کے گولیاں بنا دیں۔ ایک گولی ہر روز دودھ کے ہمراہ کھا دیں تمام سوت کے روگ دور ہو دیں ۔

(۴) دشمول کا کاڑھا کرکے اس میں گھی ملا کر پلا دیں۔ تو سوت کا روگ دور ہو جائے گا ۔

(۵) گلو۔ سونٹھ۔ سہنجنہ کی چھال۔ پیپل۔ پیپلا مول۔ چب۔ چترک۔ بیتر بالا۔ یہ آٹھوں ادویات اتنی لیں کہ سب مل کر دو تولہ ہو جاویں۔ پھر ان کا کاڑھا کرکے جب تھوڑا سا رہ جاوے تو شہد ملا کر پلا دیں ۔

(۶) دیودار۔ بچ۔ کتھ۔ پیپل۔ سونٹھ۔ چرائتہ۔ کائپھل۔ ناگرموتھ۔ کوڑ۔ دھنیا ہرڑ۔ گج پیپل۔ دھمانسہ۔ گوکھرو۔ جواسہ۔ کٹیلی۔ اتیس۔ گلو۔ کاکڑا سنگی۔ زیرہ سیاہ یہ سب اشیاء ۳-۳ ماشہ لے کر ۱۶ گنا پانی ڈال دیں۔ جب آٹھواں حصہ پانی باقی رہے۔ تو نمک سیاہ اور بھونی ہوئی ہینگ تھوڑی سی ملا کر مریضہ کو پلا دیں۔ اس نسخہ کے پرسوت روگ دور ہو دیں ۔

(۷) گل بنفشہ ۵ ماشہ۔ عنب الثعلب ۵ ماشہ۔ بادیان ۵ ماشہ۔ پرسیاؤشاں ۵ ماشہ۔ بیخ کرفس ۵ ماشہ۔ تخم خطمی ۵ ماشہ۔ ملٹھی ۵ ماشہ۔ ان سب اشیاء کو تین پاؤ پانی میں بھگو کر اور جوش دے کر جب تیسرا حصّہ باقی رہ جاوے تو اس میں دو تولہ گلقند ملا کر پلا دیں۔ یہ یونانی نسخہ ہے۔ بعض دفعہ اس میں ۲ تولہ گلقند کے ہمراہ ۲ تولہ شربت بزوری بھی شامل کر لیا جاتا ہے۔

(۸) سونٹھ ۱ تولہ۔ فلفل سیاہ ۲ تولہ۔ فلفل دراز ۳ تولہ۔ سینہ صاف ۶ ماشہ۔ جاوتری ۲ تولہ۔ نیلا تھوتھا بریاں ۲ تولہ سب اشیاء کو برگ سنبھالو کے رس میں ایک پہر تک کھرل کر کے چنے کے برابر گولی باندھیں اور ایک گولی شہد کے ساتھ کھلا دیں۔ تو پرسُوت روگ دُور ہوگا۔

بچّہ کی پرورش کے اصُول

(۱) جس وقت بچہ پیدا ہو۔ اس وقت اچھی طرح اس کے بدن کو صاف کرنا چاہیئے تاکہ کسی قسم کی آلائش اس کے بدن پر نہ رہے۔

(۲) بچہ کو اسی وقت نیم گرم پانی سے غسل کرا دیں۔ اور کسی صاف کپڑے سے اس کا بدن پونچھ دیں۔ اور تل کا تیل تھوڑا سا مل دیں۔ بعد ازاں بچہ کو ہر روز نیم گرم پانی سے غسل کرانا چاہیئے۔ اگر موسم گرما ہو تو دھوپ میں گرم کیئے ہوئے پانی سے غسل کرا دیں۔ بچہ کے سر پر زیادہ پانی نہیں ڈالنا چاہیئے اگر بچہ بیمار ہو تو غسل سے پرہیز لازم ہے۔

(۳) اس بات کا ہر وقت خیال رہے کہ بچہ کو ہوا نہ لگ جائے یعنی بستر میں یا ماں کی گود میں جب بچہ گرم ہو تو فوراً باہر نہیں نکال لینا چاہیئے یا یہ کہ غسل دیکر ہوا میں نہیں رکھنا چاہیئے۔

(۴) جب بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو تھوڑی دیر بعد اسے ایک پتلا سا سیاہ رنگ کا دست آتا ہے۔ اگر وہ خود بخود نہ آوے تو ۱ ماشہ کسٹرائل عمدہ۔ اور دو

ماشہ خالص شہد ملاکر چٹائیں۔ تاکہ دست کھل کر آجاوے۔ یا جمن گھٹی تیار کر کے دیویں۔ نسخہ نیچے درج کیا جاتا ہے:۔

نسخہ جمن گھٹی

سونف۔ املتاس۔ اجوائن۔ ہرڑ کلاں۔ منقہ۔ الائچی دانہ۔ گل گلاب عناب۔ ملٹھی۔ یہ چیزیں تھوڑی مقدار میں لیکر کسی مٹی کے کوزہ میں بھگو کر آگ پر جوش دیں اور پانی نتار کر اس میں کھانڈ ڈال کر بچہ کو تقریباً چھ ماشہ پلادیں اور دن میں دو تین بار دیں۔ اگر بچہ بڑا ہو تو مقدار بڑھا سکتے ہیں۔ یہ خوراک تو ایک دو دن کے بچہ کے واسطے ہے:۔

(۵) بچہ کو چار روز تک پاخانہ سیاہی مائل آتا ہے۔ اسکے بعد زردی اختیار کرتا ہے۔ اگر ان ایام میں قبض ہو۔ تو جمن گھٹی یا کسٹرائیل دیں:۔

(۶) بعض دفعہ زچہ کو دو تین روز تک دودھ نہیں اُترتا۔ اس صورت میں بچہ کو گائے کا دودھ دے سکتے ہیں۔ مگر اس طرح دینا چاہیئے۔ کہ جتنا دودھ ہو اتنا ہی پانی ڈال کر اُسے گرم کریں۔ زیادہ جوش دینے کی ضرورت نہیں جب گرم ہو جاوے تو کھانڈ ملا کر تھوڑی مقدار میں پلائیں۔ لیکن جب ماں کا دودھ اُتر آئے تو پھر اس حالت میں بچہ کو دوسرا دودھ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ ماں کا دودھ بچہ کی قدرتی غذا ہے:۔

(۷) بچہ کو دودھ پلانے کے واسطے یاد رکھیں کہ پہلے تین دنوں میں بچہ کو اگر بچہ تندرست ہو، تو ہر تین گھنٹہ کے بعد دودھ پلانا چاہیئے۔ اگر کمزور ہو تو دو گھنٹہ کے بعد جب بچہ بڑا ہو جاوے۔ تو دودھ دینے کے وقت میں احتیاط رکھنی چاہیئے۔ پیدائش کے ہفتہ اول سے چوتھے ہفتہ تک دو دو گھنٹہ بعد اور ایک ماہ سے دو ماہ تک ڈھائی گھنٹہ کے بعد۔ تین ماہ سے چھ ماہ تک ہر پانچ گھنٹہ کے بعد پلانا چاہیئے۔ جب بچہ چھ ماہ سے اُوپر ہو جاوے تو سیانا

اور بھی بڑھا دینی چاہیئے ۔

(۸) بچہ کا دُودھ اس وقت چھوڑانا چاہیئے جب بچہ کے چھ سات دانت نکل آویں۔ قبل اس کے نہیں چھڑوانا چاہیئے۔ کیونکہ اس وقت تک بچّہ اور بھی کچھ نہ کچھ کھا پی سکتا ہے۔ زیادہ عرصہ تک دُودھ پلاتے رہنے سے زچہ اور بچّہ دونوں کو نقصان پہنچتا ہے :-

(۹) بچہ کا لباس صاف ستھرا اور ہلکا ہونا چاہیئے۔ تنگ کپڑے بچے کو کبھی نہیں پہنانے چاہئیں اور نہ ہی بھاری کپڑے پہنانے چاہئیں۔ رات کو بچہ کو ننگے نہیں سلانا چاہیئے۔ کپڑے گندے نہیں رکھنے چاہئیں۔ سردیوں میں سردی سے بچانا چاہیئے۔ اس کیواسطے گرم کپڑے ہونے چاہئیں۔ مگر وہ بھی بہت بھاری اور تنگ نہ ہوں۔ سردیوں میں پاؤں اور سر کو ننگا نہیں رکھنا چاہیئے۔

(۱۰) بچوں کو نیند بہ نسبت بڑوں کے زیادہ ہوتی ہے۔ تندرستی کی حالت میں چھوٹا بچہ اس قدر سوتا ہے کہ سوائے دُودھ پینے کے جاگتا ہی نہیں لیکن جیسے جیسے یہ بڑا ہوتا جاتا ہے۔ اسکی نیند کم ہوتی جاتی ہے۔ اور چستی بڑھتی جاتی ہے۔ بچّہ کو کندھے پر لگا کر سلانے کی عادت بُری ہے۔ جب سُلانا ہو تو بچہ کو جاگتے ہی چارپائی پر لٹا دیں۔ اور اس کے رونے کا کچھ خیال نہ کریں۔ بچہ خود بخود سو جائے گا :-

جب بچّہ ماں کے ساتھ سوتا ہو تو احتیاط لازم ہے۔ کہ کہیں کسی وقت کروٹ لیتے وقت بچہ نیچے نہ دب جائے اسواسطے اگر زچہ اور بچّہ کے درمیان ایک چھوٹا سا سرہانہ رکھا جاوے تو بہتر ہے۔ اس کے دو فائدے ہیں ایک تو یہ کہ بچہ کے نیچے دب جانے کا خطرہ نہیں رہتا۔ دوسرے یہ کہ بچے کو ہر وقت دودھ پینے کی عادت نہیں پڑتی۔ ورنہ جونہی بچّہ کا ہاتھ پستان پر پڑگیا۔ فوراً دُودھ پینے لگ جاتا ہے۔ نشہ آور چیز بغرض نیند کے بچہ کو کبھی

نہیں کھلانی چاہیئے۔ اس سے بچہ کا ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ بھوک کم اور قبض پیدا ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ غلطی سے نشہ کی اشیاء زیادہ دی جاوے۔ تو بچہ مر بھی جاتا ہے:-

(۱۱) چھوٹے بچہ کو تیز روشنی میں ہرگز نہ لے جاویں کیونکہ اسکی آنکھیں تیز روشنی کو برداشت نہیں کر سکتیں۔ آہستہ آہستہ تیز روشنی میں لے جانا چاہیئے

(۱۲) بچوں کو چلنا سکھانے کے واسطے اِدھر اُدھر گھسیٹنا یا زیادہ عرصہ کھڑا رکھنا درست نہیں۔ بلکہ بچہ کی طاقت کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ جب بچہ کو کھڑا کرو۔ اگر بیٹھنا چاہے۔ تو فوراً بٹھا دو۔ بچہ خود ہی جیسے جیسے طاقت آتی ہے اُٹھ کر کھڑا ہونا اور گھٹنوں کے بل چلنا اور پھر سیدھا چلنے لگ جاتا ہے بچہ کی حرکتوں کو دیکھتے رہنا چاہیئے۔ معمولی طور پر کھڑا کرنا یا اُن کے چلنے میں ہاتھ کے سہارے کا دینا مناسب ہے۔

(۱۳) جب بچہ کو اُٹھاؤ۔ تو بازوؤں یا ہاتھوں سے پکڑ کر مت اُٹھاؤ۔ بلکہ بازوؤں کے نیچے سے ہاتھ ڈال کر آہستہ سے اُٹھاؤ۔

(۱۴) بچوں کے دانت جسقدر بچہ طاقتور ہو۔ اُسی قدر جلدی اور آسانی سے بچہ کے دانت نکلتے ہیں۔ طاقتور بچہ کے دانت چھٹے ساتویں مہینہ میں نکلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ بعض کے پانچویں ہی مہینہ میں۔ اور کمزور بچوں کے تو دسویں گیارہویں اور کبھی کبھی سال کے بعد بھی نکلنے شروع ہوتے ہیں۔ عام طور پر اڑھائی سال میں بچہ کے بیس دانت نکل آتے ہیں۔

جب بچہ کے دانت نکلنے کا وقت آتا ہے۔ تو بچہ کا مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ دودھ اچھی طرح نہیں پیتا۔ اور اکثر ہلکا سا بخار معلوم ہوتا ہے۔ سر بھاری ہو جاتا ہے۔ اور سر کو اِدھر اُدھر مارتا ہے۔ اور بے چین رہتا ہے کبھی قبض ہو جاتی ہے۔ اور کبھی دست لگ جاتے ہیں۔ اور بعض بچوں کو زکام کھانسی بخار وغیرہ امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔

جب بچہ دانت نکالنے لگے تو اسے کھلی ہوا میں رکھنا چاہیئے بجائے دُودھ کے اور کوئی چیز نہ کھلانی چاہیئے۔ دستوں کو بند نہ کرنا چاہیئے البتہ قبض ہو تو اسکے دور کرنے کیلیئے تھوڑا سا کسٹرائل پلا دینا چاہیئے۔ شہد میں نمک اور ملیٹھی کا آٹا ملا کر دن میں دو تین مرتبہ مسوڑوں پر ملنا چاہیئے یا ہماری تیار کردہ دوائی "دنت اُدبھیج" کا استعمال لازمی ہے۔ جس سے بچہ کے دانت آسانی سے نکل آتے ہیں۔ دانتوں کے نکلنے کی ترتیب اس طرح پر ہے کہ پہلے چھٹے مہینہ میں نیچے کے دو دانت سامنے کے نکلتے ہیں اسکے بعد نویں مہینہ میں اُوپر کے دو سامنے والے دانت نکلتے ہیں جو اگر پہلے نکلیں تو اسے اکثر لوگ منحوس خیال کرتے ہیں بارھویں مہینہ میں دو دانت جو اوپر والے دو دانتو نکے گرد ہوتے ہیں نکلتے ہیں اس کے بعد پھر نیچے اور پھر اُوپر کے دانت باری باری سے نکلتے ہیں۔

(۱۵) بہت چھوٹے بچہ کا تالو حرکت کرتا ہے۔ جسے دیکھ کر انجان آدمی تو ڈر ہی جاتا ہے کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ لیکن دراصل یہ بات ہے کہ اس مقام پر شروع میں ہڈی نہیں ہوتی صرف ایک جھلی ہوتی ہے۔ جسکی وجہ سے حرکت معلوم ہوتی ہے۔ بچہ جیسے بڑا ہوتا جاتا ہے۔ یہاں ہڈی بنتی جاتی ہے جب ہڈی بن جاتی ہے۔ تو پھر یہ حرکت بند ہو جاتی ہے۔ لیکن اسی کو جوگی جن دسم دوار کہتے ہیں۔ اور یہ ہڈی دیگر ہڈیوں سے نازک ہوتی ہے اس کے جو مسام ہوتے ہیں۔ اُن کے راستے سے اکثر گندے مواد ات خارج ہوتے رہتے ہیں آیورویدک میں اس کو مرم ستھان مانا گیا ہے۔ مرم استھان وہ ہوتے ہیں جہاں پران (جان) ہوتے ہیں۔ یعنی مرم استھان پر اگر چوٹ لگے۔ تو انسان کے مر جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

امراض پستان

گو یہ مرض بچوں کی نہیں۔عورتوں کی ہے۔ اس کو امراض المستورات میں لکھنا مناسب تھا۔ مگر بچہ کی قدرتی غذا ماں کا دُودھ ہوتی ہے اور دودھ پستان سے پیدا ہوتا ہے۔ اسواسطے یہاں لکھ دینا بھی غیر مناسب نہیں۔

ورم پستان

پستان کو چوٹ لگ جانے سے یا کسی خلط کے فاسد ہونیسے ورم ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ دُودھ کے جم جانے سے ورم ہوجاتا ہے۔ ورم کی حالت میں اگر لا پرواہی کی جائے تو ایک قسم کا پھوڑا بن جاتا ہے جس سے بے حد تکلیف ہوتی ہے۔ جب پہلے دُودھ اُترتا ہے تو بھی اکثر دفعہ ورم ہوجاتا ہے اور ساتھ بخار بھی ہوجاتا ہے جسے عام لوگ دودھ کا بخار کہتے ہیں۔ دُودھ اُترنے کی میعاد عموماً بچہ پیدا ہونے سے ۲۴ گھنٹہ بعد تک ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ دوسرے تیسرے روز اُترتا ہے۔ دُودھ اُترتے وقت پستانوں میں سرسراہٹ اور تناؤ سا معلوم ہوتا ہے۔

(۱) ورم پستان کی حالت میں برگ نیم اور برگ بکاین کو جوش دیکر اس پانی سے دھونا چاہیئے۔ اور وہی اُوپر باندھنے چاہئیں۔

(۲) ورم کی حالت میں بادام روغن ملنا مفید رہتا ہے۔

(۳) گل عباسی و برگ مکو کے جوشاندہ سے دھونا ورم پستان کیلئے مفید ہے۔

پستان میں دُودھ کا جم جانا

اگر پستانوں میں دُودھ جم جاوے۔ تو گرہ سی معلوم ہوتی ہے۔ اس سے بخار بھی ہوجاتا ہے۔ اور ورم بھی۔ اس حالت میں مندرجہ ذیل علاج کریں۔

(۱) سٹھی کے چاول اور لونگ دونوں کو پانی میں پیسکر گرم کرکے پستانوں پر لیپ کریں۔

(۲) موم کو گرم کرکے پستانوں پر لیپ کریں۔ آرام ہوگا۔

(۳) تل سیاہ کوٹ کر پانی میں یا دودھ گائے میں پیسکر گرم کرکے لیپ کریں

(۴) گل بنفشہ دودھ میں پیسکر گرم کرکے لیپ کریں۔

(۵) سہانجنے کی جڑھ کو پیسکر لیپ کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

(۶) تخم کاہو کو سرکہ میں پیسکر لیپ کرنا ورم پستان و درد پستان کو تسکین دیتا ہے۔

(۷) اگر ورم میں مواد پڑ جائے۔ تو اس کے واسطے جراحی کا کام کرنا چاہئے یا عام دنبلوں کا علاج کرنا چاہیے۔

شناخت دُودھ

دودھ کا اچھا ہونا ہی بچہ کی پرورش کے واسطے مفید ہوتا ہے اور اگر کوئی نقص دودھ میں ہو۔ تو بچہ اس دودھ کو پی کر کئی قسم کی امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یا یہ اگر دودھ بوجہ گرمی شدت کے خراب ہو تو گرمی کی امراض اور بلغم سے ہو تو اُسے امراض بلغمی۔ اسی طرح سودا سے سوداوی جاننا چاہیئے۔

عُمدہ دُودھ کی شناخت

جو دودھ پانی میں ڈالنے سے پانی کے ساتھ رل جاوے اور رنگت زردی مائل ہو۔ اور ذائقہ دودھ کا میٹھا ہو۔ تو یہ شدھ یعنی عمدہ دودھ ہوتا ہے۔

ناقص دُودھ کی شناخت

(۱) جس دودھ کا ذائقہ کسیلا ہو۔ اور پانی میں ڈالنے سے اُوپر تیر آدے تو وہ وات یعنی مادہ باد سے ناقص ہو گیا ہے۔

(۲) جس دُودھ کا مزا کڑوا۔ کھاری۔ نمکین یا ترش ہو۔ اور زرد رنگ کی دھاریاں سی معلوم ہوں تو جان لو کہ پت (یعنی) صفراء سے ناقص ہو گیا ہے۔

(۳) جو دودھ بہت چکنا اور گاڑھا ہو۔ پانی میں ڈالنے سے نیچے ڈوب جائے کف یعنی بلغم سے ناقص شدہ جانو۔ ایسی حالتوں میں ان کے مطابق دوا و غذا دے کر دُودھ کو ٹھیک کرنا چاہیئے۔

قِلت دُودھ

دُودھ اگر کم ہو تو بچہ کی پرورش مشکل ہو جاتی ہے بعض دفعہ دُودھ شروع سے اُترتا ہی نہیں۔ اور بچہ بھوک سے بیزار ہو کر بلبلاتا ہے اگر دُودھ نہ اُترے یا کم ہو تو یہ علاج کریں۔

عِلاج

(۱) جب زچہ کو دُودھ نہ اُترے۔ تو چند ارنڈ کے پتے لے کر مٹی کے برتن میں پانی ڈالکر پتے ڈال دیں اور آگ پر جوش دیں۔ پھر نیچے اُتار کر اُس پانی سے پستانوں کو ایک گھڑی تک دھوتے رہیں۔ اور وہ پتے جن کو جوش دیا گیا ہے صاف کر کے پستانوں پر باندھ دیں۔ اوّل تو پہلے ہی روز۔ ورنہ دو تین دِن کے عمل میں دُودھ خوب اچھی طرح آویگا۔ اس ترکیب کے علاوہ دُودھ لانے والی ادویات کا بھی استعمال کرنا چاہیئے۔

(۲) غذا۔ دُودھ۔ چاول۔ مکھن۔ بالائی دیں۔ تاکہ دُودھ اچھی طرح پیدا

ہو کر اُتر آوے ۔

(۳) شتادر اور سونف کا سفوف بنا کر پانی کے ہمراہ بقدر ۹ ماشہ صبح اور اسی قدر شام کو کھانا دُودھ کو بڑھاتا ہے ۔

(۴) ساٹھی کے چاول اور زیرہ سفید دُودھ میں پکا کر کھانے سے قلت دُودھ رفع ہو جاتی ہے ۔

(۵) جنگلی کپاس کی جڑ کا سفوف بنا کر ایک تولہ صبح ایک تولہ شام کو کانجی کے ہمراہ پینے سے دُودھ بہت پیدا ہوتا ہے ۔

(۶) بداری قند شتادر کا سفوف دودھ کے ساتھ کھانا دودھ پیدا کرنے کے واسطے نہایت مفید ہے ۔

کثرت دُودھ

قلت دُودھ کی طرح کثرت دُودھ بھی بیماری ہے ۔ اور بچہ کیواسطے نقصان دِہ ہے ۔ جب کبھی ایسی حالت ہو کہ دُودھ کثرت سے پیدا ہو تو فوراً غذا میں تبدیلی کر دینی چاہیئے ۔ اور دُودھ کو بڑھانے والی اغذیہ بند کر دیں اور نیچے لکھی ہوئی ادویات کا استعمال کریں ۔

(۱) بیج بند ۔ ایلوا ۔ زیرہ سیاہ ۔ ان ہر سہ اشیاء کو سرکہ میں پیس کر پستانوں پر لیپ کریں ۔

(۲) میتھی کے بیج اور السی ہر دو اشیاء کو سرکہ میں پیسکر لیپ کرنا چاہیئے ۔

بچّوں کے امراض اور اُن کا عِلاج

یہ ظاہر ہے کہ بچہ اپنی تکلیف کو خود بتا نہیں سکتا ۔ اسی واسطے بچے کے والدین کو چاہیئے ۔ کہ بچے کا ہر طرح سے خیال رکھیں ۔ ہم اس تکلیف کو رفع کرنے کیواسطے نیچے چند ہدایات درج کر دیتے ہیں تا کہ ہر ایک خیال رکھ

اس سے فائدہ اُٹھا سکے۔ کیونکہ وید یا حکیم کا ہر ایک جگہ ملنا مشکل ہوتا ہے۔
اکثر دفعہ ایسا دیکھا گیا ہے کہ بچہ کو کوئی نہ کوئی بیماری ہوتی ہے۔ جس سے وہ
تنگ آکر روتا ہے۔ مگر اسکی ماں صرف یہ خیال کر کے کہ اسکو بھوک لگ رہی ہے۔
اسکے مُنہ میں پستان ٹھونس دیتی ہے۔ جو اُسپر بھی بچہ چپ نہ ہو۔ کیونکہ اس کو
اندرونی تکلیف ہوتی ہے۔ تو بیوقوف ماں تنگ آکر مارنے لگ جاتی ہے۔
کیا ہی اچھا ہو جو تعلیم یافتہ لوگ ان اصولوں کو اپنے گھروں میں سُنا کر یاد
کروا دیں۔ اور ایسی لاپرواہی اور بے وقوفی کو دُور کریں۔

تندرست بچے کی علامات

جب بچہ تندرست ہوتا ہے۔ تو اُس کا چہرہ بارونق و خوش نظر آتا
ہے اور بڑے مزے سے نیند لیتا اور جاگتا و کھیلتا ہے۔ خوش ہو کر
دودھ پیتا اور غذا کھاتا ہے۔

بیمار بچے کی علامات

جب بچہ بیمار ہو جاتا ہے۔ تو اس کے چہرے کی رونق جاتی رہتی
ہے اور بے چینی بڑھ جاتی ہے۔ خواب میں رو اُٹھتا ہے۔ اور جاگتا
ہوا بے قرار نظر آتا ہے۔ اس کے ماتھے پر بل پڑے رہتے ہیں۔

بچہ کی تعریف

بچہ کے امراض کی تشخیص اور علاج کے واسطے بچہ کی تعریف کر دینا
ضروری ہے۔ اس سے معالج کو علاج کرنے میں بہت مدد ملتی ہے۔ آیوروید
میں لکھا ہے۔ کہ بچہ تین قسم کا ہوتا ہے ایک وہ صرف دُودھ ہی پیتا ہے دوسرا
وہ جو دودھ بھی پیتا ہے اور ساتھ ساتھ اناج بھی کھاتا ہے۔ اور تیسرا

دودھ جو صرف اَن یعنی اناج کھاتا ہے۔

پہلی قسم کے بچہ کو جو بیماریاں ہونگی۔ وہ خرابی دودھ سے۔ اور دوسری قسم کے بچہ کی امراض بسبب خرابی دودھ واناج کے۔ اور تیسری قسم کے بچہ کی امراض بدپرہیزی خوراک سے ہونگی۔ اسی کے مطابق علاج بھی کرنا چاہیئے

بچہ کی بیماری معلوم کرنے کا طریقہ

(۱) جب بچہ روئے تو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ اسے ضرور کچھ نہ کچھ تکلیف ہے
(۲) بچہ جس مقام پر بار بار ہاتھ لگا دے اس جگہ۔ اور جس جگہ کسی دوسرے کا ہاتھ نہ لگنے دے۔ اس جگہ کوئی نہ کوئی تکلیف جاننی چاہیئے۔
(۳) اگر بچہ آنکھیں بند کرے تو سمجھ لو کہ اس کے سر میں درد ہے۔
(۴) اگر بچے کو قبض ہو۔ یا قے کرے۔ پستان کو چبا دے۔ پیٹ میں گونج ہو یا پیٹ پھول جائے تو پیٹ کی بیماری سمجھ لو۔
(۵) اگر بچہ کا پیشاب اور پاخانہ رک جائے اور بچہ کو ڈر معلوم ہو۔ ادھر اُدھر دیکھے تو سمجھ لو۔ کہ مثانہ یا پیشاب گاہ اور مقعد کی بیماری ہے۔
(۶) اگر بچہ سوتے سوتے اُٹھے اور اُٹھتے ہی رونے لگ جائے سسکیاں بھرے اور اسکی پیشانی پر بل پڑ جاویں تو بچے کو سینے کی بیماری ہے
(۷) اگر بچہ کھانستا ہوا بہت روو ے تو عارضہ کھانسی و درد پسلی کا ہے۔
(۸) اگر بچہ منہ کھول کر جلدی جلدی سانس لے۔ اور اس کے نتھنے سانس لیتے وقت پھول جائیں۔ تو ڈاکٹر لوگ اسے نمونیہ کہتے ہیں۔ مگر عام لوگ اسے ڈبہ طفلاں کہتے ہیں۔
(۹) اگر بچہ کان کی طرف بار بار انگلی لے جائے تو درد کان ہے۔
(۱۰) اگر بچہ کی زبان میلی ہو اور پاخانہ بدبودار اور سیاہ رنگ کا ہو۔ تو بھی پیٹ کی بیماری سمجھو۔

(۱۱) اگر سوتا ہُوا بچہ دانت پیسے یا ناک کو کھجائے یا گر پڑے ۔ پیشاب اور پاخانہ کی جگہ کو ملتا رہے ۔ تو جان لو کہ اس کے پیٹ میں کیڑے ہیں جسے عام لوگ چھوٹے بھی کہتے ہیں :۔

(۱۲) اگر بچہ گھٹنے سکیڑے اور بھویں چڑھائے تو پیٹ میں درد کی علامت ہے ۔

(۱۳) اگر بچہ کے پیشاب میں سفیدی نظر آئے اور پیشاب میں میٹھا جاوے تو منہ آگئی یعنی خرابی ہاضمہ کا عارضہ ہے ۔

(۱۴) اگر پیشاب کی رنگت سُرخ ہو ۔ تو اس علامت سے جاننا چاہیئے کہ بخار ہونے والا ہے ۔

بچّوں کی ادویات کی تجویز

بچّوں کو جو دوائی دی جائے وہ خوش ذائقہ ہونی چاہیئے ۔ تیز جلاب کی دوائی یا زہریلی ادویات اسی طرح خواب آور ادویات کا استعمال نہیں کرنا چاہیئے ۔ دوائی کی مقدار عمر کے لحاظ سے ہونی چاہیئے ۔ بچہ جس قدر چھوٹا ہو ۔ اسی قدر کم مقدار میں دوائی دینی چاہیئے ۔ اگر کوئی سفوف دینا ہو تو شہد میں ملا کر چٹانا چاہیئے ۔ کاڑھا دینا ہو تو اس میں کھانڈ یا شہد ملا لیں ۔ کاڑھا کر کے دوائی دینا چھوٹے بچوں کے واسطے بہت مفید بات ہے ۔ اگر کوئی گولی دوائی دینی ہو ۔ تو اُسے باریک کر کے اُس کی ماں کے دُودھ میں یا دوسرے دُودھ میں یا کسی عرق یا کاڑھا میں حل کر کے

دینی چاہیے۔ سالم گولی کبھی نہ دینی چاہیئے۔ جہاں تک ہو سکے مفرد ادویات سے کام لیں۔ اس کے بعد مرکب ادویات مثل کڑھا وغیرہ دیں۔ شیر خوار بچہ کی ماں کو دوائی دینے سے بھی بچہ کو اثر ہو جاتا ہے۔ لیکن جو بچہ ساتھ اناج بھی کھاتا ہو یا صرف اناج کھاتا ہو۔ اس صورت میں صرف بچہ کو ہی دوا دینی لازم ہے۔

بچہ کی ناف کا پک جانا!

زرد چوب۔ لودھ۔ پھول پرینگوان کا سفوف کر کے شہد میں ملا کر اوپر لیپ کر دیں۔ یا مغز بنولہ اور ہلدی کو گھی میں گھس کر گرم کر کے لیپ کرنا چاہیئے۔

ورم ناف

اگر ناف پر ورم ہو جائے۔ زرد مٹی کو آگ پر سرخ کر کے دودھ میں پیس کر لیپ کرنا چاہیئے۔

بچہ کی قبض

شیر خوار بچہ کی قبض دور کرنے کے واسطے کسٹر آئل بہت عمدہ دوائی ہے۔ اس کی مقدار ہم پیچھے لکھ آئے ہیں۔ ریوند کو گھس کر پلانا بھی مفید رہتا ہے۔ یا ریوند کا سفوف بقدر ۲ رتی کے کھلا دیں۔ قبض رفع ہو گی۔

نیز مصطگی بقدر ۲ رتی شہد میں ملا کر چٹانے سے بھی قبض رفع ہو جاتی ہے۔

چوہے کی مینگنی اور برگ پودینہ شہد میں ملا کر بتی سی بنا کر مقعد میں رکھنے سے پاخانہ کھل کر آجاتا ہے۔

دستوں کا علاج

بیلگری۔ دھاوے کے پھول نیتر بالا۔ لودھ۔سونٹھ۔ گج پیپل۔ یہ تھوڑی تھوڑی مقدار میں لیکر اُن کا کاڑھا کرکے شہد میں ملا کر دیں۔ آرام ہوگا۔ لیکن جب دانت نکلنے کے موقعہ پر دست آویں۔ تو اُن کو بند نہیں کرنا چاہئیے۔ کیونکہ باعث صحت کا ہوتے ہیں۔ ہاں جب یہ از حد بڑھ جاویں تو علاج کرنا مناسب ہوتا ہے۔

دست اور بخار کا علاج

جب کہ دستوں کے ساتھ بخار بھی ہو۔ تو ناگرموتھ۔ نسل شدھ اتیس کاکڑسنگی۔ ان کا چورن کرکے اگر بچہ ایک ماہ کا ہو تو آرتی۔ دو ماہ کا ہو تو ۲ رتی۔ تین ماہ کا ہو تو ۳ رتی شہد کے ساتھ چٹا دیں۔ آرام ہوگا۔ اگر بچہ اس سے بڑا ہو تو چار پانچ رتی دے دیویں۔

بدبودار دستوں کا علاج

ریوند۔ جلا بہ ہر دو اشیا، کا سفوف بنا کر بقدر ایک رتی کے پانی میں حل کرکے دے دیں اگر بچہ سال یا ڈیڑھ سال کا ہو تو دو تین رتی بھی دے سکتے ہیں۔

بچہ کے آنوں کے دستوں کا علاج

باؤبڑنگ۔ اجمود۔ پیپل۔ ان کا سفوف کرکے بقدر ایک ماشہ یا مناسب مقدار میں چاولوں کے دھوون کے ساتھ کھلا دیں۔

خونی دستوں کے واسطے

موچرس۔ مجیٹھ۔ گل دھاوا۔ کنول کے پھول باریک سفوف کرکے بقدر ایک ماشہ ساٹھی کے چاول کی پیچ کے ساتھ دیویں آرام ہوگا۔

بچّہ کے چھولنوں (کرموں) کا علاج

کسٹرائیل کا جلاب دیکر خارج کریں اور میٹھا بند کردیں۔ غذا کے ساتھ نمک دیں یا زرد چوب و باؤبڑنگ پانی میں پیکر پلادیں۔ تھوڑا سا کمیلا دہی میں کھانا مفید ہے۔

مُنہ کے چھالے

اگر بچہ کا مُنہ پک جائے تو درخت پیپل کی پوست اور اس کے پتے باریک پیکر شہد میں ملا کر منہ میں مل دیں۔ یا کتھ۔ الائچی خورد۔ طباشیر۔ مازو یہ سب برابر لیکر سفوف بناویں اور مُنہ پر چھڑک دیں۔ برگ گاؤزبان کو جلا کر راکھ کریں۔ اور مُنہ پر چھڑک دیں آرام ہوگا۔

اپھارہ شکم معہ درد شکم

سیندھا نمک۔ سونٹھ۔ الائچی خورد۔ ہینگ بریاں۔ کھارنگی ان سب اشیاء کو سفوف کرکے بچہ کی عمر کا لحاظ رکھ کر گرم پانی سے دیویں۔ درد شکم و اپھارہ شکم دُور ہوگا۔ معمولی اپھارہ کی حالت میں کسٹرائیل پلادیں۔ یا تھوڑے سے برگ سنا دودھ میں جوش دیکر پلادیں۔ تاکہ دست آکر آرام ہو جاوے۔ صرف گھی میں ہینگ بھون کر دینا بھی مفید ہے۔

سوہاگہ بریاں و نوشادر ہر دو تھوڑی مقدار میں ماں کے دودھ میں گھس کر پلانا مفید رہتا ہے۔

کھانسی کا علاج

(۱) ناگرموتھ۔ اتیس۔ اڑوسہ۔ پیپل۔ ککڑ سنگی۔ سونف۔ ان کو باریک پیس کر شہد میں ملا کر چٹایا جاوے۔ تو کھانسی دور ہو۔

(۲) برگ کیلہ۔ یا کیلے کا تنہ جلا کر اُن کی راکھ میں کھانڈ ملا کر چٹانے سے کھانسی دور ہوتی ہے۔

(۳) چرچٹہ کو جلا کر راکھ کرکے اور کھانڈ ملا کر چٹانا بھی مفید ہے۔

(۴) سہاگہ بریاں ایک ماشہ۔ مرچ سیاہ ایک ماشہ۔ کنوارگندل کے رس میں کھرل کرکے چھوٹی چھوٹی گولیاں بنا کر کھلادیں۔ کھانسی دور ہوگی۔

(۵) کٹیلی کا زیرہ شہد میں ملا کر چٹانا فائدہ مند ہے۔

(۶) پرانی کھانسی کے واسطے نہایت مفید ہے۔ کٹیلی خورد کا عرق ۴ چھٹانک۔ روغن زرد ایک چھٹانک۔ دونوں کو کڑاہی میں ڈالکر جوش دیں جب صرف روغن زرد رہ جاوے۔ تو اُتار لیں۔ اور مناسب مقدار میں بچہ کو کھلا دیں۔ آرام ہوگا۔

کھانسی اور دمہ کا علاج

ناگرموتھ۔ اڑوسہ۔ پوست ہرڑ۔ ملٹھ۔ ان کو باریک پیس کر شہد اور گھی کے ساتھ چٹانے سے کھانسی اور دمہ دور ہو جاتا ہے۔

علاج ہچکی

کھانسی اور دمہ کا جو علاج ہے۔ یہی ہچکی کے واسطے بھی مفید ہے یا سونف کھانڈ میں کھلانا یا صرف شہد کا چٹانا دافع ہچکی ہے۔

قے کا علاج

آم کی گٹھلی۔ چاولوں کی کھیل۔ سیندھا نمک باریک پیس کر شہد ملا کر بچے کو چٹا دیں ؛

ہیضہ کا علاج

زہر مہرا۔ ناریل دریائی۔ چندن سفید۔ عرق گلاب یا بید مشک میں گھس کر پلا دیں۔ انار دانہ کو جوش دیکر پلانا مفید رہتا ہے ؛

بچہ کا دُودھ گرانا

کٹیلی کے پھل کا رس۔ پیپل۔ پیپلا مول۔ چب چترک۔ سونٹھ۔ ان کو باریک پیس کر شہد میں ملا کر چٹائیں ؛

بچہ کو پیاس بہت لگے

طباشیر۔ زہر مہرہ۔ زیرہ گلاب ہر ایک ایک ماشہ۔ عرق گلاب یا تازہ پانی ۲ تولہ میں گھس کر پلا دیں ؛

بچہ کا پیشاب بند ہو گیا ہو

پیپل مرچ۔ چھوٹی الائچی۔ سیندھا نمک۔ ان کا سفوف کر کے شہد میں ملا کر چٹائیں۔ پیشاب کھل کر آجاوے ؛

بچہ کے منہ سے پانی گرنا

اسے رال بہنا بھی کہتے ہیں۔ سرسوں۔ سفید تل۔ لودھ۔ ان کا کاڑھا

کر کے شہد میں ملا کر چٹا دیں ۔

کان درد کے واسطے

آب پیاز تھوڑا سا ڈال دیں۔ میٹھا تیل گرم کر کے ڈال دیں۔ برگ مکو تازہ کا رس رسوت ملا کر ڈال دیں۔ اگر کان سے رطوبت بہتی ہو۔ تو پھٹکڑی و مازو ہر دو کو باریک پیس کر شہد میں ملا کر کسی پارچہ کی بتی میں لپیٹ کر کان میں رکھیں آرام ہوگا :-

آنکھوں کی بیماری کے واسطے

رسوت خالص کو عرق گلاب میں حل کر کے۔ اس میں ذراسی پھٹکڑی بریاں شامل کر کے آنکھ پر لیپ کر دیں۔ یا ہلدی و پھٹکڑی کو گھس کر لیپ کر دیں اگر پانی بہت جاتا ہو۔ تو افیون گھس کر کنپٹیوں پر لیپ کر دیں۔

بچّہ کو نیند نہ آنا

روغن خشخاش۔ یا روغن کاہو۔ کنپٹی پر مل دیں۔ سونف۔ تخم خرفہ تخم کاہو پانی میں پیس کر پلا دیں :-

بُخار کا عِلاج

ناگر موتھہ۔ پوست ہریڑ۔ پوست نیم۔ پٹول۔ یہ چیزیں مطابق عمر بچّہ کے تھوڑی سی لے کر جو کوب کر کے کاڑھا کریں۔ اور شہد ملا کر بچّہ کو پلا دیں ہر قسم کے بخاروں کے واسطے اکسیر ہے۔

کانچ کی بیماری

اس بیماری میں بچہ جب پاخانہ بیٹھتا ہے۔ تو اس کی مقعد کا سفرہ باہر کو نکل آتا ہے۔ جسے پنجابی زبان میں ڈھونڈر ہی نکلنا بولتے ہیں اس کے واسطے انار کا چھلکا اور مازو اور حب الآس تینوں چیزوں کا جوشاندہ کر کے اُس سے آب دست کرنا مفید رہتا ہے۔ یا مازو اور پھٹکڑی نداسی کانچ پر چھڑک دینی چاہیئے۔

مقعد کا پک جانا

رسوت کو پانی میں حل کر کے مقعد پر لیپ کرنا چاہیئے۔ یا شنگرف ملتی رسوت۔ ان ہر سہ کو پانی میں حل کر کے لیپ کرنا چاہیئے۔

ڈبہ طفلاں یا درد پسلی

اس کو نمونیا بھی کہتے ہیں۔ بچوں کے واسطے بڑی خطرناک مرض ہے اس کا علاج غور سے کرنا چاہیئے۔

اس مرض میں اکثر بچہ کو بخار ہو جاتا ہے۔ سانس مشکل سے لیتا ہے اور سانس لیتے وقت نتھنے کشادہ ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات بغیر بخار کے بھی ہو جاتا ہے۔ مگر بخار کا ہونا نیک علامت ہے اس سے جلدی صحت ہو جاتی ہے۔ اس میں ایسی ادویات کا استعمال لازمی ہے۔ جو قبض کو رفع کریں۔ معمولی حالت میں خورد سالہ بچے کو دو چاول بھر ریوند عصارہ اسکی ماں کے دودھ میں حل کر کے پلاویں۔ یا مغز ملا کر کھانا یا مغز کرنجوہ ایک عدد۔ طوطیا خام ایک رتی۔ باریک پیسکر سرسوں کے برابر گولی بناویں۔ ایک گولی روز کھلا دیں۔

دیگر گولی

جمالگوٹہ شدہ ایک ماشہ۔ طوطیا سبز چار رتی۔ مغز بادام ایک عدد الائچی چار عدد۔ تمام اشیاء کو پانی میں خوب پیس کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں حسب ضرورت نصف سے ایک گولی تک مطابق عمر بچہ کے دیویں گولی کو ماں کے دودھ میں گھس کر دیں :-

بال کھشک

یہ دوائی خاص طور پر صرف بچوں کے مرض ڈبہ کیواسطے تیار کی ہوئی ہے۔ ہر ایک عیالدار کو اس کا گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ اس سے کئی جانیں بچ چکی ہیں۔ اس مرض کے واسطے اکسیر دوائی ہے۔ مصنف کتاب سے منگوا سکتے ہیں :-

خوبصورتی و حسن و جوانی

یہ ایسی چیزیں ہیں جن کا ہر ایک مرد و عورت خواہشمند رہتا ہے لیکن یہ چیزیں بعض انسانوں میں قدرتی پائی جاتی ہیں اور بعض ان نعمتوں کی قدر نہ کرتے ہوئے خود بگاڑ لیتے ہیں۔ اور بعض دفعہ کسی مرض کے لاحق ہو جانے سے بگڑ جاتی ہیں مثلاً ایک آدمی بڑا خوبصورت ہے لیکن جب اسکی آنکھ اندھی یا کانی ہو جائے تو وہ بدصورت ہو جاتا ہے۔ بعض کے چہروں پر کیل وغیرہ نکل کر خراب کر دیتے ہیں۔ بعض کے جسم میں داد خارش یا برص سے سفید داغ ہو کر چہرہ خراب ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ میلے کچیلے رہ کر یا کسی فکر و رنج میں مبتلا ہو کر یا سستی کاہلی کی وجہ سے خوبصورتی کھو بیٹھتے ہیں :-

شباب یا جوانی کے متعلق تو ہم بہت کچھ پیچھے لکھ آئے ہیں یہاں صرف اتنا لکھنا

دینا کافی ہے۔ اگر مرد و عورت دونوں ہر ایک کام کو اعتدال سے کریں تو جوانی کبھی جاتی ہی نہیں۔ برخلاف اس کے جو لوگ غلط کاریوں میں مصروف رہتے ہیں۔ جوانی اُن سے کوسوں دُور بھاگتی ہے۔

حسن و خوبصورتی

اگر جوانی میں غلط کاریاں نہ کی جاویں تو حسن و خوبصورتی بھی قائم رہتی ہے ورنہ یہ بھی جواب دیدیتی ہے۔ اسکے قائم رکھنے کیواسطے سب سے اچھی چیز یہ ہے مرد عورت دونوں کو مناسب طریقہ سے ورزش کرنی چاہیئے بیکار نہ رہنا چاہیئے بُرے خیالات و وہم و وسواس میں غرقاب نہ رہنا چاہیئے۔ خوبصورتی کی ضرورت خاص طور پر نسل انسانی کی قائمی کا ذریعہ ہے۔ شاستروں میں لکھا ہے کہ جب تک مرد عورت دونوں کو ایک دوسرے سے رغبت نہ ہو۔ ایک دوسرے سے پریم ہو۔ یہ کام نہیں ہوسکتا۔ گویا خوبصورتی وہ چیز ہے۔ جو دوسرے کے دل کو اپنی طرف کھینچکر مائل کرلیتی ہے۔ خوبصورتی یا حسن خط و خال کے عمدہ ہونے پر منحصر ہے۔ خوبصورتی و حسن کی جانچ کیواسطے ہر ملک میں علیحدہ علیحدہ اصول ہیں۔ کوئی کسی حالت کو پسند کرتا ہے۔ کوئی کسی کو۔ اس سے یہ مطلب بھی نکل سکتا ہے۔ کہ جسکے دل کو جو اچھی لگے وہ خوبصورتی ہے۔ جس طرح کسی نے مجنوں سے کہا کہ لیلیٰ کی رنگت تو سیاہ ہے۔ تم اُسپر کیوں فریفتہ ہو رہے ہو تو مجنوں نے جواب دیا کہ اسکی رنگت کا اندازہ تم نہیں لگا سکتے میرے دل میں وہ رنگت سیاہ نہیں ہے دوسرے حسن و خوبصورتی کیساتھ علم و عقل کا ہونا ضروری ہے۔ نیک خصلت کا ہونا لازمی ہے۔ اسکے واسطے کسی شاعر نے کہا بھی ہے کہ ؎

بسر رسیکہ ہم غلام ایں صورت ہوئی تو کیا　　　سُرخ و سفید مٹی کی مورت ہوئی تو کیا

ظاہرا حسن و خوبصورتی کمال ہے۔ لیکن نہ علم ہے نہ عقل ہر وقت بُرے کاموں سے مطلب ہے نیکی کا نام نہیں۔ تو ایسی خوبصورتی کس کام کی ہے اب نیچے چند اسباب

وہ امراض جو خوبصورتی کے دشمن ہیں۔ ذکر کر کے اُن کا علاج کیا جاتا ہے۔

چھاتیوں کے واسطے لیپ

اسکے استعمال سے نرم پستان سخت ہو جاتے ہیں اگر ڈھلکے ہوئے ہوں تو درست ہو جاتے ہیں۔

(۱) گٹھ۔ بچ۔ گوند کیکر۔ بارہ سنگھا ان سب کو باریک پیس کر بھینس کے مکھن میں ملا کر لیپ کریں اور اوپر سے باندھ دیں۔

(۲) پوست انار شیریں ایک سیر۔ روغن تلخ تین پاؤ۔ پانی ۶ سیر۔ پوست انار کو جوکوب کر کے پانی میں پکا دیں۔ جب دو سیر پانی رہ جاوے تو روغن تلخ ڈال کر اسقدر پکا دیں کہ صرف تیل رہ جاوے۔ اس تیل کے لگانے سے پستان چھوٹے اور سخت ہو جاتے ہیں:۔

چھاتیوں کو بڑھانے کے واسطے

جب چھاتیاں چھوٹی ہوں تو عورت بدصورت معلوم ہوتی ہے اور بچہ کو دودھ پلانے میں بھی تکلیف ہوتی ہے:۔

(۱) شیر یا ریچھ کی چربی میٹھے تیل میں ملا کر گرم کر کے مالش کرنی چاہیئے۔

(۲) کالی مرچ۔ سیندھا نمک۔ پیپل۔ تگر گیٹلی کا پھل۔ اونگے کے بیج بسیادیل گٹھ۔ جو۔ ماش ان سب اشیاء کو باریک پیس کر شہد میں ملا کر چھاتیوں پر لیپ کرنے سے بڑھ جاتی ہیں:۔

نسخہ جات مفید برائے دانت

ملتے ہوئے دانت مضبوط ہوں

کتھ سفید ۱ تولہ۔ نمک لاہوری ۱ تولہ۔ مرچ سیاہ ۱ تولہ مصطگی ایک تولہ الائچی خورد ایک تولہ۔ دارچینی ایک تولہ زیرہ سفید ایک تولہ سونٹھ ۱ تولہ۔ دھنیا ۱ تولہ

کسیس ایک تولہ۔ مازو تولہ۔ سپاری سوختہ ۲ تولہ۔ نیلا تھوتھا بریاں ایک تولہ۔ پھٹکڑی بریاں ایک تولہ۔ سب کو باریک پیسکر منجن تیار کریں۔ دانتوں کو مضبوط کرنے اور پانی لگنے و خون بہنے کے واسطے اکسیر ہے۔

دانتوں کو چمکدار بنانے کیواسطے

کھریا مٹی صاف شدہ ایک تولہ۔ مازو ایک تولہ۔ پھٹکڑی بریاں ایک تولہ سمندر جھاگ ایک تولہ سب کو باریک پیسکر منجن تیار کریں۔ صبح ہر روز انگلی سے لگائیں اگر اس میں تھوڑا سا مشک کافور ملا لیں تو خوشبودار بنا دیتا ہے

مسی سیاہ

ماجو مائیں۔ پھٹکڑی۔ ہرڑ۔ بہیڑہ۔ برادہ آہن۔ کتھ۔ کسیس۔ سونا مکھی الائچی کلاں یہ سب اشیاء برابر لیں۔ نیلا تھوتھا نصف جز لیں۔ سب کو باریک کرکے سفوف بنا دیں اندر دانتوں پر لگا دیں۔ عورتوں کیواسطے نایاب تحفہ ہے

آنکھوں کی خوبصورتی کے واسطے سرمہ

سرمہ سیاہ بقدر ایک تولہ لے کر اس کو گرم کرکے آب تر پھلا میں سات بار بجھا دیں۔ پھر چالیس یوم تک کورے گھڑے میں پانی ڈال کر رکھا رہنے دیں چالیس دنوں کے بعد نکال کر عرق گلاب میں کئی دن تک کھرل کریں اور بحساب ایک تولہ سرمہ کے سمندر جھاگ ۳ ماشہ۔ مرچ چینی ۲ ماشہ۔ مروارید ناسفتہ ایک ماشہ شامل کرکے عرق گلاب کے ہمراہ کھرل کریں۔ تیار کر استعمال کریں۔ نہایت مفید سرمہ تیار ہوگا۔ اسکے لگانے سے آنکھوں میں چمک پیدا ہوگی اور روزانہ استعمال سے کوئی بیماری نزدیک تک نہ آوے گی مرد عورت بوڑھے۔ بچے ہر ایک کے واسطے یکساں مفید ہے۔

درد چشم کیواسطے

پھٹکڑی کھیل کی ہوئی۔ لودھ۔ انبہ ہلدی۔ رسوت۔ کیسر۔ افیون۔ برابر وزن پیس کر ذرا گرم کرکے آنکھوں کے اوپر لیپ کردیں۔ درد چشم سرخی چشم۔ پانی جانے کے واسطے مفید ہے :۔

پھولا چشم کے واسطے

کائیج سبز خام ایک تولہ لیکر ایک سیر پانی برگ مہندی میں کھرل کریں یا یہ کہ چالیس یوم تک۔ برگ مہندی کے پانی میں کھرل کریں اور استعمال میں لاویں۔

چہرہ کی خوبصورتی پیدا کرنے کی دوائی

اس کے لگانے سے چہرہ کی چمک بڑھتی۔ چھائیاں دور ہوتیں اور رنگ نکھر آتا ہے۔ یہ نسخہ شاہ رنگ دھر ساھتا کا ہے :۔

سُرخ چندن۔ مجیٹھ۔ لودھ۔ کٹھ۔ پرینگو کے پھول درخت بڑ کی داڑھی کی کونپلیں۔ مسور یہ سات اشیاء برابر وزن لیکر پانی میں پیس کر لیپ کریں۔ خشک ہونے پر دھو ڈالیں :۔

خوبصورتی کے لئے خوشبودار اُبٹنہ

بُھنے ہوئے جو ایک سیر۔ بالچھڑ۔ اندر جَو۔ پترج۔ پانڑی ہر ایک ایک پاؤ نا۔ موتھا آدھ پاؤ۔ الائچی کلاں ساڑھے چھ تولہ۔ کچور ادر گر انشی بیج الائچی خورد ہر ایک ایک چھٹانک۔ کافور ۶ ماشہ۔ گل چمبیلی ۳ تولہ۔ روغن بادام ۱۰ تولہ۔ روغن موتیا ۴ تولہ۔ روغنوں کے علاوہ سب اشیاء کو کوٹ چھان کر رکھیں اور بوقت ضرورت روغن کو سفوف میں شامل کرکے چہرہ پر ملیں۔

بال بڑھانے کا خوشبو دار تیل

ہرڑ۔ بہیڑہ آملہ۔ جٹا بانسی۔ گل سرخ۔ زرچوبہ۔ کپور کچری۔ بالچھڑ ناگرموتھان سب اشیاء کو بقدر ایک ایک تولہ لیکر جو کوب کریں اور تین پاؤ تل سیاہ کا تیل لیکر ڈیڑھ سیر پانی میں سب اشیاء ڈال کر دیگ کا منہ بند کرکے اس طرح پکا دیں کہ پانی جل جاوے اور صرف تیل رہ جاوے۔ اس تیل کو بالوں پر ہر روز لگانے سے بال بڑھ جاتے ہیں اور بالوں سے مہک آتی ہے ،

بال پیدا کرنے کی دوائی

ہاتھی دانت کا برادہ خاکستر کرکے اس میں مساوی کی رسوت ملا کر بکری کے دودھ میں حل کرکے بڑی بڑی گولیاں بنائیں اور حسب ضرورت پانی میں گھس کر لگائیں ،

بالچھڑ کے واسطے

ملٹھی۔ کنول۔ نیلوفر۔ داکھ۔ ان کو گائے کے دودھ میں اور تل کے تیل میں پیس کر لیپ کریں ،

بال اڑانے کا پاؤڈر

بیریم سلفائڈ ۴ تولہ۔ سفید دکنی شنگرف ۲ تولہ۔ نشاستہ گندم ۱۰ تولہ کافور ۱۰ رتی۔ سب اشیاء کو ملا کر پوڈر تیار کریں۔ حسب ضرورت پانی میں حل کرکے بالوں پر لیپ کریں۔ تھوڑی دیر بعد پانی سے دھو ڈالیں اور اوپر سے کوئی روغن مل دیں جگہ صاف اور نرم ہو جائے گی ،

بال سیاہ کرنے کا خضاب

بیرو گیلک ایسڈ۔ ۳۰ گرین۔ سوڈا سلفیٹ۔ ۸ گرین۔ ریکٹی فائیڈ سپرٹ ۲ ڈرام پانی اس قدر کہ تمام دوائی ایک چھٹانک ہو جائے۔ اس شیشی پر نمبر ا لکھ دیں۔ ارجنٹائی نائیٹراس ۲۰ گرین۔ ایک چھٹانک صاف پانی میں حل کر کے تھوڑا تھوڑا لائیکر امیونیا ملاتے جاویں تاکہ دوائی حل ہو جاوے اور اس پر نمبر ۲ لکھ دیں۔

ترکیب استعمال } پہلے بالوں کو صابن اور گرم پانی سے دھو کر خشک کریں پھر شیشی نمبر ا میں سے تھوڑی سی دوائی کسی چینی کی پیالی میں ڈال کر برش سے بالوں پر لگا دیں۔ جب بال خشک ہو جائیں تو شیشی نمبر ۲ میں سے کسی دوسری چینی کی پیالی میں ڈالکر برش کے ہمراہ لگا دیں۔ بال سیاہ ہو جاویں گے۔ احتیاط رہے کہ دوائی جلد پر نہ لگنے پائے برش اور پیالیاں علیحدہ علیحدہ رکھی جاویں۔

دیگر دیسی نسخہ

لوہا چون۔ بھانگرہ۔ ترپھلا۔ کالی مٹی سب اشیاء ہموزن لیکر لوہے کے برتن میں ڈال دیں۔ اور گنے کا رس ڈال کر ایک مہینہ بھر پڑا رہنے دیں۔ پھر نکال کر خوب کھرل کریں حسب ضرورت لگا دیں۔ سفید بال سیاہ ہو جائیں گے۔

ہیضہ کیواسطے مفید گولیاں

ہینگ ایک ماشہ۔ مرچ سرخ ۲ ماشہ۔ کافور ۴ رتی۔ افیون ۴ رتی سونٹھ ایک ماشہ۔ سب اشیاء کو خوب باریک رگڑ کر بقدر اڑھائی رتی کے گولی بنا دیں ہر دست کے بعد ایک گولی پانی کے ہمراہ کہ اس میں برف ملائی ہوئی ہو دیں۔ دست بند ہو جانے پر پھر ہرگز نہ دیں۔

بواسیر کی گولیاں

شُدھ شنگرف ۔ لونگ ۔ مرچ سیاہ ۔ سپاری کتھ سفید ۔ اجوائن
ہر ایک برابر وزن لے کر زمین قند کے رس میں کھرل کر کے چنے کے برابر
گولیاں بنا دیں ایک گولی صبح و ایک گولی شام ہمراہ آب تازہ کے استعمال میں لائیں

مرہم برائے بواسیر

رسوت ۔ چینیا کافور ۔ مغز بنولہ ۔ تخم نیم ۔ چاروں اشیاء کو مکھن میں
خوب حل کر کے مرہم تیار کریں ۔ بروقت تیاری خوب اچھی طرح سے گرم کر
لیں اور مسوں پر لگا دیں ؎

خارش بدن کی دوائی

انبہ ہلدی ۔ گندھک ۔ مازو۔ ہر ایک ایک تولہ سفوف بنا کر بقیہ رسوا تولہ
بھر لیکر کسی مٹی کے کوزہ میں پانی ڈال کر اس میں بھگو دیں ۔ صبح اس کا پانی نتار
لیں اور جو نیچے دوائی رہ جاوے ۔ اس کو سرسوں کے تیل میں ملا کر بدن
پر جائے خارش پر مالش کریں اور دھوپ میں بیٹھیں ۔ بعد کو گل ملتانی مل کر
نہا لیں ۔ تین دن میں آرام ہو جاتا ہے ؎

کُشتہ جات

کُشتہ بنانے سے پہلے دھات ہو خواہ اُپ دھات ہر ایک کو پہلے شُدھ

(منقی) کرلینا چاہیئے - ہر ایک دھاتو مندرجہ ذیل طریقہ سے شدھ کی جا سکتی ہے کہ جو دھاتو پگھلنے والی مثلاً قلعی۔ جست۔ سکہ وغیرہ ہیں اُسے پگھلا کر اور جو پگھلنے والی نہیں مثلاً سونا۔ چاندی۔ لوہا وغیرہ اُس کے باریک پترے بنا کر اور آگ پر سُرخ کر کے پہلے تِل کے تیل میں سات بار غوطہ دیں پھر دہی کے مٹھا میں سات بار۔ پھر اسی طرح گائے کے پیشاب اور کانجی اور کلتھی کے جوشاندہ میں بجھا دیں۔ پھر کشتہ تیار کریں اور اُپ دھاتوؤں کی صفائی کیواسطے یعنی شنگرف۔ ہڑتال۔ ابرک۔ پارہ وغیرہ کو صاف کرنا ہو تو آب لیموں میں چار پہر تک کھرل کریں اور بعد میں چار پہر تک عرق لیموں میں ڈولا جنتر کریں تر پھلا و ترکٹا کے جوشاندہ میں بارہ پہر تک پکانے سے بھی صفائی ہو جاتی ہے۔

کشتہ سونا

سونا چھ ماشہ ریتی سے رگڑ کر باریک کریں۔ اور تازہ گلاب کے پھولوں کا آدھ سیر پانی نکال کر اس میں کھرل کریں اور دو پیالیوں میں رکھ کر گل حکمت کر کے خشک کریں۔ پندرہ سیر اُپلوں کے نیچے اُوپر رکھ کر کسی گڑھے میں آگ دیں سرد ہونے پر نکال لیں۔ پھر اسی قدر آب برگ نیم میں کھرل کر کے آگ دیں۔ پھر گل جنبش کے عرق میں اس طرح آگ دیں۔ پھر سنبھالو کے پتے میں اس طرح آگ دیں۔ بعد میں کشتہ محفوظ رکھیں اور حسب ضرورت ایک سے دو چاول تک مکھن یا بالائی میں رکھ کر کھا دیں۔ از حد طاقت دے گا۔

کشتہ چاندی

سادہ چاندی ایک تولہ کو آک کے دودھ میں بارہ گھنٹہ تک کھرل کریں اور آک کی نرم کونپلوں کا ایک چھٹانک کے قریب نگدہ بنا کر علوہ پرا

بنالیں اور چار پانچ سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ اسی طرح سات آگ دیں۔ کشتہ عُمدہ تیار ہوگا۔ خوراک نصف رتی سے ایک رتی تک مکھن کے ہمراہ طاقت کے واسطے مفید ہے۔ اسی طرح شیرہ گلاب یا تین پہر تک کھرل کر کے پھر نیم کے شیرہ میں کھرل کر کے گلاب یا نیم کے نغدہ میں رکھ کر اوپر تا گو لپیٹ کر گج پٹ کی آگ دی جاوے۔ تو کشتہ عمدہ تیار ہوگا خوراک نصف سے ایک رتی تک مکھن کے ہمراہ۔

کُشتہ تانبا

ہڑتال طبقی بقدر ۲ تولہ پیس کر رکھ لیں۔ ایک گھیکوار کا پتہ لے کر اس پر آدھی ہڑتال کا سفوف رکھ لیں۔ اس کے اُوپر نانک شاہی پیسہ رکھ دیں اور باقی ماندہ سفوف ہڑتال اُوپر ڈال دیں۔ اِس کے اُوپر دُوسرا گھیکوار کا پتا رکھ کر خوب گِل حکمت کر دیں۔ اور کسی گڑھے میں چھ سات سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ سرد ہونے پر نکال لیں۔ عمدہ کشتہ ہوگا۔ مگر اس کو آگ کے بُدھ میں ایک بار تر کر کے ایک آگ دے لی جاوے تو اکسیر چیز بن جاتی ہے۔ خوراک ۲ چاول سے ۴ چاول تک برائے نامردی اور دافع امراض بلغمی اکسیر ہے۔

کُشتہ قلعی

قلعی کو لیکر اسکے باریک ٹکڑے کرلیں۔ پھر کچھ مہدی کے پتے لیکر ایک ٹاٹ پہ بچھا کر اُوپر قلعی کے ٹکڑے رکھ دیں اور اسکے اُوپر اور مہدی کے پتے رکھ کر لپیٹ لیں اور اُس کو آگ لگا دیں قلعی کشتہ ہو جائے گی یا بھنگ کے نغدہ میں رکھ کر گل حکمت کر کے معمولی دس سیر اُپلوں کی آگ دینے سے قلعی کشتہ ہو جاتی ہے۔ خوراک ایک رتی برائے جریان۔ [illegible]

اکسیر چیز ہے۔

کشتہ سکہ (سیسہ)

۱ تولہ سکہ لیکر لوہے کے برتن میں پگھلا دیں اور ایک تولہ کے واسطے ساٹھ عدد بڑ کے پتے لیکر خشک کریں اور اُن کا سفوف بنائیں یہ سفوف تھوڑا تھوڑا ڈالتے جائیں اور بڑ کی شاخ کا ڈنڈا جو کہ تازہ ہو اس سے ہلاتے جائیں۔ سکہ خاکستر ہو جائیگا پھر اس کو گھیکوار کے رس میں ٹکیہ بنا کر معمولی آگ دیں زرد رنگ کا کشتہ برآمد ہوگا۔ خوراک ایک سے ۲ رتی تک سوزاک جریان و سلسل بول کیواسطے نہایت مفید ہے۔ امساک پیدا کرتا اور قوت باہ بڑھاتا ہے

کشتہ فولاد

فولاد عمدہ لیکر ریتی سے بار یک کرلیں۔ کبھی مٹی کے کوزہ میں ڈالکر اس کے اوپر جامن کا رس نچوڑ دیں۔ اسی طرح ہر روز اس قدر جامن کا رس ڈالیں کہ فولاد اس میں ڈوبا رہے۔ کچھ عرصہ میں فولاد کشتہ ہو جائیگا۔ پھر اس کو گھیکوار کے رس میں خوب کھرل کریں۔ اور ایک بڑا گڑھا کھود کر اس میں اُپلوں کی تیز آگ دیں کشتہ عمدہ ہو جائے گا۔ خوراک ایک رتی مکھن میں طاقت کے واسطے اور امراض جگر و تلی کے لئے عمدہ چیز ہے۔

کشتہ سنکھیا

چرچٹہ کی راکھ بقدر ۲ سیر لیکر ایک ہانڈی میں نصف تک ڈال دیں درمیان میں ایک تولہ سنکھیا کی ڈلی رکھ دیں۔ اس کے اوپر باقی راکھ ڈال کر نیچے آٹھ پہر پیپل کی لکڑی کی آگ جلا دیں۔ کشتہ تیار ہوگا۔ مقدار خوراک ایک چاول سے ۲ چاول تک مکھن یا مناسب بدرقہ سے۔ نامردی۔ کمزوری اعصاب امراض بلغمی

وآتشک اور جذام کے واسطے مفید ہے۔

کشتہ ابرک سیاہ

ابرک سیاہ کو شدھ کر کے باریک کر لیں۔ پہلے بڑ کی داڑھی کے رس میں کھرل کر کے آگ دیں۔ پھر آک کے دودھ میں تر کر کے آگ دیں اس طرح چودہ آگ دیں۔ کشتہ تیار ہے۔

طاقت بدنی و بخار ہر قسم کے واسطے مفید ہے۔

کشتہ ہڑتال طبقی

ہڑتال زرد ۱ تولہ۔ برگ دھتورہ اچھا نمک کے نگدہ میں رکھ کر ایک گولہ سا تیار کر لیں۔ اور درخت پلاش (ڈھیچرا) کی راکھ بقدر آدھ سیر لے کر آدھی اوپر آدھی نیچے دے کر کسی کوزہ میں گل حکمت کریں۔ اور ہوا سے بچا کر ہلکی سی آگ دیں۔ کشتہ تیار ہو جائے گا۔

خوراک : ۲ چاول سے ایک رتی تک۔

امراضِ بلغمی کے واسطے نہایت مفید ہے۔ نامردی کو دور کرتا ہے۔

کشتہ شنگرف

۱ تولہ شنگرف کی ڈلی لیں اور سرخ مرچ کے پودے کو جلا کر اس کی راکھ لیں۔ کسی ہانڈی میں نصف راکھ ڈال کر اس پر شنگرف رکھ کر نصف راکھ اوپر ڈال دیں اور ہانڈی کے منہ پر گل حکمت کر دیں۔ نیچے بیری کی لکڑی کی آگ دو۔ چوبی آگ بقدر ۵ سیر کے دیں۔ شنگرف شگفتہ ہو جائے گا۔

خوراک : نصف رتی۔ نامردی اور امراض بلغمی کے واسطے مفید ہے۔

مکند لعل جی شرما وید